Dave ~~[illegible]~~ #

Cot by A(

اصول قانون شہادت

1944

سلسلۂ نصابِ علمیہ جامعۂ عثمانیہ

اصول قانون شہادت

(جلد اول)

جس کے ساتھ

گواہوں پر سوالاتِ ابتدائی اور سوالاتِ جرح کرنے کے آسان اصول بھی بیان کیے گئے ہیں

تصنیف

ڈبلیو۔ اے۔ ایم بسٹ۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ ایل۔ بی

طبع دوازدہم

از

سڈنی۔ ایل۔ فیپسن۔ ایم۔ اے۔ (کیانٹب) بیرسٹر ایٹ لا۔ (انر ٹمپل)

مترجمہ

ڈاکٹر مولوی میر سیادت علیخاں صاحب فاضل۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مولوی فاضل۔ بی۔ سی۔ ایل۔ ڈی۔ فل (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا لنکنز ان (لندن)

رفیق و سابق پروفیسر قانون کلیہ جامعۂ عثمانیہ

۱۳۶۳ھ ۱۳۵۳ف ۱۹۴۴ء

دارالطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

ST 01
RO
276
409

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 5271
Date 25-8-49
SRINAGAR
ST/82
340
154

فہرست مضامین

جلد اول

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
فہرست قوانین موضوعہ	۱۱	۵
فہرست مقدمات	۱۹	۱۳۶

مقدمہ

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
حصۂ اول: شہادت اور ثبوت عام طور پر	۱	۱
پہلے سے مقرر کردہ شہادت	۱۹	۳۰
حصۂ دوم:۔ عدالتی شہادت	۲۲	۳۶
امور جن کا تحریر میں ہونا ضروری ہے انگریزی قانون	۴۷	۷۸

کتاب اول

انگریزی قانون شہادت عام طور پر

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
حصۂ اول:۔ عام نظر	۶۵	۱۰۹
حصۂ دوم:۔ تاریخ قانون شہادت	۹۳	۱۵۶

کتاب دوم

آلات شہادت

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
حصۂ اول:۔ گواہ	۱۱۲	۱۹۰
باب اول:۔ کن اشخاص کو شہادت دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے	۱۱۳	۱۹۲
باب دوم:۔ ناقابلیت گواہان	۱۲۵	۲۱۳
باب سوم:۔ گواہی پر شبہہ کرنے کے وجوہات	۱۸۱	۳۰۷
حصۂ دوم:۔ مادی شہادت	۱۸۴	۳۱۳
حصۂ سوم:۔ دستاویزات	۱۹۹	۳۴۰
باب اول:۔ دستاویزی شہادت عام طور پر	۱۹۹	۳۴۰
باب دوم:۔ ثبوت خط	۲۱۶	۳۷۲

کتاب سوم

قواعد جو شہادت کے قابل ادخال ہونے اور اس کے اثر کو منضبط کرتے ہیں۔

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
حصۂ اول:۔ شہادت کے اصلی اصول	۲۳۱	۳۹۸
باب اول:۔ کن مضامین کی شہادت دیجانی چاہیے اور کس حد تک	۲۳۲	۴۰۰
علم عدالت	۲۳۳	۴۰۱
واقعات کا متعلق ہونا	۲۳۴	۴۰۳
باب دوم:۔ بار ثبوت	۲۴۵	۴۲۳
باب سوم:۔ کس قدر ثابت کرنا چاہیے۔ تبدیل و ترمیم	۲۵۶	۴۴۲
حصۂ دوم:۔ شہادت کے ثانوی اصول	۲۶۰	۴۵۰

بسم الله الرحمن الرحيم

نوشتہ

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
	(۱۰) بحری قانون کے قیاسات	۳۶۱	۶۳۸
	(۱۱) متفرق قیاسات	۳۶۲	۶۴۰
	فصل سوم:۔ تعزیرات میں قیاسات و قیاسی شہادت	۳۶۶	۶۴۹
	ذیلی فصل: (۱) قیاسات تعزیرات....	۳۶۷	۶۵۰
	(۲) فوجداری مقدمات میں قیاسی ثبوت۔ عام طور پر..	۳۷۲	۶۵۹
	(۳) فوجداری کارروائیوں میں مجرم بنانے والی قیاسی شہادت	۳۸۳	۶۷۹
۸	باب سوم:۔ اصلی و منقولی شہادت	۳۹۹	۷۰۶
	باب چہارم:۔ مکسوبی شہادت عام طور پر۔ سنی سنائی شہادت	۴۱۵	۷۳۴
	"سنی سنائی شہادت" کے خلاف اصول۔	۴۱۵	۷۳۴
	مستثنیات:۔		
	سابقہ مقدمات کی گواہی	۴۲۰	۷۴۴
	امور مفاد عامہ	۴۲۰	۷۴۴
	نسب سے متعلق امور	۴۲۱	۷۴۶
	قدیم دستاویزات جن سے قدیم قبضہ ظاہر ہوتا ہو۔	۴۲۲	۷۴۷
	اشخاص متوفی کے بیانات۔ مفاد کے خلاف۔ یا دوران فرائض منصبی میں	۴۲۳	۷۴۹
۹	کتب تاجران و معاشداران متوفی...	۴۲۵	۷۵۳
	بیانات قبل مرگ	۴۲۶	۷۵۵
	درمیانی درخواستیں۔ حلف نامجات..	۴۲۷	۷۵۷
	باب پنجم:۔ اشخاص ثالث کے اقوال و افعال کی شہادت	۴۲۹	۷۶۰

دیباچہ طبع دوازدہم

اس طباعت میں قانون شہادت سے متعلق عام اہمیت کے تمام مقدمات و متن قوانین موضوعہ کو متن کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اور سال رواں کے ابتدائی مہینوں تک ان کو شریک کر لیا گیا ہے۔ ان قارئین کرام کی سہولت کے لیے جنھیں مصنف کے کثیر التعداد لاطینی حوالہ جات کے پڑھنے میں دشواری ہو سکتی ہے ان حوالہ جات کا ترجمہ بھی پائین صفحہ نوٹس میں کر دیا گیا ہے۔ انھیں نوٹس میں کتاب کے دوسرے حصّوں کی طرف کتب حصص یا ابواب کے ذریعے سے اشارہ کرنے کے سابقہ مبہم طریقے کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور تمام صورتوں میں اصل دفعات کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ جن کے نکالنے میں بہت سہولت ہوگی۔ موضوع "مادی" شہادت پر ایک مضمون بہ اجازت دوبارہ شایع کیا گیا ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ جس پر

(۴) لیکن بہت سے لاطینی مقولات کا ترجمہ نہیں بھی کیا گیا ہے۔ مثال کے لیے ملاحظہ ہوں صفحات ۲۳ نوٹ ۳۳ متن ۔ ۲۴۰ متن ۔ ۲۶۸ متن ۔ ۲۶۹ متن ۔ ۲۷۰ متن ۔ ۲۸۶ نوٹ ۔ ۲۹۲ ۔ نوٹ ۱۲ ۔ ۲۹۲ متن ۔ ۳۰۴ ۔ نوٹ ۱۲ ۔ ۴۲۹ نوٹ ۳ ۔ ۴۶۱ متن ۔ ۵۴۶ ۔ نوٹ ۳ ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ان کا ترجمہ میں نے کر دیا ہے ۔ اور مصنف کے کسی بھی فرانسیسی حوالے کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے ۔ اس کی مشتے نمونہ از خروارے مثالیں صفحہ ۲۶۷ نوٹ ۸ ۔ ۳۷۷ نوٹ ، صفحہ ۴۲۹ نوٹ ۷ و ۱۱ ۔ ۴۹۸ متن ۔ نوٹ ۲۲ کے بعد ۵۱۲ ۔ نوٹ ۱۲ ۔ ۵۱۹ نوٹ ۱ ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ان کا ترجمہ بھی میں نے کر دیا ہے ۔ مترجم)۔

بسٹ بنتھم وغیرہ اساتذہ نے بہت بحث کی ہے۔ اور اس کے متعلق اساتذہ میں بہت اختلاف آراء رہا ہے۔

بسٹ کی اس مستند (کلاسک) کتاب کو مقبولیت عامہ صرف قانون پیشہ حضرات ہی میں حاصل نہ ہونا حال میں لارڈ رڈل نے ثابت کر دیا ہے جو گو قانون داں ہیں لیکن انھوں نے اپنی دلکش کتاب "وو بعض حال اہمیت اشیا"[عہ] میں یہ دکھلایا ہے کہ جب اس کا اطلاق روزمرہ کے مسایل پر کیا جاتا ہے تو اس کا افادہ کتنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے غیر فن داں قارئین کو بھی استدلال کے کتنے مغالطوں سے محفوظ کر سکتی ہے

سڈنی ۔ یل ۔ فیسن

۴ پیپر بلڈنگس ٹمپل ۔ ای ۔ سی ۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء

عہ Lord Riddel, "Some Thing that: Mattir"

ابتدائی دیباچہ

قانون عمومی کے نظام شہادت کی موجودہ حالت پچھلی دو صدیوں کے نشوونما کا نتیجہ ہے۔ یہ نظام شہادت مجموعی حیثیت سے نہایت درجہ عزت و تعریف کا مستحق ہے۔ چاہے اس کے بعض حصوں کو جائز یا ناجائز طور پر کتنا ہی مذموم ٹھیرایا جائے۔ اس تصنیف کا مقصد ان فنی کتابوں میں اضافہ کرنا نہیں ہے۔ جن میں اس مضمون کی توضیحات و تشریحات کی گئی ہیں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان اصولوں کی تنقیح کی جائے جن پر اس کے قواعد مبنی ہیں۔ ان کے ماخذوں کا پتا لگایا اور ان کا باہمی تعلق ظاہر کیا جائے۔ اس کے ساتھ ایک مختصر خاکا سماعت مقدمہ پر شہادت کے پیش کرنے اور قبول کئے جانے کے عملدرآمد کا دیا گیا ہے۔ اور چند ابتدائی ہدایات۔ گواہوں پر سوالات کرنے کے متعلق زیادہ تر کوانٹیلین سے لے کر نوجوان اہل پیشہ اشخاص کی ہدایت کے لیے دی گئی ہیں۔

پوری کتاب اور خصوصاً مقدمے میں جہاں عدالتی شہادت پر مجرد نقطۂ نظر سے بحث کی گئی ہے۔ بہت مدد قانون روما۔ ازمنۂ وسطیٰ کے رومنی فقہا اور دوسرے ممالک خارجہ کے مصنفوں سے لی گئی ہے۔ موسیو بانیے کی قابل قدر تصنیف "نظری و عملی شہادت بہ قوانین دیوانی و فوجداری" "Traite' Theoriqe' et Pratique des Preuves en Droit civil et en Droit Criminal") سے جو پیارس میں ۱۸۴۳ء میں شایع کی گئی ہے۔ خاص طور پر بہت مدد لی گئی ہے۔ اور بنتھم کی معقولات عدالتی شہادت ("Bentham's) (Rationale of Judecial Evidence") کے پانچ جلدوں کو جو لندن میں ۱۸۲۷ء

میں شایع ہوئی ہیں بہت پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ان میں شہادت کے عام اصولوں پر قابلیت سے بحث کی گئی ہے۔ اور بسا اوقات ان کی نہایت اچھی مثالیں دی گئی ہیں۔ لیکن اس کتاب کو بہت احتیاط سے پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں عدالتی شہادت کی ماہیت سے متعلق بہت سے اصولی غلط نقطہ ہائے نظر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عدالتی شہادت کے ان مخصوص خصوصیات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ جن کی بنا پر وہ شہادت کے دوسرے اقسام سے فرق کی جاتی ہے۔

مصنف بہت سے دوستوں کے مشوروں کا امتنان قلب سے اعتراف کرتا ہے۔ اشاریہ جناب۔ ایچ ماکنا مارا (اِنر ٹمپل) نے تیار کیا ہے۔

چانسری لین
جولائی ۱۸۴۹ء

ص۱۱

فہرست قوانین موضوعہ

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
ہنری اول باب پنجم		۵۷	۹۶
دفعہ ۱۷		۵۰۲	۹۰۱
باب دس۔ دفعہ ۱۰		۲۶۹	۴۶۷
۳ ایڈورڈ اول باب ۳۹۔ قانون موضوعہ وسٹ منسٹر ۱	(Statute of Westminster 1)	۳۲۰	۵۶۳
۷ ایڈورڈ اول قانون موضوعہ مارٹ مین (دست مردہ)	(Statute of Mortmain)	۱۰۰	۱۶۸
۱۳۔ ایڈورڈ اول۔ قانون موضوعہ۔ ۱۔ باب پنجم (قانون موضوعہ وسٹ منسٹر) دفعہ ۲	(Statute of Westminster)	۹۵	۱۵۹
۱۸۔ ایڈورڈ اول۔ قانون موضوعہ۔ ۴		۱۸۵	۳۱۵
۹ ایڈورڈ دوم۔ قانون موضوعہ ۲ (کلیسائی قاعدہ) باب دس	(Articuli Cleri)	۵۰۲	۹۰۱
باب گیارہ و بارہ		۵۰۲	۹۰۱
۲۵ ایڈورڈ سوم۔ قانون موضوعہ (۵) باب ۲ (قانون غداری یا بغاوت ۱۳۵۱ء)	(Treason Act 1351)	۹۹	۱۶۷
۴ ہنری چہارم باب ۲۳		۹۵	۱۵۹

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۷ ہنری پنجم نمبر ۱۲	۵۰۲	۹۰۱
۳ ہنری ہفتم باب ۲	۱۶۶	۲۸۱
۳۲ ہنری ہشتم باب اول۔ (قانون وصیت نامجات)..... (Statute of Wills)	۲۰۵	۳۵۲
باب دوم	۳۲۱	۵۶۴
۳۳ ہنری ہشتم باب نہم	۳۰۰	۵۲۳
۱۔ ایڈورڈ ششم باب ۱۲	۵۲۹	۹۵۲
دفعہ ۲۲	۹۶	۱۶۱
۱ و ۲ فلپ و میری باب ۱۰۔ دفعہ ۷	۵۲۹	۹۵۲
باب ۱۳۔ دفعہ ۴	۹۰	۱۵۱
۲ و ۳ فلپ و میری باب ۱۰ دفعہ ۲	۹۰	۱۵۱
۵ ایلزبتھ باب ۹	۱۳۰-۴۱	۲۲۱، ۶۸
دفعہ ۲	۲۴۳	۴۱۹
۱ جیمس اول باب ۱۱۔ دفعہ ۲	۳۴۹	۶۱۶
۷ جیمس اول باب ۱۲	۴۳۵-۱۰۶	۷۵۳، ۱۷۹
۲۱ جیمس اول باب ۱۶۔ (قانون میعاد سماعت ۱۶۲۳ء)	۳۳۹، ۲۴۹	۳۷۸، ۷۹
	۳۲۱، ۳۲۶	۵۶۴، ۵۰۲
	۲۱۹، ۲۸۸	۵۹۲، ۵۷۳، ۶۱۱
	۴۷	
باب ۱۹۔ دفعہ ۶	۱۶۷	۳۸۲
۲۱ جیمس اول باب ۱۶۔ (قانون میعاد سماعت ۱۶۲۳ء)..		
باب ۲۷	۳۲۲، ۳۷۱	۵۳۶، ۵۶
باب ۲۸۔ دفعہ ۸	۱۳۰	۲۲۱
۱۳ چارلس دوم۔ قانون موضوعہ ۲۔ باب ۲	۲۷۷	۴۸۱

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۱۴ چارلس دوم باب ۴ قانون یکسانیت (Act of Uniformity)	۳۰۸	۵۳۹
۱۸-۱۹ چارلس دوم باب ۱۱- دفعہ ۲	۳۴۹	۶۱۷
۱۹ چارلس دوم باب ۶	۱۰۶	۱۷۹
۲۲ و ۲۳ چارلس دوم باب ۲۵ دفعہ ۳	۲۵۳	۴۳۷
۲۹ چارلس دوم باب ۳ (قانون فریب) ...... (Statute of Frauds	۲۰۸ و ۲۰۵، ۱۰۶، ۹۸ و ۴۹، ۴۸ و ۴۷	۷۸، ۸۰، ۸۲، ۱۶۵، ۱۷۹، ۳۵۲، ۳۵۷
دفعہ ۴	۵۸۸، ۵۳۲، ۴۸ و	۸۰، ۹۵۸، ۱۰۵۲
دفعہ ۵	۵۲۶، ۲۰	۳۲، ۹۵۸
دفعہ ۱۶- (۱۷)	۵۰، ۴۹	۸۲، ۸۴
دفعہ ۲۲	۲۰۵	۳۵۲
دفعہ ۲۳	۲۰۶	۳۵۴
۷ و ۸ ولیمس سوم باب ۳- (قانون غداری یا بغاوت ۱۶۹۵ء) ... (Treason Act 1695)	۵۵۴، ۵۳۰، ۵۲۹	۹۵۲، ۹۵۴، ۹۹۶
دفعہ ۱	۵۲۹، ۱۰۳	۱۷۴، ۹۵۲
دفعہ ۲	۵۲۹	۹۵۲
دفعات ۵ و ۶	۵۲۹، ۴۷۹	۸۵۳، ۹۵۲
دفعہ ۷	۵۲۹	۹۵۲
دفعہ ۹	۶۲۱	۱۱۰۴
باب ۱۲	۴۹	۸۲
باب ۲۵- دفعہ ۷	۲۱	۳۴
۹ و ۱۰ ولیمس سوم باب ۳۲- (قانون توہین مذہب) ...	۱۵۰	۲۵۴
ص ۱۲ — ۱۲ و ۱۳ ولیمس سوم باب ۲ (قانون انتظام جانشینی شاہی) (Act of Settlement) دفعہ ۳	۱۱۹ و ۱۰۳ و ۷۳	۱۲۲، ۱۷۴، ۳۰۳

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۴ این باب ۱۶ - دفعہ ۸		۱۸۶	۳۱۷
۵ ″ باب ۱۴ - دفعہ ۲		۲۵۳	۴۳۷
۶ ″ باب ۱۱ (قانون اتحاد بہ اسکاٹ لینڈ ۱۷۰۶ء)	(Union with Scotland Act 1706)	۴۹	۸۳
باب ۱۸ (یا ۷۲) (قانون معترلہ ۱۷۰۷ء)	(Cestui que Vie Act 1707)	۳۵۰ و ۱۰۶	۱۷۹ / ۶۱۹
۷ این باب ۲۱ - (قانون بغاوت ۱۷۰۵ء)		۴۷۲	۸۴۴
دفعہ ۱۱		۵۲۹	۹۵۲
۱۱ جارج اول باب (۳۰) دفعہ ۳۲		۳۱۴	۵۵۰
۲۰ جارج دوم باب (۳۰) قانون بغاوت ۱۷۴۶ء	(Treason Act)	۱۰۳	۱۷۴
۲۴ جارج دوم باب ۲۳ (قانون جنتری) (طرز جدید ۱۷۵۰ء)	(Calendar, New Style Act)	۲۳۴	۴۰۳
۱ جارج سوم باب ۲۳		۱۰۲ و ۷۳	۱۲۱ و ۱۷۴
۹ جارج سوم باب ۱۶ (قانون مقدمات تاج ۱۷۶۹ء) (قانون بلا میعاد)	(Crown Suits Act, 1769, (Nullus) Tempus Act)	۳۲۰	۵۶۲
۱۳ جارج سوم باب ۶۳ (ایسٹ انڈیا کمپنی ایکٹ ۱۷۷۳ء)		۱۰۷ و ۸۹ و ۸۸	۱۴۷ و ۱۴۹ ۱۸۰
دفعات ۴۰ - ۴۴ - ۴۵		۸۸	۱۴۸
۱۷ جارج سوم باب ۲۶		۳۱۷	۵۵۶
۲۳ جارج سوم باب ۸۲		۲۰۰	۳۴۳
۲۶ جارج سوم باب ۷۷ - دفعہ ۱۲		۳۱۴	۵۵۰
باب ۸۲ دفعہ ۶		۳۱۴	۵۵۱

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۳۱ جارج سوم باب ۳۵		۱۳۱	۲۲۳
۳۳ جارج سوم باب ۱۳ - (قانون آغاز قوانین پارلیمنٹ ۱۷۹۳ء)	(Acts of Parliament (Commencement) Act, 1793.	۲۹۸	۵۱۹
۳۹ و ۴۰ جارج سوم باب ۶۷ (قانون اتحاد بہ ایرستان ۱۸۰۰ء)	(Union with Ireland Act, 1800)	۴۹	۸۲
باب ۹۳ (قانون بغاوت ۱۸۰۰ء)		۵۳۰، ۵۵۴	۹۹۶، ۹۵۴
۴۲ جارج سوم باب ۸۵ (قانون اختیار سماعت فوجداری ۱۸۰۲ء)	(Criminal Jurisdiction Act, 1802)	۸۸	۱۴۷
۴۳ جارج سوم باب ۵۸ - دفعہ ۳		۳۲، ۳۷۱	۶۵۶، ۵۳
۴۶ جارج سوم باب ۳۷ - (قانون گواہان ۱۸۰۶ء)	(Witnesses Act, 1806)	۱۲۴ و ۱۵۱ و ۱۰۷	۱۸۱، ۱۹۶ و ۲۱۱
۵۴ جارج سوم باب ۱۵ (قانون قرضہ جات نیو ساؤتھ ویلز ۱۸۱۳ء)	(New South Wales (Debts) Act, 1813)	۱۰۷	۱۸۰
۵۵ جارج سوم باب ۱۹۴ (قانون عطاران ۱۸۱۵ء)	(Apothecaries Act, 1815)	۲۵۳	۴۳۷
۵۶ جارج سوم باب ۲۹		۳۱۴	۵۵۰
۶۰ جارج سوم و ۱ جارج چہارم باب اول قانون و قواعد و مشق ناجائز ۱۸۱۹ء)	(Unlawful Drilling Act, 1819)	۴۷۶	۸۵۳
۱ جارج چہارم باب ۱۰۱ (قانون شہادت مسودات طلاق ۱۸۲۰ء)	(Divorce Bills Evidence Act, 1820,)	۸۸	۱۴۷
۱ و ۲ جارج چہارم باب ۲۴		۳۱۴	۵۵۱
۵ جارج چہارم باب ۸۳ (قانون خانہ بدوشان ۱۸۲۴ء)	(Vagrancy Act, 1824)	۶۲۰، ۶۰۹ و ۵۳۹	۱۰۸۶، ۹۶۰ و ۱۱۰۳

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۶ جارج چہارم باب ۵۰ (قانون جوریان ۱۸۲۵ء) دفعہ ۲۳...	(Juries Act, 1825)	۵۲۹ و ۴۷۲	۳۱۷، ۸۴۴
		۱۸۶	۹۵۲
۷ جارج چہارم باب ۶۴ (قانون تعزیرات ۱۸۲۶ء) دفعات ۲ و ۳	(Criminal Law Act, 1826)	۹۰	۱۵۱
۷ و ۸ جارج چہارم باب ۲۸ (قانون تعزیرات ۱۸۲۷ء) دفعہ ۵	Criminal Law Act, 1827)	۳۹۲	۶۹۴
باب ۵۳ - دفعہ ۱۷.....................		۳۱۴	۵۵۱
۹ جارج چہارم باب ۱۴ (قانون ترمیم قانون فریب ۱۸۲۸ء لارڈ ٹنٹرڈن ایکٹ) دفعہ ۱	(St. of Frauds Amendment Act, 1828, Lord Tenterden's Act)	۴۷	۷۹
دفعہ ۳.....................		۳۴۴	۶۰۷
دفعہ ۷.....................		۴۹	۸۲
باب ۱۵.....................		۲۵۹	۴۴۸
باب ۳۱.....................		۱۶۶	۲۸۱
باب ۶۹ (قانون شکار ناجائز بوقت شب ۱۸۲۸ء)	(Night Poaching Act)	۴۷۶	۸۵۳
۱۱ جارج چہارم و ۱ ولیم چہارم باب ۶۸ (قانون باربرداران ۱۸۳۰ء)	(Carriers Act, 1830.)	۲۶۶	۶۴۷
۱ ولیم چہارم باب ۲۲ (قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۳۱ء)	(Evidence on Commission Act, 1831.)	۱۰۷ و ۸۸	۱۴۷، ۱۸۱
دفعات ۱-۴-۷.....................		۸۹	۱۴۹
دفعہ ۵.....................		۱۱۵	۱۹۶
دفعہ ۱۰.....................		۸۹	۱۴۹

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۱و۲ ولیم چہارم باب ۳۲ (قانون شکار ۱۸۳۱ء) دفعہ ۴۲	(Game Act, 1831)	۲۵۳	۴۳۷
باب ۶۰ (قانون ملبوسات ۱۸۳۱ء) دفعہ ۸	(Vestries Act 1831)	۳۰۰	۵۲۳
۲و۳ ولیم چہارم باب ۴۵ (قانون اصلاح ۱۸۳۲ء)	(Reform Act, 1832)	۲۰	۳۲
باب ۷۱ (قانون حق قدامت ۱۸۳۲ء (لارڈ ٹنٹرڈن ایکٹ)	(Preseription Act, 1832. (Lord Tenterden's Act.)	۲۸۹ ۳۱۹ ۳۳۰	۵۰۳ ۵۶۰ ۵۸۰
دفعہ ۱		۳۳۱، ۳۳۳	۵۸۳، ۵۸۶
دفعہ ۲		۳۳۳	۵۸۷
دفعہ ۳ و ۴		۳۳۱، ۳۳۲	۵۸۲، ۵۸۴
دفعہ ۶		۳۳۲	۵۵۵
باب ۷۵ (قانون علم تشریح جسم انسانی ۱۸۳۲ء) دفعہ ۸	(Anatomy Act, 1832)	۲۰	۳۲
۳و۴ ولیم چہارم باب ۱۰۰ (قانون عشر ۱۸۳۲ء)	(Tithe Act, 1832)	۳۳۳ ۳۱۹ ۲۸۹	۵۰۴ ۵۶۱ ۵۸۷
باب ۲۷ (قانون میعاد سماعت جایداد ارضی)	(Real Property Limitation Act, 1833)	۳۴۶ ۳۳۳	۵۸۶ ۶۱۱
دفعہ ۳۶		۵۲۷	۹۴۹
باب ۴۲ (قانون ضابطۂ دیوانی)	(Civil Procedure Act, 1833)	۴۵	۷۵
دفعہ ۳		۲۸۹، ۳۴۶	۵۰۴، ۶۱۰
دفعہ ۴		۳۴۶	۶۱۱

قانون	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
باب ۹۴ (قانون کویکر و موریوین ۱۸۳۳ء) دفعہ ۲ (Quakers and Moravians Act 1833)	۱۵۶	۲۷۰
باب ۸۲	۱۵۶	۲۶۹
۴ و ۵ ولیم چہارم باب ۱۵	۲۰۰	۳۴۳
۵ و ۶ ولیم چہارم باب ۶۲ (قانون اعلانات قانونی ۱۸۳۵ء) دفعات ۵-۱۳-۱۸-۲۰-۲۱ (Statutory Declarations Act, 1835)	۴۶	۷۷
۶ و ۷ ولیم چہارم باب ۷۱ - (قانون عشر ۱۸۳۶ء)	۳۳۳	۵۸۷
باب ۸۶ - (قانون رجسٹری اموات و پیدائش ۱۸۳۶ء) دفعہ ۳۸ (Births and Deaths Registration Act, 1836)	۱۰۴	۱۷۶
باب ۱۱۱ - (قانون سزایابی سابق ۱۸۳۶ء) (Previous Conviction Act, 1836)	۲۴۰	۴۱۴
۷ ولیم چہارم و (۱) وکٹوریا باب ۲۲	۴۱	۶۹
باب ۲۶ (قانون وصیت ناجات ۱۸۳۷ء) (Wills Act, 1837)	۵۲۶ و ۲۰۶ و ۲۰۵ و ۴ و ۱۶ و ۱۳۲ و ۱۳۱ و ۲۰	۳۲، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۷۸، ۳۵۲، ۳۵۴، ۹۴۶
دفعہ ۹	۵۸۷ و ۳۱۷، ۲۰۶ و ۲۰۵	۳۵۲، ۳۵۴، ۵۵۶، ۱۰۵۰
دفعہ ۱۱	۲۰۶	۳۵۴
۷ ولیم چہارم و (۱) وکٹوریا باب ۲۶ دفعہ ۱۵	۱۳۲	۲۲۴
دفعہ ۲۱	۲۱۴	۳۶۸
۱ و ۲ وکٹوریا باب ۷۷ (کویکر و موریوین ایکٹ ۱۸۳۸ء) (Quakers and Moravians Act, 1838.)	۱۵۶	۲۶۴
باب ۱۰۵ (قانون حلف) (Oaths Act, 1838) دفعہ (۱)	۱۵۲ و ۱۴۸ و ۱۲۹، ۱۰۷، ۱۵۱	۱۸۰ و ۲۳۰، ۲۵۱، ۲۵۸، ۲۵۶

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
باب ۱۱۰- (قانون فیصلہ جات ۱۸۳۸ء) دفعہ (۹)	(Judgments Act, 1838)	۱۰۵	۱۷۷
۲ و ۳ وکٹوریا باب ۷۱- (قانون عدالت ہائے پولس متعینہ پائے تخت	(Metropolitan Police Courts Act, 1839.)	۱۲۱	۲۰۶
دفعہ ۲۲		۱۲۱	۲۰۶
۵ و ۶ وکٹوریا باب ۴۵ (قانون حق تصنیف ۱۸۴۲ء)	(Copy-right Act, 1842)	۴۷	۷۹
باب ۵۱ (قانون بغاوت ۱۸۴۲ء)	(Treason Act, 1842)	۵۳۰	۹۵۴
دفعہ (۱)		۵۵۴	۹۹۶
باب ۶۹ - (قانون استمرار گواہی ۱۸۴۲ء	(Perpetuation of Testimony Act, 1842)	۱۰۷ و ۱۰۵	۱۷۷ و ۱۷۹
۶ و ۷ وکٹوریا باب ۱۸- (قانون رجسٹری رائے دہندگان انتخابات پارلیمنٹ ۱۸۴۳ء	(Parliamentary Voter's Registration Act)	۲۱	۳۴
دفعات ۱۰۰-۱۰۱		۳۴۴	۶۰۷
باب ۲۲- (قانون شہادت (نوآبادیات ۱۸۴۳ء)	(Colonies) Evidence Act, 1843)	۱۵۵	۲۶۳
باب ۸۲- (قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۴۳ء	(Evidence by Commission Act, 1843)	۱۰۷	۱۸۱
دفعہ (۷)		۱۱۵	۱۹۶
باب ۸۵ (قانون شہادت ۱۸۴۳ء (لارڈ ڈنمن ایکٹ)	(Evidence Act, 1843, Lord Denman's Atc)	۱۳۱، ۱۰۷، ۱۹۰، ۱۴۱، ۱۴۸ و ۱۷۵ و ۱۶۸ و ۱۶۱ و ۱۹۰ و ۱۵۹ و ۱۳۲ و ۵۶۵، ۵۲۵، ۵۴۳، ۲۴۳	۶۹، ۱۵۱، ۱۸۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۸۵، ۲۹۷، ۳۰۷، ۴۳۰، ۹۴۳، ۱۰۱۶
دفعہ (۱)		۱۶۴	۲۷۷
باب ۹۶ (قانون ازالہ حیثیت عرفی ۱۸۴۲ء) دفعہ (۷)		۲۹۳	۵۱۱

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
۷ و ۸ وکٹوریا باب ۱۰۱ (قانون ترمیم قانون مفلسان ۱۸۴۴ء) دفعہ ۳	(Poor Law Amendment Act 1844)	۵۳۱	۹۵۶
۸ و ۹ وکٹوریا باب ۲۰ - (قانون تدوین قواعد ریلوے ۱۸۴۵ء)	(Railway Clauses Consolidation Act)	۲۹۹	۵۲۱
باب ۸۳ - (قانون مفلسان (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۴۵ء	(Poor Law (Scotland) Act)	۵۳۹	۹۷۰
دفعہ ۸۰		۵۳۹، ۶۰۹	۱۰۸۷-۹۷۰
باب ۱۰۶ - (قانون جائداد اراضی ۱۸۴۵ء	(Real Property Act. 1845)	۴۷، ۱۰۶	۱۷۹، ۷۹
باب ۱۰۹ - (قانون قمار ۱۸۴۵ء) دفعہ ۱۸	(Gaming Act, 1845)	۳۰۰	۵۲۳
باب ۱۱۲ - (قانون اجارہ جات منقضی المیعاد ۱۸۴۵ء) دفعات ۱ و ۲	(Satisfied Terms Act, 1845)	۳۴۱، ۳۴۰	۵۹۹، ۶۰۱
باب ۱۱۳ - (قانون شہادت ۱۸۴۵ء - لارڈ بروہام ایکٹ)	(Evidence Act, 1845, Lord Brougham's Act.)	۲۹۹، ۱۰۷	۱۸۱، ۵۲۲
دفعہ ۳		۲۹۹، ۴۱۲	۷۲۹، ۵۲۲
۹ و ۱۰ وکٹوریا باب ۹۵ - (قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۴۶ء)	(County Courts Act, 1846)	۱۶۷	۲۸۳
دفعہ ۶۹		۶۸	۱۱۳
دفعہ ۸۳		۱۶۴	۲۷۸
۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲ - (قانون اخفائے بغاوت ۱۸۴۸ء)	(Treason Felony Act, 1848)	۵۳۱، ۵۳۴	۹۵۵، ۹۶۱
باب ۴۲ - (قانون جرائم قابل چالان ۱۸۴۸ء)	(Indictable offences Act, 1848)	۱۲۱، ۹۰	۱۵۱، ۲۰۶
دفعہ ۱۶		۵۰۵، ۱۲۱	۲۰۷، ۹۰۷
دفعہ ۱۷		۹۰، ۴۲۰	۱۵۰، ۷۴۳

		صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
دفعہ ۱۸		۶۰۸ و ۴۷۳	۸۴۶ و ۱۰۸۵
دفعہ ۱۹		۸۶	۱۴۴
باب ۴۳ - (قانون تحقیقات سرسری ۱۸۴۸ء)	(Summary Jurisdiction Act, 1848)	۱۲۱ و ۸۶ ۷۵	۱۲۵ و ۱۴۴ ۲۰۶
دفعہ ۷		۵۰۵ و ۱۲۱	۳۰۶ و ۹۰۷
دفعہ ۱۱		۴۷۶	۸۵۳
دفعہ ۱۲		۸۶	۱۴۴
دفعہ ۱۴		۲۵۴	۴۳۹
باب ۴۶ - (قانون ضابطہ فوجداری ۱۸۴۸ء) دفعہ ۳	(Criminal Procedure Act,1848)	۱۹۵	۳۳۳
دفعہ ۴		۲۹۵	۵۱۴
باب ۷۸ - (قانون مقدمات تاج ۱۸۴۸ء)	(Crown Cases Act, 1848)	۶۲۰ و ۶۱۷ ۵۹۹ و ۷۱	۱۱۹ و ۱۰۲۲ ۱۰۹۸ و ۱۱۰۳
دفعات ۳ و ۵		۶۲۱	۱۱۰۴
۱۲ و ۱۳ وکٹوریا باب ۴۵ - (قانون اجلاسات سہ ماہی ۱۸۴۹ء) دفعہ (۱۰)	(Quarter Session's Act,1849)	۲۵۹	۴۴۸
۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۹ - (قانون شہادت ۱۸۵۱ء - لارڈ بروہام ایکٹ)	(Evidence Act 1851, Lord Brougham's Act)	۱۰۷ و ۹۸۵ ۵۴۸ و ۵۳۵ ۴۵۹ و ۱۸۱ ۱۷۶ و ۱۶۳	۱۴۴ و ۱۸۱ ۲۷۸ و ۲۹۸ ۳۰۷ و ۸۱۸ ۹۶۳ و ۹۸۶
دفعہ (۱)		۱۶۴ و ۱۲۲	۲۲۴ و ۲۷۷
دفعہ (۲)		۴۴ و ۱۷۰ و ۱۶۴ و ۱۱۵	۱۹۶ و ۲۷۸ ۲۸۸ و ۷۱۸
دفعہ (۳)		۱۷۰ و ۱۶۸ و ۱۶۴ و ۱۱۵	۱۹۶ و ۲۷۸ ۲۸۵ و ۲۸۸
دفعہ (۴)		۱۶۹ و ۱۶۴	۲۷۸ و ۲۸۷
دفعہ (۵)		۱۶۴	۲۷۸

صہ ۱۴

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
دفعہ (۶)	۵۴۷	۹۸۴
دفعات (۱۲ و ۱۳)	۴۱۲	۷۲۹
دفعہ (۱۴)	۴۱۰	۷۲۵
باب (۱۰۰) قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۵۱ء دفعہ (۱) ...	۲۵۹	۴۴۸
دفعہ (۹)	۲۵۸	۴۴۶
دفعہ (۱۲)	۱۹۵	۳۳۳
۱۵ و ۱۶ وکٹوریا باب ۲۴ - (قانون ترمیم وصیت ناجات ۱۸۵۲ء) (Wills Amendment Act,1852)	۳۱۷ و ۵۲۶	۵۵۶، ۳۵۲
	۲۰۵	۹۴۶
دفعہ (۱)	۲۰۶	۳۵۴
باب ۲۷ - (قانون شہادت (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۵۲ء) دفعہ (۱)	۴۱	۶۸
۱۵ و ۱۶ وکٹوریا باب ۵۷ - (قانون کمشنران انتخابات ۱۸۵۲ء) (Election Commissioners Act,1852) دفعات (۹ و ۱۰)	۱۲۰	۲۰۴
باب ۷۶ - (قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۲ء) (Common Law Procedure Act,1852)	۲۷۷	۴۸۲
دفعہ (۵۵)	۳۱۴	۵۵۱
دفعہ (۶۴)	۲۷۵	۴۷۸
دفعہ (۱۱۴)	۱۸۶	۳۱۷
دفعہ (۱۱۷)	۵۴۹	۹۸۸
دفعہ (۲۲۲)	۲۵۹	۴۴۸
باب ۹۸ - دفعات ۲۸ و ۲۹ و ۳۰	۱۰۲	۱۷۲
۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳ (قانون ترمیم شہادت ۱۸۵۳ء لارڈ بروہام ایکٹ)	۳۵، ۹۵، ۲۰۵، ۲۱۸، ۱۸۱ و ۱۸۱، ۱۷۰ و ۱۷۰، ۱۵۵، ۱۸۸	۱۸۱ و ۱۸۱ و ۲۴۳، ۲۸۸، ۳۰۷، ۳۰۹، ۹۰۹، ۹۶۳

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
دفعات (۱و۲)	۱۶۸	۲۸۵
دفعہ (۳)	۵۳۹، ۵۰۶، ۱۶۸	۲۸۵، ۹۰۹، ۹۷۰
دفعہ (۴)	۱۶۸، ۱۳۲	۲۲۵، ۲۸۵
۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۳۱۔ (قانون آمد و رفت بذریعۂ ریل و نہر ۱۸۵۴ء) (Railway and Canal Traffic Act, 1854)	۳۶۶	۶۴۸
باب ۳۴ (قانون حاضری گواہان ۱۸۵۴ء) (Attendance of Witnesses Act,1854)	۱۰۸	۱۸۲
باب ۱۰۴ (قانون جہاز رانی تاجران ۱۸۵۴ء) دفعہ ۵۵ (Merchant Shipping Act,1854)	۴۷	۷۹
دفعہ (۵۰۱)	۴۰۴	۷۱۵
دفعہ (۵۲۶)	۲۰۵	۳۵۲
باب ۱۲۲۔ دفعہ ۱۵	۱۷۰	۲۸۸
باب ۱۲۵۔ (قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء)	۵۸۶، ۵۶۶، ۵۴۸، ۵۹۵، ۴۵، ۲۲۶، ۲۲۳، ۱۰۹، ۱۱	۱۸۴، ۲۰۸، ۳۹۰، ۸۱۸، ۹۸۶، ۱۰۱۸، ۱۰۴۹
دفعہ (۱)	۶۸	۱۱۴
دفعہ (۱۸)	۵۵۲	۹۹۳
دفعہ (۱۹)	۵۶۸	۱۰۲۱
دفعہ (۲۰)	۱۰۸، ۱۵۷، ۵۸	۱۸۲، ۲۶۶، ۲۶۸
دفعہ (۲۱-۲۲-۲۳)	۱۰۸، ۲۴۲، ۵۶۸	۱۸۲، ۴۱۸، ۱۰۲۱
دفعہ (۲۴)	۱۰۸، ۲۴۲، ۴۰۳، ۵۶۸	۱۸۲، ۴۱۸، ۷۱۳، ۱۰۲۱
دفعہ (۲۵)	۱۰۸، ۱۲۲، ۲۴۲، ۵۶۸	۱۸۲، ۲۰۸، ۴۱۸، ۱۰۲۱
دفعہ (۲۶)	۱۰۸، ۲۰۴، ۲۴۲، ۲۵۹، ۵۶۸	۱۸۲، ۳۵۰، ۴۱۸، ۸۱۸
دفعہ (۲۷)	۱۰۸، ۲۲۲، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۳۰، ۲۴۲، ۵۶۸	۱۰۳۱، ۲۱۸، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۷، ۴۱۸، ۱۰۲۱
دفعہ (۵۰)	۵۴۷	۹۸۴
دفعہ (۵۸)	۵۴۸، ۱۸۶	۳۱۷، ۹۸۶

صفحات ترجمہ	صفحات کتاب انگریزی			
۳۰۰و۳۰۸و۳۰۳ ۳۹۱و۴۱۳	۱۲۲و۲۲۳و۲۲۷و۳۰۳		دفعہ (۱۰۳)	
۱۸۸	۱۶۰	(Supplemental Customs Consolidation Act, 1855)	۱۸و۱۹ وکٹوریا باب ۹۶ (ضمیمہ قانون تدوین چنگی ۱۸۵۵ء) دفعہ ۳۶۔	صـ۱۵
۲۶۸	۱۵۸	(Common Law Procedure Amendment Act (Ireland, 1856).	۱۹و۲۰ وکٹوریا باب ۱۰۲ (قانون ترمیم ضابطۂ قانون عمومی۔ ایرستان ۱۸۵۶ء) دفعات ۲۳ و ۲۴۔	
۱۸۳	۱۰۸	(Foreign Tribunals Evidence Act, 1856.)	باب ۱۱۳ (قانون شہادت عدالت ہائے ممالک خارجہ ۱۸۵۶ء	
۱۹۶	۱۱۵		دفعہ (۵)	
۱۲۵	۷۵	(Summary Jurisdiction Act, 1857.)	۲۰و۲۱ وکٹوریا باب ۴۳ (قانون تحقیقات سرسری ۱۸۵۷ء	
۱۸۸	۱۶۰		باب ۶۲۔ دفعہ ۱۴	
۱۷۷	۱۰۵	(Count of Probate Act 1857)	باب ۷۷ (قانون عدالت پروبیٹ ۱۸۵۷ء) دفعہ ۹۱	
۸۶۹	۴۸۵	(Matrimouial Causes Act, 1857)	باب ۸۵۔ (قانون مقدمات ازدواجی ۱۸۵۷ء	
۸۶۹	۴۸۵		دفعہ ۲۲	
۵۴۱	۳۰۹		دفعہ ۳۳	
۹۸۸	۵۴۹		دفعہ ۴۳ و ۴۶	
۳۸۶	۱۶۹		دفعہ ۴۸	
۱۷۷	۱۰۵	(Legitimacy Declaration Act, 1858)	۲۱و۲۲ وکٹوریا باب ۹۳ (قانون اعلان صحیح النسبی ۱۸۵۸ء)	

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
۲۲ وکٹوریا باب ۲۰ (قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۵۹ء)۔	(Evidence by Commission Act, 1859.)	ر ۹۰، ۱۰۸	۱۸۲، ۱۵۱
دفعہ ۴		ر ۱۱۶	۱۹۸
۲۲ و ۲۳ وکٹوریا باب ۶۱ (قانون مقدمات ازدواجی ۱۸۵۹ء) دفعہ ۶	(Matrimonial Causes Act, 1859)	۱۶۹	۲۸۶
باب ۶۳ (قانون تعین قانون انگریزی ۱۸۵۹ء	(British Law Ascertainment Act, 1859.)	۴۰، ۴۴ و ۱۰۸	۱۸۲، ۸۰ و ۸۸
۲۲ و ۲۴ وکٹوریا باب ۱۲۶ (قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۶۰ء) دفعہ ۲۶ -	(Common Law Procedure Act, 1860)	۵۲۷	۹۴۹
باب ۱۲۸		۱۰۳	۱۷۳
باب ۱۵۴ (قانون ترمیم قانون زمینداران وکاشتکاران (ایرستان) ۱۸۶۰ء) دفعات ۴ و ۱۳	(Landlord and Tenant Law Amendment (Ireland) Act, 1860)	۵۰	۸۴
۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰ (قانون عدالت بحری ۱۸۶۱ء) دفعہ ۳۵ -		ر ۵۱۲	۹۲۰
باب ۱۱: (قانون تعین قانون ممالک خارجہ ۱۸۶۱ء	(Foreign Law Ascertainment Act, 1861)	۴۰، ۴۴ و ۱۰۸	۱۸۲، ۸۰ و ۸۸

قانون	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باب ۶۶	۱۵۸، ۱۵۷ و ۱۰۸	۳۶۶، ۱۸۲ و ۳۶۸
باب ۹۴: (قانون شرکا ومعینان جرم ۱۸۶۱ء (Accessories and Abettors Act, 1861)	۵۰۳	۹۰۳
باب ۹۶: (قانون سرقہ ۱۸۶۱ء) دفعہ ۵: (Larceny Act, 1861)	۲۳۶	۴۰۷
دفعات ۱۴، ۲۷	۲۵۸	۴۴۶
دفعہ ۵۸	۳۷۱	۶۵۷
دفعہ ۹۲	۱۹۵	۳۳۳
دفعہ ۱۱۶	۵۹۰، ۲۴۰	۱۰۵۵، ۴۱۴
باب ۹۸: قانون جعلسازی ۱۸۶۱ء دفعات ۹، ۱۰ وغیرہ (Forgery Act, 1861)	۲۴۸	۴۳۹
دفعہ ۱۳	۳۷۱	۶۵۷
دفعہ ۴۴	۳۶۸	۶۵۲
۲۴ و ۲۵ وکٹوریا		
باب ۹۹: (قانون جرائم سکہ سازی ۱۸۶۱ء) دفعات ۶-۷ وغیرہ (Coinage Offences Act, 1861)	۲۴۸	۴۲۹
دفعات ۲۳ و ۲۴	۳۷۱	۶۵۸
دفعہ ۳۷	۲۴۰	۴۱۵
باب ۱۰۰: (قانون جرائم خلاف جسم انسان ۱۸۶۱ء دفعہ ۸۴ (Offence Against the Person Act, 1861)	۱۶۶، ۵۳۶ ۵۳۹، ۶۰۹	۹۶۵، ۲۸۱ و ۱۰۸۷، ۹۷۰

Acc. no: 5271

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
دفعات ۴۹-۵۰-۵۱		۱۶۶ و ۵۳۹ و ۶۰۹	۲۸۱ و ۹۷۰، ۱۰۹۷
دفعات (۵۲-۵۳-۵۴-۵۵)		۱۶۶ و ۵۳۶ و ۵۳۹ و ۶۰۹	۲۸۱ و ۹۶۵، ۹۷۰، ۱۰۸۷
دفعہ (۵۷)		۱۶۶-۳۴۹	۲۸۱، ۶۱۷
دفعہ (۶۰)		۵۸۵	۴۴۶
باب ۱۰۹-(قانون شکار ساممن ماہی ۱۸۶۱ء): دفعہ ۹۲	(Salmon Fishery Act, 1861)	۳۲۳ ۳۲۲	۵۶۶ ۵۶۸
باب ۱۳۴: (قانون دیوانگی ۱۸۶۱ء) دفعہ ۱۹۲	(Bankruptcy Act, 1861)	۳۱۵	۵۵۳
۲۶ و ۲۷ وکٹوریا باب ۴۱: (قانون ذمہ داری مالکان سرائے ۱۸۶۳ء۔	(Innkeepers Liability Act, 1863)	۳۶۶	۶۴۸
باب ۱۲۵: (قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ ۱۸۶۳ء	(Statute Law Revision Act, 1863)	۵۰۲-۵۰۲	۹۰۲، ۹۰۳
۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۹ (قانون اقرارات صالح (اسکاٹ لینڈ ۱۸۶۵ء)	(Affirmations (Scotland Act, 1865)	۱۵۸	۲۶۸
باب ۱۸: (قانون ضابطہ فوجداری ۱۸۶۵ء (اسٹرڈمن ایکٹ)		۵۶۸ و ۵۸۷ ۵۶۶، ۲۲۲ ۱۰۹ و ۱۰۸	۱۸۲، ۱۸۴ ۳۸۳، ۱۰۱۸ ۱۰۲۱، ۱۰۴۷
دفعہ (۱)		۴۰۳، ۲۴۲، ۲۳۰، ۲۲۷، ۲۰۵، ۱۴۲	۲۰۰، ۳۵۲، ۳۹۱، ۳۹۷، ۴۱۸ و ۶۱۳
دفعہ (۲)		۵۵۲	۹۹۳
دفعہ (۳)		۵۶۸ و ۵۸۷	۱۰۲۱، ۱۰۴۹
دفعہ (۴)		۵۶۸، ۵۸۶	۱۰۴۹، ۱۰۱۳
دفعہ (۵)		۴۰۴ و ۵۸۶	۷۱۴، ۱۰۱۴
دفعہ (۶)		۱۲۲، ۲۴۲، ۵۸۶	۱۰۱۴ و ۱۰۱۸، ۲۰۸
دفعہ (۷)		۲۰۵	۳۵۲

قانون		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
دفعہ (۸)		۲۲۷، ۲۳۰، ۵۸۹	۳۹۰، ۴۱۰، ۵۴۳، ۳۹۱
باب ۱۰۴ (قانون نالشات وغیرہ) تاج ۱۸۶۵ء دفعہ (۳۴)	(Crown Suits Atc, 1865)	۱۷۰	۳۸۸
باب ۱۲۲ - (قانون تصدیق قسیسان ۱۸۶۵ء)	(Clerical Subscription Act,1865)	۳۰۸	۵۳۹
۲۹ و ۳۰ وکٹوریا باب ۱۹ (قانون حلف ہائے پارلیمنٹ) ۱۸۶۶ء	(Parliamentary Oaths Act,1866)	۱۵۸	۳۴۸
باب ۱۰۹ - (قانون نظم بحری ۱۸۶۶ء) دفعہ (۶۵)	(Naval Discipline Act)	۶۰۹	۱۰۸۷
۳۰ و ۳۱ وکٹوریا باب ۳۵ - (قانون ترمیم تعزیرات ۱۸۶۷ء) دفعہ (۶)	(Criminal Law Amandment Act,1867.)	۷۹، ۸۹ / ۹۱، ۱۰۵	۱۷۷، ۱۵۳ / ۱۴۹، ۱۳۴
دفعہ (۸)		۱۵۸	۳۴۸
۳۱ و ۳۲ وکٹوریا باب ۳۷ قانون شہادت دستاویزی ۱۸۶۸ء دفعات ۲، ۳ ضمیمہ		۴۱۱	۷۳۷
دفعہ (۶)		۴۱۲	۷۳۱
باب ۳۹ - قانون اقرار صالح ارکان جوری ۱۸۶۸ء (اسکاٹ لینڈ)		۱۵۸	۳۴۸
۳۲ و ۳۳ وکٹوریہ باب ۶۸ - قانون اقرار صالح بجائے حلف ۱۸۶۹ء		۴۷	۷۷
باب ۸۵ - (قانون جوریان آیرستان ۱۸۷۱ء)		۱۵۸	۳۴۸

ص ۱۶

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب		
۹۳	۵۵	(Titles to Land Consolidation	باب ۱۰۱: (قانون تدوین قوانین حقیت ہائے ارضی سنہ ۱۸۶۹ء دفعہ ۱۳۹
۱۷۷، ۳۲۵	۱۳۲، ۱۰۵	(Debtors Act, 1869)	۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۲: (قانون تدیونان سنہ ۱۸۶۹ء) دفعہ ۲۴
۱۸۴، ۳۴۵	۱۴۴، ۱۰۹	(Evidence Further Amendment Act, 1869)	باب ۶۸: (قانون ترمیم مزید شہادت سنہ ۱۸۶۹ء
۲۸۵، ۵۹۸، ۱۰۵۰	۹۸، ۵۳۲، ۵۸۷	....	دفعہ (۲)
۱۹۸، ۲۸۵، ۲۸۶	۱۱۶، ۱۶۸، ۱۶۹	....	دفعہ (۳)
۳۲۸، ۳۶۳، ۳۶۶، ۳۶۸	۱۳۴، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۸	....	دفعہ (۴)
۲۸۳	۱۶۷	(Bankruptcy Act, 1869.)	باب ۷۱: (قانون دیوالیہ سنہ ۱۸۶۹ء) دفعات ۹۶ و ۹۷
۱۸۳، ۳۶۶، ۳۶۸	۱۰۹، ۱۵۷، ۱۵۸	(Evidence Amendment Act, 1870.)	۳۳ و ۳۴ وکٹوریا باب ۴۹: (قانون ترمیم شہادت سنہ ۱۸۷۰ء
۶۵۸	۳۷۱	(Foreign Enlistment Act, 1870)	باب ۹۰: (قانون داخلۂ ممالک خارجہ سنہ ۱۸۷۰ء) دفعہ ۹
۳۶۹	۲۱۴	(Stamp Act, 1870)	باب ۹۷: (قانون اسٹامپ سنہ ۱۸۷۰ء
۹۷۰	۵۳۹	(Prevention of Crimes Act, 1871.)	۳۴ و ۳۵ وکٹوریا باب ۱۱۲ (قانون انسداد جرائم) سنہ ۱۸۷۱ء دفعہ ۱۹
۳۴	۲۱	(Ballot Act, 1872)	۳۵ و ۳۶ وکٹوریا باب ۳۳: (قانون خفیہ رائے دہندگی سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۷
۹۶۳	۵۳۵	(Metalliferous Mines Regulation Act, 1872),	باب ۷۷: (قانون ضابطۂ کان ہائے فلزاتی سنہ ۱۸۷۲ء) دفعہ ۳۴

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب		
۹۶۳، ۹۶۵	۵۳۵، ۵۳۶	(Licensing Act, 1872)	باب ۹۴: (قانون اجازت نامجات ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۵ . . .
۹۰۲	۵۰۲	(Statute Law (Ireland) Revision Act, 1872	باب ۹۸: (قانون نظر ثانی قانون موضوعہ (ایرستان ۱۸۷۲ء)
۷۳۱	۴۱۳	(Municipal Corporations Evidence Act, 1873	۳۶ و ۳۷ وکٹوریا باب ۳۳: (قانون شہادت شخصیات بلدی ۱۸۷۳ء) دفعہ ۲
۶۰۲، ۹۴۷	۳۴۱، ۵۲۶	(Judicature Act, 1873)	باب ۶۶: (قانون عدلی ۱۸۷۳ء)
۱۰۲۳	۵۶۹	. . . .	دفعہ ۱۹ . . .
۹۴۷	۵۲۶	. . . .	دفعہ ۲۵ . . .
۱۲۳	۷۴	. . . .	دفعات ۳۴-۵۶-۵۷
۱۰۲۳، ۱۱۰۳	۵۶۹، ۶۲۰	. . . .	دفعہ ۷۴ . . .
۷۰، ۷۸۴	۴۲، ۴۴۲	(Tichborne and Doughty Estate Act,1874)	۳۷ و ۳۸ وکٹوریا باب ۴۷ (قانون علاقہ جات ٹچبورن و ڈوٹی ۱۸۷۴ء)
۹۷۴	۵۴۱	(False Personation Act,1874)	باب ۳۶: (قانون تلبیس شخصی ۱۸۷۴ء)
۵۸۶	۳۴۳	(Real Property Limitation Act,1874)	باب ۵۷: (قانون میعاد سماعت جائداد ارضی ۱۸۷۴ء)
۳۵۸	۲۰۸	(County Courts Act,1875)	۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۵۰: (قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۷۵ء) دفعہ ۶

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باب ۶۳: (قانون بیع اغذیہ وادویہ ۱۸۷۵ء) دفعہ ۲۱	(Sale of Food and Drugs Act,	۵۳۵، ۵۳۶	۹۶۳، ۹۶۵
باب ۷۷: (قانون عدلی ۱۸۷۵ء) دفعہ ۱۹	(Judicature Act, 1875)	۶۲۱	۱۱۰۴
دفعہ ۲۰		۱۰۵	۱۷۷
باب ۸۶: (قانون سازش وحفاظت جائداد ۱۸۷۵ء) دفعات ۴-۵-۶-۷	(Conspiracy and Protecture of Property Act, 1875),	۵۳۶	۹۶۵
دفعہ ۱۱		۵۳۵، ۵۳۶	۹۶۳، ۹۶۵
۳۹ و ۴۰ وکٹوریا باب ۳۶ (قانون تدوین قوانین چنگی ۱۸۷۶ء) دفعہ ۲۵۹	(Customs Consolidation Act, 1876)	۵۳۶	۹۶۵
باب ۴۸: (قانون شہادت کتب ہا ۱۸۷۶ء)	(Bankers' Books Evidence Act, 1876)	۱۷۹ و ۴۱۲	۱۸۴، ۷۲۹
باب ۸۰ (قانون جہاز رانی تاجران ۱۸۷۶ء) دفعہ ۴	(Merchant Shipping Act.	۵۳۶	۹۶۵
۴۰ و ۴۱ وکٹوریا باب ۱۴: (قانون شہادت ۱۸۷۷ء)		۱۰۹ و ۵۳۶، ۵۳۷ و ۶۰۹	۱۸۴، ۹۶۵، ۹۶۷، ۱۰۸۷
۴۱ و ۴۲ وکٹوریا باب ۱۲ (گاہنے کے مشین کا قانون ۱۸۷۸ء) دفعہ ۳	(Treshing Machines Act, 1878)	۵۳۶	۹۶۵
باب ۷۳: (قانون حدود اختیارات برآب ہائے سمندر ۱۸۷۸ء)	(Territorial Water Jurisdiction Act, 1878)	۳۶۳	۶۴۲

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب		
۹۶۵	۵۳۶	(Contagious Diseases (Animals) Act, 1878.)	باب ۷۴: (قانون امراض متعدی جانوران ۱۸۷۸ء) دفعہ ۶۶
۱۸۴، ۷۲۹، ۷۳۱	۱۰۹، ۴۱۲ و ۴۱۳		۴۲ و ۴۳ وکٹوریا باب ۱۱ (قانون شہادت کتب ہائے بنکر ۱۸۷۹ء)
۷۲۹	۴۱۲		دفعہ ۷
۱۰۷۹	۶۱۶		باب ۳۲: (قانون جالان جرایم ۱۸۶۹ء) دفعہ ۲
۱۱۴، ۱۲۵	۶۸ و ۷۵	(Summary Jurisdiction Act, 1879)	باب ۴۹: (قانون اختیار سماعت تحقیقات سرسری ۱۸۷۹ء)
۸۴۷	۴۷۳		دفعہ ۱۳ - نمونہ (ین)
۴۳۹	۲۵۴		دفعہ ۳۹
۴۰۴	۲۳۴	(Statutes (Definition of Time) Act, 1880)	۴۳ و ۴۴ وکٹوریا باب ۹ (قانون احکام تعیین وقت ۱۸۸۰ء)
۷۴۲	۴۱۹	(Criminal Law Amendment Act, 1880)	باب ۴۵: (قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۸۰ء)
۶۰۷	۳۴۴	(Conveyancing and Law of Property Act, 1881)	۴۴ و ۴۵ وکٹوریا باب ۴۱: (قانون قواعد انتقال و قانون جایداد ۱۸۸۱ء) دفعہ ۶۷
۷۷	۴۶		دفعہ ۶۸
۶۱۸	۳۵۰	(Presumption of Life Limitation (Scotland) Act, 1881)	باب ۴۷: (قانون تحدید قیاس زندگی (اسکاٹلینڈ) ۱۸۸۱ء)

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باب ۱۰۵: (قانون فوج)		۵۴۰	۹۷۳
دفعہ ۲۷		۴۸۷	۸۷۳
دفعہ ۷۰		۶۰۹	۱۰۸۷
دفعہ ۲۵۶		۵۳۶	۹۶۵
باب ۱۰۹: (قانون محکمہ جات عدالتی)	(Judicature Act)	۵۶۹	۱۰۲۳
دفعہ ۱۵		۶۲۱	۱۱۰۵
۴۵ و ۴۶ وکٹوریا باب ۹: (قانون شہادت دستاویزی ۱۸۸۲ء) ۱۰۹		۴۱۱، ۴۱۲	۱۸۴، ۳۲۷، ۷۲۹
باب ۵۰: (قانون شخصیہ جات بلدی ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۴	(Municipal Corporations Act, 1882)	۴۱۳	۷۳۱
باب ۶۱: (قانون ہنڈیان ۱۸۸۲ء) دفعہ ۶۱	(Bills of Exchange Act, 1882)	۲۰۸	۳۵۷
دفعہ ۳۶		۳۰۷	۵۳۷
دفعہ ۳۰		۳۴۵	۶۰۹
باب ۷۵: (قانون جائداد زنان منکوحہ ۱۸۸۲ء)	(Married Women's Property Act, 1882)	۵۳۶	۹۶۵
		۵۳۹	۹۷۰
دفعہ ۱۲		۶۰۹	۱۰۸۷
دفعہ ۱۶		۵۳۹، ۶۰۹	۹۷۰، ۱۰۸۷
۴۶ و ۴۷ وکٹوریا باب ۳: (قانون اشیائے سریع الاشتعال ۱۸۸۳ء) دفعہ ۴	(Explosive Substances Act, 1883)	۳۷۱	۶۵۸
		۵۳۶	۹۶۵
دفعہ ۴۳		۲۴۸	۴۲۹

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب		
۱۰۹۲	۶۱۳	(Trial of Lunatics Act, 1883)	باب ۳۸: (قانون مقدمات مجانین ۱۸۸۳ء)
۱۸۱	۱۰۶	(Statute Law Revision and Civil Procedure Act,1883)	باب ۴۹: (قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ وضابطۂ دیوانی ۱۸۸۳ء)
۹۶۵	۵۳۶	(Corrupt and Illegal Practices Prevention Act,1883)	باب ۵۱: (قانون انسداد رشوت ستانی واعمال ناجائز ۱۸۸۳ء) دفعہ ۵۲
۲۰۵	۱۲۰		دفعہ ۵۹
۲۸۳	۱۹۶	(Bankruptcy Act,1883)	باب ۵۲: (قانون دیوالیہ ۱۸۸۳ء)
۶۰۷	۳۴۴	(Agricultural Holdings(England) Act,1883)	باب ۶۱: (قانون مزارعہ جات انگلستان ۱۸۸۳ء) دفعہ ۲۸
۹۷۶,۹۶۵	۵۴۲،۵۳۶		۴۵ و ۴۶ وکٹوریا باب ۱۴ (قانون جایداد زنان منکوحہ ۱۸۸۲ء دفعہ (۱)
۹۷۷،۱۰۸۷ ۹۶۷،۲۴۱	۵۴۳،۶۰۹ ۵۳۷،۱۴۲		۴۸ و ۴۹ وکٹوریا باب ۶۹ (قانون ترمیم تعزیرات ۱۸۸۵ء
۹۷۰ ۹۶۰	۵۳۹ ۵۳۳		دفعات ۱ و ۲
۹۵۸،۲۴۴	۵۳۲،۱۴۵		دفعہ (۴)
۹۷۴	۵۴۱		دفعہ (۵)
۵۶۵ ۹۷۲	۵۳۶ ۵۴۰		دفعہ (۲۰)

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
۵۰ و ۵۱ وکٹوریا باب ۲۸: (قانون نشان ہائے اموال تجارتی ۱۸۸۷ء) دفعہ (۱۰)	(Merchandise Marks Act, 1887)	۵۳۶	۵۶۵
باب ۳۵: (قانون ضابطہ فوجداری (اسکاٹ لینڈ ۱۸۸۷ء) دفعہ ۶۳	....	۶۰۹	۱۰۸۷
باب ۵۸: (قانون انضباط معدن ہائے زغال ۱۸۸۷ء) دفعہ ۶۲	(Coal Mines Regulations Act, 1887)	۵۳۶	۹۶۵
باب ۷۱: (قانون کرونرس ۱۸۸۷ء) دفعہ (۴)	(Coroners Act, 1887)	۱۸۵	۳۱۹
۵۱ و ۵۲ وکٹوریا باب ۴۳: (قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۸۸ء	....	۱۶۴	۲۶۸
دفعات (۱۰۰-۱۰۱)	....	۶۸	۱۱۴
دفعہ (۱۲۰)	....	۲۰۸، ۵۶۹	۴۲۳، ۳۵۸
باب ۴۶: (قانون حلف ۱۸۸۸ء	(Oaths Act, 1888)	۴۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۵۰، ۱۵۷، ۱۵۸	۷۷، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۶، ۲۶۳، ۲۶۶، ۲۶۸
دفعات (۲، ۳)	....	۱۵۸	۲۶۸
دفعہ (۵)	....	۱۵۱، ۱۵۲	۲۵۶، ۲۵۸
باب ۶۴: (قانون ترمیم قانون ازالہ حیثیت عرفی ۱۸۸۸ء) دفعہ ۹	(Law of Libel Amendment Act, 1888)	۵۳۶	۹۶۵
۵۲ و ۵۳ وکٹوریا باب ۱۰: (قانون کمشنران حلف ۱۸۸۹ء) دفعہ ۲	(Commissioners of Oaths Act, 1889)	۱۵۲	۲۵۸

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باب ۴۹: (قانون ثالثی) دفعات (۱۳، ۱۴)	(Arbitration Act, 1889)	۶۴	۱۲۳
باب ۵۲: (قانون رازہائے سرکاری سنہ ۱۸۸۹ء) دفعہ (۲)	(Official Secrets Act,1889)	۲۹۵	۴۸۸
باب ۶۳: (قانون تعبیر قوانین سنہ ۱۸۸۹ء) دفعہ ۹	(Interpretation Act,1889)	۲۹۹	۵۲۳
۵۳ و ۵۴ وکٹوریا باب ۲۱: (قانون انضباط مالگزاری اندرون سنہ ۱۸۹۰ء) دفعہ ۳۴	(Inland Revenue Regulation Act,1890)	۳۱۴	۵۵۱
باب ۳۳: (قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ سنہ ۱۸۹۰ء)	(Statute Law Revision Act,1890)	۳۵۹	۶۳۴
باب ۳۴: (قانون انسداد مرض متعدی سنہ ۱۸۹۰ء)	(Infectious Disease Prevention Act,1890)	۳۰۰	۵۳۴
باب ۵۱: (قانون نظر ثانی (نمبر ۲) قانون موضوعہ سنہ ۱۸۹۰ء دفعات ۳، ۷	(Statute Law Revision (No. 2) Act,1890)	۱۵۷	۳۶۶
باب ۵۹: (قانون ترمیم قوانین صحت عامہ سنہ ۱۸۹۰ء)	(Public Health Acts, Amendment Act,1890)	۳۰۰	۵۲۴
۵۴ و ۵۵ وکٹوریا باب ۲۹: (قانون تحدید قیاس زندگی (اسکاٹ لینڈ) سنہ ۱۸۹۱ء دفعات ۳ و ۶	(Presumption of Life Limitation (Scotland) Act,1891)	۳۴۹، ۳۵۰	۶۱۷ و ۶۱۸
باب ۳۹: (قانون اسٹامپ سنہ ۱۸۹۱ء)		۲۱۴، ۲۱۲ و ۳۶۲	۳۶۸ و ۶۵۹
دفعہ ۱۴		۲۱۴ و ۲۱۵	۳۶۸ و ۳۷۰

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باب ۷۶: (قانون صحت عامہ (لندن) ۱۸۹۱ء) دفعہ ۱۱۸۔	(Public Health (London) Act, 1891)	۵۳۶	۹۶۵
۵۵ و ۵۶ وکٹوریا باب ۴: (قانون یسرو دیون (متعلق اطفال ۱۸۹۲ء) دفعہ (۲)	(Betting and Loans (Infants) Act, 1892)	۵۳۶	۹۶۵
باب ۱۹: (قانون نظر ثانی قانون موضوعہ ۱۸۹۲ء)		۱۰۸، ۲۲۷، ۲۴۲ و ۲۴۳، ۴۴۳، ۵۶۸، ۵۸۶	۱۸۴، ۳۹۱، ۳۴۳، ۷۱۳ و ۱۰۳۱، ۱۰۴۹ (صـ ۱۸)
باب ۴۹ (قانون حفاظت گواہان (بہ تحقیقات عامہ) ۱۸۹۲ء)	(Witnesses (Public Inquiries) Protection Act, 1892)	۱۱۰	۱۸۵
۵۶ و ۵۷ وکٹوریا باب ۷۱: (قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء)	(Sale of goods Act, 1893.)	۵۸۸	۱۰۵۲
دفعہ ۴		۵۰۴ و ۹	۸۲ و ۸۴
دفعہ ۲۴		۶۱۳	۱۰۹۲
۵۷ و ۵۸ وکٹوریا باب ۴۱ (قانون انسداد بیرحمی بہ اطفال ۱۸۹۴ء)	(Prevention of Cruelty to Children Act, 1894)	۶۰۹	۱۰۸۷
دفعہ ۱۲		۵۳۶، ۵۳۹، ۵۴۱	۹۶۵، ۹۷۰، ۹۷۴
باب ۵۷: (قانون امراض جانوران ۱۸۹۴ء) دفعہ ۵۷	(Diseases of Animals Act, 1894.)	۵۳۶	۵۶۵
باب ۶۰: (قانون جہاز رانی تاجران ۱۸۹۴ء) دفعہ ۲۴...	(Merchant Shipping Act, 1894)	۴۷	۷۹

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
دفعہ ۱۲۳		۳۰۴	۷۱۵
دفعہ ۴۵۷		۵۳۶	۵۶۵
دفعہ ۶۹۴		۲۰۵	۳۵۴
۵۸ و ۵۹ وکٹوریا۔ باب ۲۴: (قانون ترمیم قانون ضبطی ۱۸۹۵ء دفعہ ۵		۵۳۶	۵۶۵
باب ۲۸: (قانون انسداد غلط اطلاع دہی متعلق بہ آتش زدگی ۱۸۹۵ء دفعہ ۲	(False Alarms of Fire Act,1895)	۵۳۶	۵۶۵
باب ۳۷: (قانون کارخانہ جات و ورکشاپ ۱۸۹۵ء دفعہ ۴۹	(Factory and Workshops Act,1895)	۵۳۶	۵۶۵
باب ۴۰: (قانون انسداد رشوت ستانی و اعمال ناجائز ۱۸۹۵ء دفعہ ۲	(Corrupt and Illegal Practices Prevention Act,1895)	۵۳۶	۵۶۵
۵۹، ۶۰ وکٹوریا۔ باب ۱۴: (قانون عنوانات مختصر ۱۸۹۶ء)	(Short Titles Act,1896)	۱۰۴	۱۷۹
۶۰ و ۶۱ وکٹوریا باب ۶۰ (قانون انسداد حادثات بہ چوکر مشین ۱۸۹۷ء) دفعہ ۵	(Chaff-Cutting Machines(Accidents) Act, 1897.)	۵۳۶	۵۶۵
۶۱ و ۶۲ وکٹوریا باب ۳۶ (قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء)	(Criminal Evidence Act,1898)	۱۱۰، ۱۳۲، ۱۷۰، ۵۳۰ و ۵۴۰ و ۵۸۸، ۶۰۷ (ضمیمہ)	۱۸۵، ۲۳۴، ۲۸۸، ۲۹۸، ۹۶۷، ۱۰۳۷، ۱۰۸۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
دفعہ (۱)	۵۳۸، ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۹۰	۹۶۸، ۹۷۲ و ۹۷۴، ۱۰۴۹ اور ۱۰۵۵
دفعات (۲-۳-۶-۷)	۵۴۰	۹۷۲
دفعہ (۴)	۵۴۱ اور ۶۱۵	۹۷۴، ۲۷۲
باب ۴۱: (قانون محبس ۱۸۹۸ء) (Prison Act,1898)	۶۱۴-۶۱۷	۱۰۹۷ ۱۰۹۸
۶۳ و ۶۴ وکٹوریا باب ۵۱: (قانون قرض دہندگان سودی ۱۹۰۰ء دفعہ (۳) Money-Lenders Act, 1900)	۳۰۰	۵۲۴
ایڈورڈ ہفتم - باب ۲۲: (قانون کارخانہ جات و ورکشاپ ۱۹۰۱ء) دفعہ (۱۲۸) (Factory and Workshop Act, 1901)	۲۹۹	۵۲۲
۲-ایڈورڈ ہفتم نمبر ۱۲ - (نیوزی لینڈ قانون انتخابات ۱۹۰۲ء) دفعات ۶۲-۶۵ (Electoral Act,1902)	۲۱	۳۴
۵-ایڈورڈ ہفتم باب ۱۳-(قانون اشخاص اجنب ۱۹۰۵ء دفعہ (۳) (Aliens Act,1905)	۶۳۱	۱۱۰۴
۷-ایڈورڈ ہفتم باب ۱۶: (قانون شہادت (قوانین موضوعہ نوآبادیات ۱۹۰۷ء) (Evidence (Colonial Statutes) Act,1907)	۱۱۰	۱۸۵
باب ۲۳: (قانون مرافعہ فوجداری ۱۹۰۷ء (Criminal Appeal Act,1907)	۵۰۴ و ۵۰۷ اور ۵۱۰، ۵۷۰ و ۶۱۰ (ضمیمہ)	۸۰۲ اور ۸۰۵، ۹۳۸ و ۹۴۳، ۱۰۸۸
دفعات ۳۰ و ۴ و ۲۰	۷۱	۱۱۹
باب ۲۹: (قانون پیٹنٹ و نقشہ جات ۱۹۰۷ء دفعہ ۳۴ (Patents and Designs Act,1907)	۵۴۸	۹۸۶

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب		
۱۰۶۹	۵۸۶	(Costs in Criminal Cases Act,1908)	۸-ایڈورڈ ہفتم باب ۱۵: (قانون اخراجات مقدمات فوجداری ۱۹۰۸ء) دفعہ (۱)
۹۷۰	۵۳۹	(Incest Act,1908)	باب ۴۵: (قانون گوترگمن (یا زنا بہ محارم شرعی ۱۹۰۸ء دفعہ (۴)
۱۵۴	۹۲	....	دفعہ (۵)
۱۵۴	۹۲	(Children Act, 1908)	باب ۶۷: (قانون اطفال ۱۹۰۸ء) دفعہ (۱۱)
۳۴۶	۱۴۵	....	دفعات ۱۴-۲۸-۲۹-۳۰
۶۰۷	۳۴۴	(Companies (Consolidation) Act,1908)	باب ۶۹: (قانون تدوین قوانین کمپنیاں ۱۹۰۸ء جدول (۱) فقرہ (۱۱۰)
۱۸۵	۱۱۰	(Oaths Act,1909)	۹-ایڈورڈ ہفتم باب ۳۹: (قانون حلف ۱۹۰۹ء
۲۵۵	۱۵۰	....	دفعہ (۲)
۲۵۸	۱۵۲	....	دفعہ (۳)
۳۲۱،۶۸	۱۳۰،۴۱	(Perjury Act,1911)	۱ و ۲ جارج پنجم - باب ۶: (قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ء
۱۰۵۰،۶۸	۵۸۷،۴۱	....	دفعہ (۱)
۷۷	۴۶	....	دفعہ (۵)
۱۰۵۰	۵۸۷	....	دفعہ (۹)
۹۴۳ ۱۰۵۰	۵۸۷،۵۴۴	....	دفعہ (۱۳)

		صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
۴و۵ جارج پنجم - باب ۵۸: (قانون عدل گستری فوجداری ۱۹۱۴ء) دفعہ (۲۸)	(Criminal Justice Administration Act,1914.)	۱۴۸، ۱۶۶، ۵۳۹	۳۵۱، ۳۸۱، ۹۶۳
۵و۶ جارج پنجم - باب ۹۰ (قانون چالانات ۱۹۱۵ء) دفعہ (۴)	(Indectments Act,1915)	۱۹۵	۳۳۳
دفعہ (۵)		۲۵۹	۴۴۸
۶و۷ جارج پنجم - باب ۵۰: (قانون سرقہ ۱۹۱۶ء)	(Larceny Act,1916)	۱۹۵، ۲۳۶	۳۳۳، ۲۰۷
دفعہ (۴۳)		۵۳۹	۹۶۰
دفعہ (۴۴)		۲۵۸	۴۴۶
۷و۸ جارج پنجم باب ۶۴: (قانون نمایندگی اقوام ۱۹۱۸ء) دفعہ (۴)	(Representation of People Act, 1918)	۲۱	۳۴
۱۱ جارج پنجم - باب ۷ (قانون شہادت عدالت ہائے تحقیقات ۱۹۲۱ء)	(T' bunals of Enquiry (Evidence) Act,1921)	۱۱۰	۱۸۵

فہرست مقدمات

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
A. v. A.	۹۲	۱۵۳
Abignye v. Clifton	۱۷۱	۲۸۹
Abrath v. N. E. Ry. Co.	۷۰، ۲۵۴	۴۳۸-۱۱۷
Adams v. Canon	۹۷	۱۶۳
Adams v. Lloyd,	۱۱۶، ۱۱۷	۱۹۹-۱۹۷
Adamson, In re,	۳۴۴	۶۰۷
Addington v. Clode,	۳۲۴	۵۶۹
Aldersey, In re, Gibbon v. Hall	۳۵۱	۶۲۰
Alderson v. Clay	۳۴۳	۶۰۵
Aldous v. Cornwall	۲۱۳، ۵۸۸	۱۰۵۱-۳۶۶
Allen v. Flood	۸۳	۱۳۸
Alsop v. Bowtrell	۱۷۱	۲۸۹
Amos v. Hughes	۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۱، ۵۹۰	۴۳۲-۴۲۸، ۱۰۵۵-۴۳۴
Anderson v Weston,	۳۴۳، ۳۴۴	۶۰۷-۶۰۵
Andrews v. Hailes	۳۶۵	۶۲۵
Annesley v. Anglesea (Earl)	۲۸۳، ۳۶۵، ۳۹۵، ۳۵۴	۴۹۲-۴۵۹، ۶۹۹-۶۲۵
Annon	۹۵، ۹۷، ۱۶۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۳۴۷، ۲۵۵	۲۷۹-۱۶۱-۱۵۹، ۶۱۲-۳۳۴-۲۸۲، ۶۶۷

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Antony Birrel & Co, In re, ...	۴۲۸	۷۵۸
Apothecaries Co. v. Bentley, ...	۲۵۳ و ۲۵۴	۴۳۹، ۴۴۷
Apperley v. Gill	۳۳۷	۵۹۳
Aram's Case	۳۰۷	۵۳۷
Armistead v. Wilde	۳۶۶	۶۴۷
Armory v. Delamire	۳۵۴	۶۲۵
Arnold v. Blaker	۳۳۳	۵۸۶
Arnott v. Hayes, ...	۴۱۳	۷۳۱
Ashby v. Bates	۵۵۹	۱۰۰۵
Aston, Ex Parte, In re Mexican etc. & Co.	۱۱۷	۱۹۹
Atlanta, The, ...	۳۶۰	۶۳۶
Atkyns (Taylor d.) v. Horde	۳۱۷	۵۵۶
Atlee v. Blackhouse	۲۱۲	۳۶۴
Att.-Gen. v. Bryant	۴۹۶	۸۹۰
Att.-Gen. v. Emerson	۳۶۴	۶۴۴
Att.-Gen. v. Hitchcock	۲۹۴، ۲۹۵، ۵۶۴ و ۵۶۵	۱۰۱۵، ۹۸۶، ۵۲۸
Att.-Gen. v. Kohler	۴۲۱	۷۴۵
" v. Parnther	۳۴۶	۶۱۰
" v. Radloff	۱۶۰، ۱۶۴، ۲۳۸	۴۱۰، ۲۹۱، ۲۸۸
" v. Windsor (Dean)	۳۳۶ و ۳۵۵	۶۲۷، ۵۹۳
Aubert v. Walsh	۳۰۵	۵۳۳
Audley's (Lord) Case	۱۶۵	۲۷۹
Australasia (Bank) v. Nias	۵۱۳	۹۲۱
Aylesford Peerage Case	۳۱۰	۵۴۲

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
BABBAGE v. Babbage,	۱۶۹	۲۸۶
Baildon v. Walton,	۴۵۴	۸۰۹
Bailey v. Appleyard,	۳۲۴	۵۶۹
" v. Hammond,	۳۴۸	۶۱۴
Baker v. Batt	۲۴۸	۴۲۸
" v. Dening	۲۱۹	۳۷۷
" (Goodtittle d.) v. Milburn	۳۴۳	۶۰۵
Ballantyne v. Mackinnon	۵۰۹	۹۱۴
Ballard v. Dyson	۳۶۴	۶۴۳
Balston v. Bensted	۳۲۶، ۳۲۷	۵۷۵، ۵۷۳
Bamfield v. Massey	۳۲۷، ۲۳۹	۴۱۲، ۵۷۵
Banbury Peerage Case	۳۱۰ و ۳۱۱	۵۴۴، ۵۴۲
Bandon (Earl) v. Becher.	۵۱۳	۹۲۱
Bank Prosecutions, The	۲۱۷	۳۷۴
Banks v. Goodfellow	۱۳۷، ۳۴۶	۶۱۰، ۲۳۲
Banning (Doe d.) v. Griffin	۳۴۸	۶۱۴
Barbat v. Allen,	۲۴۸۵، ۱۶۵، ۱۲۰	۴۲۴ و ۱۴۰ ۲۸۴، ۲۷۴
Barber v. Whiteley	۳۳۸	۵۹۶
Barker v. Keete	۳۱۷	۵۵۶
" v. Ray	۳۵۷	۶۳۰
Barnes v. Trompowsky	۴۵۹	۸۱۸
Barnett v. Guildford (Earl)	۲۷۷	۴۸۱
Barraclough v. Johnson	۳۳۳، ۳۳۴	۵۸۸، ۵۸۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Barrett (Doe d.) v. Kemp	۳۶۳	۶۴۱
Barron v. Willis	۳۶۵	۶۴۵
Barry v. Butlin	۲۴۸	۴۲۸
Bartholomew v. George	۱۳۴	۲۲۷
" v. Menzies	۵۳۳	۹۵۹
Bartlett v. Downes	۳۴۰	۵۹۹
" v. Smith	۱۲۶، ۷۰	۱۱۷، ۲۱۵
Bate v. Hill	۲۳۷	۲۳۲
Bater v. Bater	۵۱۳	۹۲۱
Bates v. Townley	۴۶۰	۸۲۰
Bather (Doe d.) v. Brayne	۵۹۹	۱۰۷۰
Bauerman v. Radenius	۹۳	۱۵۶
Baxter v. Taylor	۳۴۴	۵۸۸
Baxter's Case	۳۳۴	۴۰۳
Bayley v. Drever	۳۳۷	۵۹۳
Bealey v. Shaw	۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۸	۵۷۳، ۵۷۵ و ۵۷۷
Beamish v. Beamish	۳۰۹	۵۴۰
Beanland (Doe d.) v. Hirst	۳۵۶	۶۲۸
Beaufort (Duke.) v. Crawshay	۷۰	۱۱۷
Beaumont v. Perkins	۲۲۷	۳۹۱
Beck's Case	۳۴۸، ۳۴۲	۷۸۱ و ۷۹۸
Beckwith v. Sydebottom	۴۳۶	۷۷۲
Bedle v. Beard	۳۲۹	۵۷۸
Beech v. Jones	۲۰۹	۳۵۹

صہ ۲۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Belcher v. M'Intosh	۲۴۸	۴۲۸
Bellamy's Case	۲۰۸	۷۲۱
Belmore (Countess) v. Kent County Council	۳۶۴	۶۴۳
Bempde v. Johnstone	۳۶۰	۶۳۶
Benjamin, In re, Neville. v. Benjamin	۳۴۸	۶۱۴
Bennett v. Griffiths	۵۴۸	۹۸۵
Bennett v. Hartford	۱۷۸	۳۰۲
Bennison v. Jewison	۷۰	۱۱۷
Bent v. Baker	۱۳۰	۲۲۱
Berkeley Peerage Case	۱۷۳، ۴۲۱	۷۴۵، ۲۹۳
Berridge v. Ward	۳۶۳	۶۴۱
Berridge and Goodman's Case	۳۶۳	۶۴۱
Berryman v. Wise	۳۱۳، ۳۱۴	۵۵۰، ۵۴۸
Betty v. Dormer	۲۵۰	۴۳۲
Bessela v. Stern	۵۳۲	۹۵۷
Beverley's Case	۱۸۵	۳۱۵
Bewley v. Atkinson	۴۲۴	۷۵۱
Beynon, In the Goods of	۳۵۴	۶۲۵
Bickerton v. Walker	۲۷۴، ۳۴۶	۶۱۰، ۴۷۶
Bidder v. Bridges	۴۲۸	۷۵۸
Biddulph v. Ather	۳۲۴	۵۶۹
Bilbie v. Lumley	۲۹۸	۵۱۹
Birch v. Birch	۵۱۳	۹۲۱
Birchall v. Bullough	۲۱۵	۳۷۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Bird v. Brown	۲۷۸	۴۸۳
Bird v. Higginson	۵۵۹	۱۰۰۵
Birt v. Barlow	۳۰۹	۵۴۰
Blackborne v. Blackborne	۱۶۹	۲۸۶
Blackburn v. Mason	۲۱۳	۳۶۶
Blackham's Case	۵۰۸	۹۱۲
Blake v. Usborne	۳۲۹	۵۷۸
Blanchet v. Foster	۳۵۵	۶۲۷
Blandy's Case	۳۹۵	۶۹۹
Blandy-Jenkins v. Dunraven (Earl)	۴۲۳	۷۴۹
Blatch v. Archer	۳۰۷	۵۳۷
Blewett v. Tregoning	۳۲۲, ۳۳۰, ۳۳۲	۵۸۰, ۵۹۵, ۵۸۴
Bluck v. Gompertz	۵۴۷	۹۸۴
Blundell v. Catterall	۳۶۲	۶۴۰
Blurton v. Toon	۲۰۴	۳۵۰
Boardman v. Boardman	۱۶۹	۲۸۶
Boileau v. Rutlin	۴۶۵	۸۲۹
Bonelli, In the Goods of	۴۳۷	۷۷۴
Bonnard v. Perryman	۴۲۸	۷۵۸
Boorn's Case	۴۸۳	۸۶۵
Booth v. Millns	۵۵۹	۱۰۰۵
Boulter v. Peplow	۴۵۷	۸۱۴
Bowerman (Doe d.) v. Sybourn	۳۳۸, ۳۴۰	۵۹۹, ۵۹۵
Bowley (Doe d.) v. Barnes	۳۱۴	۵۵۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Boyle V. Tamlyn	۳۳۸	۷۹۶
Boyle v. Wiseman	۲۵۵، ۳۱۱ و ۷۰	۸۱۱، ۵۲۴ و ۱۱۷
Bradford's Case	۱۹۰، ۳۸۷	۶۸۵ و ۳۲۴
Bradlaugh v. De Rin	۲۱۴	۳۶۸
Brady v. Cubitt	۳۹۱	۵۰۷
Brandford v. Freeman	۵۵۹	۱۰۰۵
Brandon (Doe d.) v. Calvert	۳۴۷	۶۱۲
Breekon v. Smith	۴۶۰	۸۲۰
Bree v. Beck	۳۴۲	۵۶۵
Bree (Roe d.) v. Lees	۳۴۴	۶۰۳
Brembridge v. Osborn	۳۴۷	۶۱۳
Bremner v. Hull	۴۳۶	۷۵۴
Breton v. Cope	۳۰۵	۵۳۳
Bridger (Doe d.) v. Whitehead	۳۵۲	۴۳۹
Bridgwater Trustees v. Bootle-cum-Linacre	۳۶۲	۶۴۰
Briggs v. Wilson	۳۴۴	۶۰۷
Bright v. Walker	۳۲۵، ۳۲۹ / ۳۳۰، ۳۳۲	۵۷۳، ۵۶۱ / ۵۸۹، ۵۸۰
Brighton Ry. Co. v. Fairclough	۳۱۶	۵۵۶
Brinkman v. Matley	۳۶۳	۶۴۰
Bristol's (Earl) Case	۱۶۲	۳۹۱
Bristow v. Sequeville	۴۳۶	۷۷۴
Biritish American Telegraph Co. v. Colson	۳۱۲	۵۵۰
British Museum v. Finnis	۳۳۳	۵۸۶
Broad v. Pitt	۵۰۰	۸۹۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Brook's Case	۱۹۳،۵۱۸	۹۳۱،۳۲۹
Brookbard v. Woodley	۲۲۱	۳۱۸
Broughton v. Randall	۳۵۲	۶۲۲
Brown v. Brown	۳۴۳	۶۰۵
Brown v. Foster	۴۹۸	۸۹۴
" v. New Zealand (Att.-Gen.)	۳۶۵	۶۴۶
" v. Woodman	۴۰۷	۷۱۸
Brownsword v Edwards	۵۱۳	۹۲۲
Bruce v. Bruce	۳۶۰	۶۳۶
" v. Nicolopulo	۴۰۸	۷۲۱
Brune v. Thompson	۲۸۹،۳۲۹	۵۷۸،۵۰۳
" (Doe d.) v. Martyn	۳۴۰	۵۹۹
" (Roe d.) v. Rawlings	۲۲۲	۳۸۳
Brunswick (Duke) v. Hanover (King)	۳۵۹	۶۳۴
Bryan (Doe d.) v. Bancks	۴۷۰	۸۴۰
Bryant v. Foot	۲۹۱،۳۲۴	۵۶۹،۵۰۷
Bryce, In the Goods of	۲۱۹	۳۷۷
Buccleuch (Duke) v. Met. Board of Works	۱۸۰	۳۰۵
Bullivant. v. Victoria (Att.-Gen.)	۴۹۸	۸۹۴
Burdett (Doe d.) v. Wright	۳۳۸	۴۱۱
Burgess's Case	۵۵۳	۹۹۴
Burnaby v. Baillie	۳۱۰	۵۴۲
Buron v. Denman	۲۷۸	۴۸۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Burr v. Harper	۲۲۰،۲۲۱	۳۸۱و۲۷۹
Burrell v. Nicholson	۵۵۹	۱۰۰۵
Bursill v. Tanner	۲۰۰	۳۴۳
Barton v. Plummer	۲۰۹	۳۵۹
" v. Thompson	۲۸۹	۵۰۳
Bury v. Pope	۳۲۳	۵۶۸
Bury St. Edmonds witches' Case	۴۸۸	۵۷۸
Bushell's Case	۱۰۳و۱۰۴	۱۷۶،۱۷۴
Butler v. Ford	۳۱۴	۵۵۱
Butler v. Moore	۴۹۹،۵۰۰	۸۹۸،۸۵۶
Butler v. Mountgarrett (Lord)	۳۴۳،۳۴۱	۷۴۶،۶۰۵
" and Baker's Case	۲۷۶	۴۸۰
Buxton v. Cornish	۲۰۸	۳۵۷
Byerley v. Windus	۳۲۹	۵۴۹
Byrne v. Boadle	۲۸۵	۴۹۶
Byron (Lord) (Keene d.) v. Deardon	۳۳۸،۳۳۹	۵۹۸،۵۹۶
C. V. C.	۹۲	۱۵۴
Cadge, In the Goods of	۲۱۴	۳۶۸
Cadwalader (Doe d.) v. Price	۳۴۱	۶۰۱
Calcraft v. Guest	۳۰۱،۴۹۸	۸۹۲،۳۴۴
Calder v. Rutherford	۲۵۲	۴۳۶
Caldecott (Doe d.) v. Johnson	۲۴۸	۴۲۹
Call v. Dunning	۴۵۹	۸۱۸
Calvin's Case	۶۳و۶۵	۱۲۵،۱۰۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Camoys Peerage Case	۴۲	۷۴۸
Campbell v. Wilson	۳۲۶	۵۷۳
Canham v. Fisk	۳۲۱	۵۶۴
Canning's Case	۱۰۱	۱۷۰
Card v. Case	۸۳	۱۳۸
Carey v. Pitt	۲۱۹ و ۲۲۷	۳۷۸ و ۳۹۱
Carlisle (Mayor) v. Graham	۳۶۴	۶۴۴
Carmarthen & Cardigan Ry. Co. v. Manchester & Milford Ry Co.	۴۳۱	۷۶۴
Carnarvon (Earl) v. Villebois	۳۰۸	۵۳۹
Carpenter v. Buller	۴۶۶	۸۳۲
Carpenters' Co v. Hayward	۶۹	۱۱۵
Carratt v. Morley	۳۱۶	۵۵۴
Carsewell's Case	۲۲۹	۳۹۵
Carter v. Boehm	۴۳۶	۷۷۳
,, v. Jones	۵۵۷ و ۵۵۸	۱۰۰۱ و ۱۰۰۳
,, v. Murcot	۳۶۳	۶۴۰
,, v. Pryke	۲۳۵	۴۰۵
Cartwright v. Green	۱۱۶	۱۹۷
Cary v. Gerish	۳۰۵	۵۳۳
Cashill v. wright	۳۶۶	۶۴۸
Castrique v. Imrie	۵۱۱ و ۵۱۲	۹۱۸ و ۹۲۰
Castro v. Murray	۴۴۳	۷۸۷
,, v. Reg.	۴۲ و ۴۴۳	۷۰ و ۷۸۷

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Catherwood v. Caslon	۳۰۹	۵۴۱
Caunce v. Rigby	۳۱۶	۵۵۴
Chad v. Tilsed	۳۲۹	۵۷۸
Chamberlain (Rees d.) v. Lloyd	۳۱۳	۵۴۸
Champney's Case	۵۲۲،۵۲۳	۹۴۳،۹۴۱
Chandler v. Horne	۵۵۶	۱۰۰۰
Channing's Case	۴۶۸ و ۴۶۹	۸۳۷ و ۸۳۶
Chapman v. Beard	۳۳۸	۵۹۶
Chapman v. Monson	۳۲۲	۵۶۶
" v. Smith	۳۲۲	۵۶۶
Charnock v. Dewings	۵۵۶	۱۰۰۰
" v. Lumley	۵۴۶	۹۸۲
" v. Merchant	۵۴۲ و ۵۴۱	۹۷۵،۹۷۳
Charnock's Case	۹۹	۱۶۷
Chatterton v. India (Sec. of State)	۴۹۵ و ۴۹۶	۸۹۰ و ۸۸۸
Child (Doe d.) v. Roe	۵۴۷	۹۸۴
Chorlton v. Lings	۲۱	۳۴
Church (Doe d.) v. Perkins	۲۰۹	۳۵۹
Citizens' Bank of Louisiana v. First National Bank of New Orleans	۴۶۷	۸۳۴
Clack v. Clack	۵۵۳	۹۹۴
Clark v. Periam	۲۳۷	۴۰۹
Clarke v. Bradlaugh	۲۶۹،۱۵۸	۴۸۵،۲۶۸
" v. Hart	۴۶۷	۸۳۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Clayton v. Corby	۳۶۵	۶۴۴
Cleave v. Jones	۷۰، ۱۲۹، ۴۹۷	۱۱۷، ۲۱۵، ۸۹۲
Clegg v. Levy	۲۳	۳۸
Clipping's Case	۵۲۸	۹۵۰
Closmadeuc v. Carrel	۲۱۴	۳۶۸
Clunnes v. Pezzey	۲۴۷	۴۲۷
Cobbett v. Hudson	۱۷۶ و ۵۵۲	۲۹۸ و ۱۰۰۰
Cockman v. Farrer	۳۴۵	۶۰۸
Codling v. Johnson	۳۲۵	۵۷۱
Coggs v. Bernard	۳۶۶	۶۴۸
Cohen v. Hinckley	۳۶۲	۶۴۰
Colberg, In the Goods of	۳۴۳	۶۰۵
Cole v. Manning	۵۳۲	۹۵۸
Coleman's Case	۴۹۰	۸۲۹
Collins v. Blantern	۱۱۰ و ۴۹۸	۱۸۵ و ۸۳۶
" v. Collins	۴۸۶	۸۷۱
" v. Mortin	۴۶۳	۸۳۶
Collins' Case	۱۶۳	۲۹۳
Colls v. Home and Colonial Stores	۳۳۲	۵۸۵
Colsell v. Budd	۳۴۷	۶۱۳
Colt v. Dutton	۱۲۸ و ۱۵۲	۲۱۸ و ۲۵۷
Commonwealth v. Thurlow	۲۵۵	۴۴۰
" v. Webster	۳۷۷	۶۶۸
Compton's Case	۹۵	۱۶۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Constable v. Steibel	۲۲۸، ۲۲۹	۳۹۵، ۳۹۳
Constance v. Brain	۵۵۶	۱۰۰۰
Cook v. Hearn	۴۰۶	۷۱۸
Cook v. Neathercote	۵۵۶	۱۰۰۰
,, v. Soltau	۳۳۸	۵۹۶
Cook's Case	۴۷۱	۸۴۲
Coolgardie Goldfields, In re	۲۱۵	۳۷۰
Cooper v. Hubbock	۳۳۲	۵۸۴
,, v. Langdon	۵۱۰	۹۱۶
,, v. Slade	۸۲	۱۳۷
,, v. Turner	۳۴۷	۶۱۳
,, v. Wakley	۵۵۷، ۵۵۸	۱۰۰۳، ۱۰۰۱
Cope v. Cope	۵۰۶	۹۰۹
Copinger v. Norton	۴۸۶	۸۷۱
Coppock v. Bower	۲۱۵	۳۷۰
Cork v. Baker	۴۸	۸۰
Cornish v. Abington	۴۶۷	۸۳۴
Corporations' Case	۳۳۷	۵۹۴
Corven's Case	۳۲۹	۵۷۹
Cory v. Bretton	۴۵۹	۸۱۸
Cotton v. James	۵۵۷	۱۰۰۱
Cottrell v. Hughes	۳۴۰، ۳۴۱	۶۰۱، ۵۹۹
Courteen v. Touse	۵۶۲	۱۰۱۱
Cowan v. Milbourn	۱۵۰	۲۵۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Cowper v. Cowper (Earl)	۳۵۵	۴۴۰
Cox v. English Bank	۷۰	۱۱۷
Coye v. Leach	۳۵۲	۶۲۲
Crawford v. Crawford	۴۸۶	۸۷۱
Crawford Peerage Case	۴۰۹	۷۲۴
Crease v. Barrett	۳۱۹-۴۲۱	۵۶۰، ۷۴۵
Crerar v. Sodo	۵۵۲	۹۹۲
Creswick's Case	۱۶۰	۲۷۱
Crimes v. Smith	۳۳۷	۵۹۴
Crippen, Re	۵۱۱	۹۱۸
Crisp v. Anderson	۳۱۷	۵۵۶
Crispin' v. Doglioni	۴۲۲	۷۴۷
ص ۲۲- Croft v. Lumley	۴۵۰	۸۰۲
" v. (Doe d.) v. Tidbury	۳۶۵	۶۴۶
Cross v. Lewis	۳۲۳، ۳۲۸	۵۶۷، ۵۷۶
Coossley v. Lightowler	۳۳۵	۵۹۰
Crouch v. Hooper	۴۲۲	۷۴۷
Croughton v. Blake	۴۲۳، ۵۸۹	۷۴۹، ۱۰۵۳
Croxton v. May	۳۰۴	۵۲۷
Cubitt v. Porter	۳۶۴	۶۴۴
Curtis v. Curtis	۵۳۴	۹۶۱
" v. Wheeler	۵۵۷	۱۰۰۲
Cuthbertson v. Irving	۴۶۴	۸۲۸
Cuts v. Pickering	۱۶۹	۲۹۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
DA'COSTA v. Jones	۵۰۷	۹۱۰
Daines v. Hartley	۴۳۵	۷۷۱
Dalrymple v. Dalrymple	۳۴۲	۶۰۳
Dalston v. Coatsworth	۳۵۵	۶۲۷
Dalton v. Angus	۲۸۸	۵۰۱
Daly v. Thompson	۴۷۰	۸۳۹
Damaree & Purchase's Case	۴۱۷	۷۳۸
Dane v. Kirkwall (Lady)	۵۱۲	۹۲۰
Darby v. Ouseley	۴۵۳، ۵۵۵، ۵۶۰	۹۹۸، ۸۰۷، ۱۰۰۷
Dartmouth (Countess) v. Roberts	۳۳۸، ۲۸۷	۵۹۶، ۴۹۹
Darwin v. Upton	۳۲۹، ۳۲۷	۵۷۹، ۵۷۵
Davidson v. Cooper	۲۱۴	۲۶۸
Davies v. Lowndes	۴۲۱	۷۴۵
" v. Roper	۲۹۰	۵۰۵
" v. Stephens	۳۲۳	۵۶۷
Davis v. Dinwoody	۱۹۵	۲۷۹
" v. Lloyd	۴۲۴	۷۵۱
Dawes v. Hawkins	۳۳۵	۵۹۰
Dawkins v. Rokeby (Lord)	۱۱۴، ۴۹۵	۸۸۹، ۱۹۴
Dawson v. Norfolk (Duke)	۳۲۸	۵۷۷
Day v. Williams	۲۸۷، ۳۴۱	۶۰۱-۵۰۰
De Bode's (Baron) Case	۴۳۷	۷۷۵
De Compton's Case	۹۵	۱۶۰
De Haber v. Portugal (Queen)	۳۵۹	۶۳۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
De La Motte's Case	۲۱۸	۳۷۶
De Praslin's (Duc) Trial	۴۷۷	۸۵۵
Deakin v. Penniall	۲۱۴	۳۶۸
Deane v. Packwood	۱۷۴	۲۹۵
Delahunt's Case	۳۹۴	۶۹۸
Dempster v. Purnell	۳۱۶	۵۵۴
Devon Witches' Case	۴۸۸	۸۷۵
Dewdney v. Palmer	۸۴	۱۴۰
Dickson v. Evans	۲۵۲	۴۳۵
Digby v. Atkinson	۳۴۲	۶۰۳
Ditcham v. Bond	۳۳۶	۵۹۲
Dodd v. Norris	۲۳۷، ۲۳۹	۴۰۹، ۴۱۲
Doe d. France v. Andrews	۳۴۸، ۲۰۳	۳۴۸، ۶۱۳
" " Bryans v. Bancks	۴۷۰	۸۴۰
" " Bowley v. Barnes	۳۱۴	۵۵۱
" " Thomas v. Beynon	۵۸۹	۱۰۵۳
" " Lewis v. Bingham	۳۱۷	۵۵۶
" " James v. Brawn	۳۱۴	۵۵۱
" " Bather v. Brayne	۵۵۹	۱۰۰۵
" " Brandon v. Calvert	۳۴۷	۶۱۲
" " Tatum v. Catomore	۲۱۳	۳۶۷
" " Wilkins v. Cleveland (Morquis)	۳۱۳	۵۴۸
" " Hammond v. Cooke	۲۸۸، ۳۳۶	۵۰۱، ۵۹۲
" " Jenkins v. Davies	۲۲۳، ۷۰، ۲۲۹	۱۱۶، ۳۸۳، ۳۹۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Doe d. Lewis v. Davies	۳۱۳، ۳۲۸	۳۹۳، ۵۴۹
" " Lloyd v. Deakin	۳۴۸	۶۱۵
" " Fleming v. Fleming	۳۰۹	۵۴۱
" " Wartney v. Grey	۴۰۶	۷۱۸
" " Banning v. Griffin	۳۴۸	۶۱۴
" " Harrison v. Hampson	۳۶۳، ۲۹۱	۵۰۷، ۶۴۲
" " Putland v. Hilder	۳۳۶، ۳۳۵، ۳۴۰، ۳۳۹	۵۹۰، ۵۹۲، ۵۹۸، ۶۰۰
" " Beanland v. Hirst	۳۵۶	۶۲۹
" " George v. Jesson	۳۴۸	۶۱۵
" " Caldecott v. Johnson	۲۴۸	۴۲۸
" " Whittick v. Johnson	۳۶۵	۶۴۶
" " Barrett v. Kemp	۳۶۳	۶۴۲
" " Egremont (Lord) v. Langdon	۳۳۶	۵۹۸
" " Welsh v. Langfield	۲۴۶، ۷۸	۱۳۰، ۴۲۵
" " Brune v. Martyn	۳۴۰	۵۹۹
" " Griffin v. Mason	۳۱۷	۵۵۶
" " Mason v. Mason	۳۳۸	۵۹۶
" " Knight v. Nepean	۳۵۱	۶۲۰
" " Perry v. Newton	۲۲۲	۳۸۳
" " Shallcross v. Palmer	۲۱۴	۳۶۸
" " Pring v. Pearsey	۳۶۴، ۳۶۳	۶۴۲، ۶۴۴
" " Church v. Perkins	۲۰۹	۳۵۹
" " Cadwalader v. Price	۳۴۱	۶۰۱
" " Fishar v. Prosser	۳۱۱	۵۴۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Doe d. Newman v. Putland	۳۴۱	۶۰۱
" " Fenwick v. Reed	۲۸۷ و ۲۸۸ ۳۲۸	۵۰۰ و ۵۰۲ ۵۷۷
" " Roberts v. Roberts	۴۷۰	۸۴۰
" " Child v. Roe	۵۴۷	۹۸۴
" " Gilbert v. Ross	۲۰۰، ۲۷۸، ۲۷۷ ۴۰۷ و ۴۰۶ ۵۹۰	۱۲۸ و ۱۳۰ ۳۴۳، ۷۱۸ ۷۲۰ و ۱۰۵۵
" " Worcester Trustees v. Rowlands	۲۴۸ و ۵۵۹	۴۲۸ و ۱۰۰۵
" " Graham v. Scott	۳۳۸	۵۹۶
" " Hodsden v. Staple	۳۴۰، ۳۳۹	۵۹۸، ۶۰۰
" " Mudd v. Suckermore	۲۲۰ و ۲۱۹ ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۶ ۵۸۹ و ۲۳۰	۳۷۷، ۳۷۹ ۳۸۱، ۳۸۳ ۳۹۰، ۳۹۶ ۱۰۵۳
" " Bowerman v. Sybourn	۳۴۰ و ۳۳۸	۵۷۷ و ۵۹۹
" " Tilman v. Tarver	۲۲۳، ۲۲۲	۳۸۳ و ۳۸۵
" " Wright v. Tatham	۴۱۶	۷۳۶
" " Croft v. Tidbury	۳۶۵	۶۴۶
" " Patteshall v. Turford	۴۲۴ و ۳۴۵	۶۰۸، ۷۵۱
" " Norton v. Webster	۱۲۶	۲۱۵
" " Bridger v. Whitehead	۲۵۴	۴۳۹
" " Dunraven (Earl) v. Williams	۳۳۶ و ۳۶۳	۵۹۲، ۶۴۲
" " Oldham v. Wooley	۳۳۸	۵۹۶
" " Burdett v. Wright	۳۳۸	۵۹۶
" " Shewen v. Wroot	۲۸۷	۵۰۰
Donellan's Case	۳۹۵ و ۳۷۸ ۴۱۴	۶۷۱ و ۷۰۰ ۷۸۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Doue's Case	۳۹۶	۷۰۲
Douglas v. Sougall	۳۶۱	۶۳۸
Douglas Case	۳۰۲و۳۵۷	۶۳۱،۵۲۸
Doyle v. City of Glasgow Life, & Co.	۳۵۱	۶۲۰
Du Barre v. Livette	۴۹۷و۴۹۹ ۵۰۰	۸۹۶،۸۹۲ ۸۹۸
Du Moulin's Case	۱۹۱	۳۳۴
Dublin etc. Railway Company v. Slattery	۶۹	۱۱۵
Dudgeon v. Pembroke	۳۶۱	۶۳۸
Dunbar v. Parks,	۱۷۸	۳۰۲
Duncombe v. Daniell	۸۱	۱۳۵
Dunlop v. Higgins	۳۴۴	۶۰۷
Dunlop's Case	۴۸۹	۸۷۷
Dunn v. Packwood	۱۷۴و۱۷۵	۲۹۵،۲۹۷
Dunraven (Earl) (Doe d.) v. Williams	۳۳۶ ۳۶۳	۵۹۲ ۶۴۲
Dunraven (Lord) v. Llewellyn	۴۲۰	۷۴۳
Dwyer v. Collins	۴۰۶و۴۹۸ ۵۹۰	۷۱۸و۸۹۴ ۱۰۵۵
Dyer v. Best	۲۰۹	۳۵۹
Dymoke's Case	۱۶۰	۲۷۱
Dysart Peerage Case	۴۲۲	۷۴۷
EAGLETON v. Kingston	۲۱۸و۲۲۱ ۲۲۹	۳۸۱،۳۷۶ ۳۹۵
Earl d. Goodwin v. Baxter	۳۳۸و۳۱۳	۵۹۶و۵۴۹
Earle v. Picken	۴۹۱	۸۸۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Eberall (Roe d.) v. Lowe	۳۳۹	۵۹۸
Edelstein v. schuler	۲۳۳	۴۰۲
Edie v. Kingsford	۴۲۴	۷۵۱
Edmonds v. Walter	۵۶۲	۱۰۱۱
Edwards v. Crook	۳۴۴	۶۰۷
Edwards v. Jones	۵۵۹	۱۰۰۵
" v. Matthews	۱۱	۱۷
" v. Reg	۲۷۹	۴۸۵
Egremont (Doe d) v Langdon	۳۴۰	۶۰۰
Eldridge v. Knott	۳۳۶، ۳۳۵	۵۹۴، ۵۹۰
Elkin v. Janson	۲۵۳	۴۳۷
Elliot's Case	۴۸۸	۸۷۵
Elmes v. Ogle	۴۰۰	۷۰۸
Emery v. Grocock	۳۴۰	۵۹۹
England v. Wall	۳۶۵	۶۴۶
England d. Syburn v. Slade	۳۳۸	۵۹۶
Essex Witches' Case	۴۸۸	۸۷۵
Evans v. Bicknell	۳۴۰، ۳۳۹	۶۰۰، ۵۹۸
Evans v. Evans.	۵۷، ۱۱۶ ۱۲۲، ۱۶۹ ۱۸۴، ۳۷۳ ۳۸۲، ۵۷۶	۲۰۳، ۹۶ ۲۸۶، ۲۰۸ ۶۵۹، ۳۲۳ ۱۰۳۳، ۹۷۷
Everett v. Lownham	۵۵۶	۱۰۰۰
Everingham v. Roundel	۴۰۶	۷۱۸
Exall v. Partridge	۴۰۶	۷۱۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
FACHINA v. Sabine	۱۲۸	۲۱۸
Faith v. Mc Intyre	۵۵۲	۹۹۲
Falmouth (Earl) v. Roberts	۲۰۴ و ۲۱۳	۳۵۰، ۳۶۷
Fanshaw's Case	۵۲۰	۹۳۵
Farman v. Smith	۵۳۳	۹۵۹
Farrar v. Beswick	۳۴۵	۶۰۸
Faulder v. Silk	۵۱۲	۹۲۰
Faulkiner v. R.	۵۹۰	۱۰۰۵
Fenwick v. Bell	۴۳۶	۷۷۳
Fenwick (Doe d.) v. Reed	۲۸۷، ۲۸۸ ۳۲۸	۴۹۹، ۵۰۱ ۵۷۷
Fernandez, Ex Parte	۱۱۷، ۱۱۹ ۱۲۰	۱۹۹، ۲۰۳ ۲۰۵
Ferrers (Lord) v. Shirley	۲۱۹	۳۷۷
Finch v. Finch	۳۴۳	۶۰۵
Findon v. Parker	۴۷۰	۸۳۹
Fishar (Doe d.) v. Prosser	۳۱۱	۵۴۴
Fisher v. Graves (Lord)	۳۲۴	۳۸۶
,, v. Ronalds	۱۱۶، ۱۱۷ ۱۱۹	۱۹۷، ۱۹۹ ۲۰۳
,, v. Samuda	۴۰۶	۷۱۸
Fitter's Case	۱۸۹	۳۲۲
Fitzwalter Peerage Case	۲۲۳، ۲۲۶ ۲۲۸	۳۸۵، ۳۹۰ ۳۹۳
Fleming v. Bank of New Zealand	۴۶۸	۸۳۶
Fleming (Doe d.) v. Fleming	۳۰۹	۵۴۱
Flemish Parson's Case	۱۹۳	۳۲۹
Foakes v. Beer	۴۹	۸۲

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Folkes v. Chadd	۴۳۶	۷۷۳
Ford v. Elliot	۴۵۴	۸۰۹
Foster v. Allenby	۲۹۰	۳۹۵
Foster v. Steele	۱۱	۱۷
Foster's Will	۱۷۸	۳۰۲
Fowler v. Coster	۵۵۷	۱۰۰۱
France (Doe d.) v. Andrews	۲۰۳ و ۳۴۸	۶۱۴, ۳۴۸
Fray v. Blackburn	۳۰۸	۵۳۹
Freeman v. Cooke	۴۶۸ و ۴۶۷	۸۳۴, ۸۳۶
Frith v. Frith	۴۴۲	۷۸۴
Fuller, In the Goods of	۳۱۷	۵۵۶
Fuller v. Lane	۳۲۹	۵۷۸
Fursdon v. Clogg	۴۲۴	۷۵۱
GANDY v. Macaulay, In re Garnett	۵۳۳ و ۵۸۸	۱۰۵۱, ۹۵۹
Garnet's Case	۵۰۲	۹۰۱
Garnet, In re: Gandy v. Macaulay	۵۳۳ و ۵۸۸	۹۵۹, ۱۰۵۱
Garrard v. Tuck	۳۴۰	۵۹۹
Garrells v. Alexander	۲۱۸	۳۷۶
Gaskill v. Gaskill	۳۰۳	۷۱۳
Gaskill v. Skene	۴۵۵	۸۱۱
Gathercole v. Miall	۴۰۵ و ۴۰۴	۷۱۶, ۷۱۴
Geach v. Ingall	۵۸۹ ۵۵۹ و ۲۴۸	۱۰۵۳ ۴۲۸, ۱۰۰۵
Gee v. Ward	۴۲۲	۷۴۷
George v. Surrey	۲۱۸	۳۷۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
George v. Thyer, In re shephard	۳۰۹	۵۴۱
„ (Doe d.) v. Jesson	۳۴۸	۶۱۴
Gibson v. Clark	۲۸۸ و ۲۸۷، ۳۳۷، ۳۲۹	۵۰۰ و ۵۰۳، ۵۷۹ و ۵۹۴
„ v. Hall, In re Aldersey	۳۵۱	۶۲۰
„ v. King	۳۴۴	۶۰۷
„ v. Muskett	۲۹۰	۵۰۵
„ v. Small	۳۶۱	۶۳۸
Gilbert v. Endean	۴۲۷	۷۵۶
„ (Doe'd.) v. Ross	۷۸ و ۲۰۰، ۴۰۶، ۴۰۷ و ۵۹۰	۱۳۰ و ۳۴۳، ۷۱۸ و ۷۲۰، ۱۰۵۵
Giles v. Hill	۴۰۹	۷۲۴
Goodman v. Cotherington	۴۹۷	۸۹۲
Goodrich, In re: Payne v. Bonnett.	۱۰۴	۱۷۶
Goodtitle d. Revett v. Braham	۲۲۵، ۲۲۷	۳۸۸، ۳۹۱
„ Baker v. Milburn	۳۴۳	۶۰۵
„ Norris v. Morgan	۳۳۶	۵۹۸
Goodwin v. Gibbons	۲۸۹	۵۰۳
Goodwin (Earl d.) v. Baxter	۳۱۲ و ۳۳۸	۵۴۹ و ۵۹۶
Goodwright d. Stevens v. Moss	۵۰۷	۹۱۰
Gore v. Gibson	۴۶۰	۸۲۰
Gould v. Lakes	۲۰۶	۳۵۴
Gouraud v. Edison	۴۹۸	۸۹۴
Gowdie's Case	۴۸۹	۸۷۷
Graham v. Sutton	۵۴۷	۹۸۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Graham (Doe d.) v. Scott	۳۳۸	۵۹۶
Gray v. Bond	۳۲۸ و ۳۳۰	۵۹۶, ۵۷۷
Green v. Brown	۳۶۲	۶۴۰
Green's Case	۳۷۴	۶۶۴
Greenough v. Eccles	۵۶۸	۱۰۳۱
" v. Gaskell	۴۹۷	۸۹۲
Gregg v. wells	۴۶۷	۸۳۴
Grellier v. Neale	۳۱۶	۵۵۴
Griffin (Doe d.) v. Mason	۳۱۷	۵۵۶
Griffith v. Matthews	۳۲۹	۵۷۹
" v. Williams	۲۲۲	۳۸۳
Griffits v. Ivery	۲۲۶	۳۹۰
Grigg's Case	۱۶۶	۲۸۱
Grindell v. Brendon	۳۱۵	۵۵۲
Grose v. West	۳۶۳	۶۴۲
Guernsey (Lord) v. Rodbridges	۳۲۶	۵۷۳
Gurney v. Langlands	۲۲۷	۳۹۱
HADFIELD'S CASE	۸۲ و ۱۷۳	۲۹۳, ۱۳۷
Haines v. Guthric	۴۲۲	۷۴۷
Haire v. Wilson	۲۷۲, ۲۹۲	۵۱۱, ۴۷۳
Haldane (Roe d.) v. Harvey	۳۶۸ ۳۵۵	۶۵۲ ۶۲۷
Hale v. Oldroyd	۳۳۶	۵۹۲
Hall v. Ball	۴۰۶	۷۱۸
Hall v. Swift	۳۲۸	۵۷۷

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Hallett Cousens	۵۶۲	۱۰۱۱
Hallifax v. Lyle	۴۶۸	۸۳۶
Hammond (Doe d.) v. Cooke	۲۸۸ و ۳۳۶	۵۹۲، ۵۰۱
Harding v. Williams	۴۱۲	۷۲۹
Hardon v. Hesketh	۳۴۲	۶۰۳
Hardwick v. Coleman	۷	۱۱
Harman's Case	۲۵۸	۴۴۶
Harmood v. Oglander	۲۸۷-۲۸۸	۵۰۱-۴۹۹
Harnett, In re	۵۳۳	۹۵۹
Harper v. Charlesworth	۳۳۴	۵۸۸
Harris v. Wilson	۲۷۳ و ۲۹۳ ۳۶۸	۵۱۱، ۴۸۳ ۷۵۲
Harrison v. Cage	۵۳۲- ۴۸	۹۵۸ و ۸۰
,, v. Southhampton (Mayor)	۵۱۳ و ۳۰۹	۹۲۲، ۵۴۱
,, (Doe d.) v. Hampson	۳۹۱ و ۳۶۳	۶۴۲، ۵۰۷
Harrod v. Harrod	۳۰۹	۵۴۱
Hart v. Hart	۲۱۴ و ۴۰۴	۷۱۴، ۳۶۸
Harvey v. Mitchell	۴۰۰	۷۰۸
,, v. Towers	۲۵۰	۴۳۲
Harvic v. Rogers	۳۳۶	۵۹۲
Harwood v. Goodright	۳۵۶	۶۲۹
Hasselden v. Bradney	۳۳۷	۵۹۴
Hastings Peerage Case	[illegible]	۱۸
Hawkes v. Salter	۳۴۵	۶۰۸
Hawkesworth v. Showler	۱۶۵	۲۷۹

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Haynes v. Haynes	۳۰۲	۵۲۷
Haysleep v. Gymer	۴۵۵	۸۱۱
Headlam v. Headley	۳۶۳	۶۴۲
Heidon v. Ibgrave.	۹۷	۱۶۳
Hemmings v. Rabinson	۴۳۲	۷۶۶
Henderson v. Broomhead	۱۱۴	۱۹۴
Hendy v. Stevenson	۳۲۶	۵۷۳
Hetherington v. Hetherington	۳۱۰	۵۴۲
" v. Kemp	۳۴۵	۶۰۸
Hibberd v. Knight	۳۰۰, ۴۹۷	۸۹۲, ۳۴۳
Hick v. Keats	۲۹۴, ۳۰۴,	۵۳۱, ۵۱۲
Hickman v. Berens	۱۷۷	۳۰۰
Higham v. Ridway	۱۰۱, ۴۲۳	۷۴۹, ۱۷۰
Hill v. Morse	۵۱۱	۹۱۸
Hill v. Smith	۳۲۵	۵۷۱
Hillary v. Waller	۳۴۱, ۳۳۹	۶۰۱, ۵۹۷
Hiscock, In the Goods of	۲۰۷	۳۵۵
Hitch v. Mallett	۴۹۶	۸۹۰
Hitchins v. Eardley	۴۲۱	۷۴۵
Hodgson, In re	۵۳۳	۹۵۹
Hodsden (Doe d.) v. Staple	۳۴۰, ۳۳۹	۹۷۱, ۹۶۹
Holcroft v. Heel	۳۲۶	۵۷۳
Holford v. Bailey	۳۶۴	۶۴۴
Hollingham v. Head	۲۳۵	۴۰۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Holman, Ex parte	۳۴۰	۵۹۹
Holman v. Johnson	۴۶۹	۸۳۷
Holmes v. Bellingham	۳۶۳	۶۴۲
Horn v. Noel	۲۰۹	۳۹۵
Hornblower Peaceable d.) v. Read	۳۱۱	۵۴۴
Horne's Case	۳۰۷	۵۳۷
Household fire & Co. v. Grant	۳۴۴	۶۰۷
Houstman v. Thornton	۳۶۲	۶۴۰
How, In the Goods of	۳۴۸	۶۱۴
Howard v. Beale	۴۱۳	۷۳۱
Howard v. Hudson	۴۶۷	۸۳۴
" v. Smith	۴۵۷	۸۱۴
Howes v. Bishop	۳۶۵	۶۴۵
Howser v. Commonwealth	۱۷۸	۳۰۲
Hubbard v. Lees	۴۲۲	۷۴۷
Hubert's Case	۴۸۵	۸۶۹
Huckman v. Fernie	۲۴۸و۵۵۹	۴۲۸و۱۰۰۵
Huckvale, In the goods of	۳۱۷	۵۵۶
Hudson v. Roberts	۸۳	۱۳۹
Hudson's Case	۲۰۴	۳۵۰
Hughes v. Rogers	۲۲۶	۳۸۹
Hughes v. Thorpes	۴۶۰	۸۲۰
Hughes v. vargas	۴۹۲	۸۸۲
Hull (Mayor) v. Horner	۳۲۷و۳۲۹ ۳۳۷	۵۷۵و ۵۷۸و ۵۹۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Hunt v. Hewitt	۵۴۷	۹۸۴
Hunt v. Hunt	۲۰۶	۳۵۴
Hunt v. Massey	۳۴۳	۶۰۵
Hunter, The	۳۶۰	۶۳۶
Hyatt v. Griffiths	۳۴۲	۶۰۳
INMAN v. Whormby	۳۳۷	۵۹۳
Ipswich Dock Commissioners v. St. Peter's	۳۶۲	۶۴۰
Isac v. Clerke	۳۱۳	۵۴۸
JACKSON v. Irvin	۳۲۶	۶۱۰
Jackson v. Smithson	۸۳	۱۳۸
Jackson v. Thomason	۲۰۴ و ۵۶۸	۱۰۲۱ و ۳۵۰
Jacobs v. Layborn	۸۴ و ۱۲۲ و ۱۲۷	۱۴۰ و ۲۱۵ و ۲۱۷
James v. Heward	۳۱۶	۵۵۴
James v. Salter	۵۵۷	۱۰۰۱
" (Doe d.) v. Brawn	۳۱۴	۵۵۰
Jarvis v. Dean	۳۳۴	۵۸۸
Jayne v. Price	۲۹۱ و ۲۹۲	۵۰۹ و ۵۰۷
Jenkins v. Harvey	۲۸۹ و ۲۹۰	۵۰۵ و ۵۰۳
Jenkins (Doe d.) v. Davies	۳۲۲	۵۶۶
Jenning's Case	۲۲۲ و ۲۲۶	[illegible] و ۳۸۲ و ۳۹۰
Jewison v. Dyson	۱۹۱	۳۲۵
Johanna Emilie, The	۱۳۱۹	۵۷۸
Johnson v. Barnes	۳۶۰	۶۳۶
	۵۱۹	۵۲۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Johnson v. Mason	۴۵۹	۸۲۰
Johnson v. St. Peter's	۳۴۲	۶۰۳
„ (Roe d.) v. Ireland	۳۳۷ و ۳۲۹	۵۷۸ و ۵۹۳
Jones v. Perry	۴۱۹	۷۴۲
Jones v. Straud	۲۱۰	۳۶۱
Jones v. Tarleton	۴۰۸	۷۲۴
Jones v. Yates	۴۶۹	۸۳۷
Jones' Case	۲۳۴	۴۰۳
KAYE v. Waghorn	۲۱۰	۳۶۱
Kearney v. L. B. & S. C. Ry. Co.	۲۸۵	۴۹۵
Kearsley v. Phillips	۵۴۷	۹۸۴
Keen v. Keen	۳۴۳	۶۰۵
Keene d. Byron (Lord) v. Deardon	۳۳۹ و ۳۳۸	۵۹۵ و ۵۹۷
Kelly v. Solari	۴۶۱	۸۲۲
Kempshall v. Holland	۱۷۷	۳۰۰
Kennedy v. Dodson	۲۳۵	۴۰۵
Kenrick v. Taylor	۳۲۹	۵۷۹
Kilgore v. Buckley	۲۳	۳۸
King v. Cole	۴۵۷	۸۱۴
King v. Francis	۲۳۷	۴۰۹
Kingsmill v. Millard	۳۶۵	۶۴۵
Kingston's (Duchess) Case	۴۶۳ و ۴۲۹، ۴۹۸ و ۴۶۴، ۵۱۰ و ۵۰۸، ۵۱۳	۷۶۰ و ۸۲۶، ۸۲۸ و ۸۹۴، ۹۱۲ و ۹۱۶، ۹۲۲
Kirchner v. Venus	۲۱۲	۳۶۴
Knight v. Adamson	۳۳۸	۵۹۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Knight v. Barber	۲۰۹	۳۵۹
Knight v. Clements.	۲۱۳	۳۶۷
" (Doe d.) v. Nepean	۳۵۱	۶۲۰
Knill v. Hooper	۳۶۱	۶۳۸
Kops v. Reg.	۵۴۲، ۵۳۹	۹۷۵، ۹۷۰
Koster v. Innes	۳۶۴	۶۴۰
Kugh v. Weston	۳۴۴	۶۰۷
Kurtz v. Spence	۵۸۹	۱۰۵۳
Kutti v. Chatapan	۴۸۹	۸۷۷
LADE v. Holford	۳۳۹	۵۹۸
Lafone v. Griffin	۴۰۶	۷۱۸
Lainson v. Tremere	۴۶۶	۸۳۲
Lancaster's (Earl) Case	۱۷۲	۲۹۱
Langham v. Thompson, In re Thompson	۳۰۹	۵۴۱
Langhorn's Case	۹۹، ۵۶۵	۱۰۱۶، ۱۶۷
Lapsley v. Grierson	۲۹۷، ۳۰۶	۵۳۵، ۵۱۰
Latless v. Homles	۲۹۸	۵۱۹
Laud (Archbishop) case	۹۷	۱۶۳
Lauderdale Peerage Case	۴۲۱	۷۴۵
Lawless v. Queale	۴۵۷، ۴۵۸	۸۱۶، ۸۱۴
Lawrence v. Hitch	۲۸۹، ۳۲۲	۵۶۶-۵۰۳
Lawrence v. Obee	۳۳۶	۵۹۲
Laws v. Rand	۳۴۴	۶۰۷
Lawton v. Sweeney	۲۴۷	۴۲۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Le Brun's Case	۱۹۲	۳۲۷
Leach v. R	۵۴۲	۹۷۵
Leach v. Simpson	۸۱، ۳۰۸	۳۵۷، ۱۳۵
Leaconfield v. Lonsdale	۳۲۳	۵۶۷
Leeds v. Cook	۳۵۶	۶۲۹
Leete v. Gresham Life etc. Society	۲۴۸، ۳۰۶، ۵۵۹	۵۳۵، ۴۲۸، ۱۰۰۵
Lefroy's Case	۵۵۵	۹۹۸
Legat's Case	۳۰۱	۵۲۵
Legh v. Hewitt	۳۴۲	۶۰۳
Leighton v. Leighton	۲۰۷ و ۲۰۸	۷۲۲، ۳۵۵
Lewes, Trust, in re	۳۵۱	۶۲۰
Lewis v. Davison	۳۰۸	۵۳۹
Lewis v. Sapio	۲۱۸	۳۷۶
,, (Doe d) v. Bingham	۳۱۷	۵۵۶
,, (,, ,,) v. Davies	۲۸۸، ۳۱۳	۵۴۸ و ۵۰۱
Ley v. Barlow	۵۴۶	۹۸۲
Leyfield's Case	۴۰۸	۷۲۲
Liebman v. Pooley	۴۰۶	۷۱۸
Liford's Case	۲۷۷	۴۸۲
Liggins v. Inge	۳۳۶	۶۴۷
Lisburne (Earl) v. Davies	۳۶۵	۲۸۶
Lister v. Perryman	۷۰	۱۱۷
Livett v. Wilson	۳۲۸	۵۷۷
Lloyed (Doe d.) v. Deakin	۳۴۸	۶۱۳
London & Globe Corporation v. Kaufman	۱۱۳	۱۹۲

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Long v. Hodges	۳۰۲	۵۲۷
Lopez v. Andrews	۳۲۷	۵۹۴
Lord v. Sidney Commissioners	۳۶۳	۶۴۲
Lovell v. Smith	۳۳۶	۵۹۲
Lowe v. Carpenter	۳۲۳	۵۸۵
„ v. Jolife	۲۰۴ و ۹۴	۱۵۸، ۳۵۰
Lucas v. Novisilienski	۳۴۷	۶۱۲
Lucas v. Williams	۳۹۹ و ۲۱۷	۳۷۴، ۷۰۶
Lumley's (Lord) Case	۹۶	۱۶۱
Lush v. Russel	۲۵۷	۴۴۴
Luttrell v. Reynell	۹۷	۱۶۳
Lyle v. Elwood	۳۰۹	۵۴۱
Lynch v. Clarke	۴۱۰ و ۴۰۸	۷۲۳، ۷۲۵
Lynes v. Lett	۳۲۲	۵۶۶
Lynn (Mayor) v. Turner	۲۹۳	۵۱۱
Lyon v. Reed	۴۶۶	۸۳۲
McATTEE v Hogg	۵۴۲	۹۷۵
McCannon v. Sinclair	۳۱۳	۶۴۲
Macclesfield's (Earl) Case	۱۷۹	۳۰۳
Macdonnell v. Evans	۴۱۴ و ۷۸	۱۳۰، ۷۳۳
ص ۳۶ McGahey Alston	۳۱۴، ۳۱۳	۵۴۸، ۵۵۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
McGregor v. Topham	۵۲۶	۹۴۶
Machu v. L. & S. W. Ry. Co.	۴۶۳	۸۲۶
McKain v. Love	۱۷۸	۳۰۲
McNeillie v. Acton	۱۶۸و۸۵	۱۴۲و۲۸۴
Madan v. Catanach	۱۵۰و۲۳۹ ۱۵۴	۲۱۹و۲۵۴ ۲۶۶
Mohalm v. McCullagh	۵۳۳	۹۵۹
Makin v. Att.-Gen. for New South Wales	۲۳۶	۴۰۷
Malcolmson v. O'Dea	۳۶۲و۳۳۸	۵۹۵و۵۶۴ ۷۸۲
Man v. Cary	۴۲۳ ۴۱۰	۷۲۵
Manley v. Shaw	۱۷۸	۳۰۲
Mansell v. Clements	۷	۱۱
,, ,, v Reg	۱۲۶	۲۰۵
Mansfield's Case	۱۸۵	۳۱۵
Marine Investment Co. v. Heaviside	۲۱۴	۳۶۸
Marks v. Beyfus	۴۹۶	۸۹۰
Marriage v. Lawrence	۴۵۲	۸۰۵
Marriot v. Hampton	۵۱۲	۹۲۰
Marshall v. Ulleswater Steam & Co.	۳۶۴،۳۶۳	۶۴۲و۶۴۴
Martindale v. Faulkner	۳۰۱	۵۲۵
Mason v. Motor Traction Co.	۲۱۵	۳۷۰
Mason (Doe d.) v. Mason	۳۳۸	۵۹۴
Master v. Miller	۳۰۹	۷۲۴
Matthews, In the goods of	۳۴۸	۶۱۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Maugham v. Habbard	۲۰۹	۳۵۹
May v. Burdett	۸۳	۱۳۸
May v. Hawkins	۱۱۵	۱۹۶
Meath (Bishop) v. Winchester (Marquis)	۴۲۳	۷۴۹
Meddowcroft v. Hugenin	۵۱۳	۹۲۲
Mee v. Reid	۱۵۲	۲۵۸
Melhuish v. Collier	۵۶۲	۱۰۱۷
Mellor v. Walmesley	۴۲۴	۷۵۱
Mercer v. Denne	۲۰۲	۳۴۶
" v. Whall	۵۵۸، ۵۵۹	۱۰۰۵، ۱۰۰۳
" v. Woodgate	۳۳۳	۵۸۹
Merrick v. Wakley	۲۰۳	۳۴۸
Metropolitan Ry. Co. v. Wright	۲۹۰	۵۰۵
" Saloon etc. Co. v. Hawkins	۵۴۶	۹۸۲
Metters v. Brown	۳۱۹	۵۶۰
Mexican etc. Co., In re; Ex parte Aston	۱۱۷	۱۹۹
Michell v. Williams	۶۹	۱۱۵
Middleton v. Barned	۲۹۴	۵۱۳
Midiand Ry. Co. v. Bromley	۲۴۶	۴۲۵
Mildrone's Case	۱۵۲	۲۵۸
Miles v. Rose	۲۹۳	۵۱۱
Miles' Case	۳۷۶	۶۶۶
Millor v. Heinrick	۲۳	۳۸
Miller v. Salomons	۱۲۹	۲۲۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Mills v. Barber	۲۴۸	۴۲۸
Milne v. Leister	۴۱۹	۷۴۱
Milnes v. Duncan	۲۹۸	۵۲۰
Mitchell v. Newhall	۳۴۳	۶۰۵
" v. Reynolds	۳۶۶	۶۴۷
Molton v. Camroux	۴۶ و ۱۸۵	۳۱۵ و ۸۲۰
Monke v. Butler	۳۰۸	۵۳۹
Montefiori v. Montefiori	۴۷۰	۸۴۰
Montreal Bank v. Steuart	۳۶۵	۶۴۶
Moore v. Bullock	۳۲۲	۵۶۶
" v. Rawson	۳۳۶	۵۹۲
More's Case	۱۷۴	۲۹۵
Moreton v. Horton	۳۴۷	۶۱۳
Morgan, Ex Parte; In re Simpson	۴۶۶	۸۳۲
" v. Curtis	۳۲۹	۵۷۹
" v. Evans	۴۵۵	۸۱۱
" v. Whitmore	۳۴۳	۶۰۵
Moriarty v. L. C. & D. Ry. Co.	۳۵۵، ۴۵۷، ۵۹۶، ۵۹۷	۶۲۹، ۶۲۷، ۱۰۵۸، ۱۰۱۹
Morris v. Davies	۳۱۰ و ۳۱۱	۵۴۴، ۵۴۳
" v. Edwards	۲۰۰	۳۴۳
" v. Miller	۳۰۹	۵۴۱
Morrison v. Lennard	۱۳۴	۲۲۸
Morrow v. Morrow	۵۴۴	۹۶۱
Mortimer v. Craddock	۳۵۴	۶۲۵
" v. M'Callan	۴۰۸ و ۴۱۰	۷۲۵، ۷۲۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Mortimer v. Mortimer	۴۸۵	۸۶۹
Moterham v. Eastern Counties Ry Co.	۲۹۹	۵۲۱
Motz v. Moreau	۳۴۷	۶۱۴
Moysey v. Hillcoat	۳۳۸	۵۹۶
Mudd (Doe d.) v. Suckermore	۳۱۹، ۳۲۰ تا ۳۲۲، ۳۲۶، ۳۳۰، ۵۸۹	۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۳، ۳۹۰، ۳۹۶، ۱۰۵۳
Mundell, In re: Fenton v. Cumberlege	۳۳	۵۵
Munro v. Vandam	۳۶۱	۶۳۸
Murray v. Gregory	۴۵۷	۸۱۴
" v. Malm	۴۷۰	۸۴۰
" v. Milner	۵۰۷	۹۱۰
NEELD v. Hendon Urban Council	۳۶۴	۶۴۴
Neilan v. Hanny	۱۶۰	۲۷۱
Nelson (Earl) v. Bridport (Lord)	۴۳۷	۷۷۵
Nelthrop v. Johnson	۴۰۹	۷۳۴
Neville, In the goods of	۲۰۷	۳۵۵
" v. Benjamin, In re, Benjamin,	۳۴۸	۶۱۴
New London Credit Syndicate v. Neale	۲۰۸	۳۵۷
Newcastle Pilots v. Bradley	۲۸۹	۵۰۳
Newman (Doe d.) Putland	۳۴۱	۶۰۱
Newton v. Harland	۵۸۵	۱۰۴۷
Newton v. Ricketts	۲۲۸، ۵۸۹	۳۹۳، ۱۰۵۳
Nicholls v. Dowding	۵۶۲	۱۰۱۱
Noell v. Wells	۵۱۳	۹۲۲
Norbury v. Meade	۳۳۶، ۳۳۷	۵۹۲، ۵۹۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Norden v. Williamson	۸۴	۱۴۰
Norden's Case	۳۵۵	۶۲۷
Norkott's Case	۱۸۷، ۳۹۹	۷۰۲، ۳۱۹
Norman v. Beaumont	۴۹۷	۸۹۳
Normanshaw v. Normanshaw	۵۰۱	۹۰۰
Norris (Goodtitle d.) v. Morgan	۳۳۹	۵۹۸
North Eastern Ry. Co. v. Hastings	۲۱۳	۳۶۶
Norton (Doe d.) v. Webster	۱۲۹	۲۱۵
Nugent v. Smith	۳۶۹	۶۴۸
OAKES v. Wood	۸۳	۱۳۸
Oates' Case	۴۶۸، ۴۶۹، ۵۱۱	۸۳۰، ۸۳۶، ۹۱۸
O'Connor v. Morjoribanks	۱۹۵	۳۷۹
Oldham (Doe d.) v. Woolley	۳۳۸	۵۹۶
Omichund (or omychund) v. Barker	۷۲، ۷۳، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۵۳، ۱۴۱، ۱۷۱	۱۲۶، ۱۲۲، ۲۲۰، ۲۱۸، ۲۵۹، ۲۴۴، ۲۸۹
Ommanney v. Stillwell	۳۴۸	۶۱۴
Oppenheim, In the goods of	۲۲۸	۳۹۳
Osborn v. London Dock Co.	۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۹، ۵۸۶	۱۹۹، ۱۹۷، ۱۰۴۹، ۲۰۳
,, v. Thompson	۲۴۸	۴۲۸
Osborne v. Hargrave	۱۲۳	۲۰۹
Oshey v. Hicks	۳۴۴	۶۰۷
Oswald v. Leigh	۳۴۷	۶۱۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Oxford's Case	۱۷۳	۲۸۹
PADDOCK v. Forrester	۴۵۹، ۳۲۴، ۵۸۹	۵۶۹، ۸۱۸، ۱۰۵۳
Palmer v. Crowle	۴۹۷	۸۹۲
" v. Grand Junction Ry Co	۳۶۶	۶۴۸
" v. Newell	۳۴۳	۶۰۵
Panton v. Williams	۶۹	۱۱۵
Papendick v. Bridgwater	۴۲۳	۷۴۹
Parker v. Leach	۳۲۹	۵۷۹
" v. Potts	۳۶۱	۶۳۸
Parkhurst v. Smith	۳۱۷	۵۵۶
Parkins v. Hawkshaw	۴۹۷	۸۹۲
Parry's Case	۴۸۱	۸۶۱
Parsons v. Brown	۳۰۸	۵۳۹
Patch's Case	۳۸۵، ۱۸۸، ۳۸۶	۳۲۰، ۶۸۲، ۶۸۴
Patman v. Harland	۳۴۳	۶۰۵
Patterson v. Woller	۱۰۲	۲۷۲
Patteshall (Doe d.) v. Turford	۴۲۳، ۳۴۵	۶۰۹، ۷۵۱
Paxton v. Douglas	۱۱۶	۱۹۷
Payne v. Bennett In re Goodrich	۱۰۴	۱۷۵
" v. Sheddan	۳۳۶	۵۹۲
Peaceable d. Hornblower v. Read	۳۱۱	۵۴۴
Pearce v. Whale	۳۱۳	۵۵۱
Pearcy v. Dicker	۲۱۹	۳۷۷
Pedley v. Wellesley	۸۴	۱۴۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
People v. Mather	۱۱۸	۲۰۱
Pepper v. Barnard	۳۲۹	۵۷۹
Perry v. Burnett	۲۱۳	۳۶۷
„ (Doe d.) v. Newton	۲۲۲	۳۸۳
Perth Peerage Case	۴۳۷	۷۷۵
Pettman v. Bridger	۳۲۹	۵۷۹
Pfel v. Vanbatenberg	۳۴۷	۶۱۲
Phene's Trusts, In re	۳۵۱، ۳۴۹	۶۲۰، ۶۱۶
Philips v. Halliday	۳۲۹، ۳۲۴	۵۷۸، ۵۶۹
Phillips v. Crutchley	۳۴۲	۶۰۳
„ v. Martin	۲۹۰	۵۰۵
„ v. Wimburn	۳۰۸	۵۳۹
Philpott v. Walcot (or wallet)	۴۸	۸۰
Pickard v. Sears	۴۶۷	۸۳۴
Pickering v. Pickering	۵۴۷	۹۸۳
„ v. Stamford (Lord)	۳۳۷، ۳۴۷	۵۹۴، ۶۱۳
Pigot's Case	۲۱۳	۳۶۶
Pike v. Badmering	۲۰۴	۳۵۰
„ v. Ongley	۲۱۳	۳۶۷
Pin's Case	۳۷۶	۶۶۷
Pipe v. Steel	۱۵۹	۲۶۹
Pirie v. Iron	۲۳	۵۵
Place, In re	۵۱۳	۹۲۲
Plant v. Taylor	۴۲۲، ۴۲۱	۷۴۷، ۷۴۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Pollock v. Garle	۴۱۳	۷۳۱
Pomeroy v. Baddeley	۵۵۶	۹۹۹
Poole v. Huskinson	۳۳۴	۵۸۸
Pooley v. Godwin	۲۱۴، ۵۸۸	۱۰۵۱، ۳۶۸
Pople, In re	۳۵۰	۶۱۸
Postlethwarte v. Rickman	۴۹۸	۸۹۴
Petez v. Glossop	۳۴۳	۶۰۵
Potter v. Deboos	۳۴۲	۶۹۳
„ v. North	۳۲۰	۵۶۲
Poulett Peerage Case	۳۰۹، ۳۱۰	۵۴۳، ۵۴۱
Powell v. Ford	۵۰۷	۹۱۰
	۲۱۸	۳۷۶
„ v. Milbanke	۲۸۸، ۳۰۸	۵۳۹، ۵۰۱
Powley v. Walker	۳۴۲	۶۰۳
Price v. Harrison	۵۴۶	۹۸۲
„ v. Powell	۳۴۳	۶۰۷
„ v. Torrington (Lord)	۴۲۴، ۳۴۵	۷۵۱، ۶۰۹
„ v. Worwood	۲۵۴	۴۳۹
Primitivus' Case	۴۸۶	۸۷۱
Pring (Doe d.) v. Pearsey	۳۶۴، ۳۶۳	۶۴۳، ۶۴۱
Pritchard v. Bagshawe	۴۵۷	۸۵۴
Pritt v. Fairclough	۳۴۵	۶۰۸
Proc.-Gen. v. Williams	۴۲۲	۷۴۷
Proctor v. Smiles	۴۹۸	۸۹۳
Putland (Doe d.) v. Hilder	۳۳۵، ۳۳۶ ۳۳۹، ۳۴۰	۵۹۲، ۵۹۰ ۵۹۹، ۵۹۷

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Pye v. Butterfield	۱۲۴	۲۱۱
QUEEN CAROLINE'S Case	۹۴ و ۴۳ ۱۴۸ و ۱۲۷ ۴۰۰ و ۱۵۰ ۴۰۳ و ۴۰۲	۷۲ و ۱۵۸ ۲۱۸ و ۲۵۱ ۲۵۴ و ۷۰۸ ۷۱۱ و ۷۱۳
Quilter v. Jorfs	۴۰۴	۷۱۴
Quinn v. Leathem	۸۳	۱۳۸
R. v. Acaster	۵۴۲	۹۷۵
R. v. Adams	۱۹۶	۳۳۴
R. v. Addis	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Alberton	۳۱۰	۵۴۳
R. v. All Saints, Southampton	۳۱۶	۵۵۴
R. v. All Saints, Worcester	۱۱۶	۱۹۷
R. v. Althausen	۲۰۹	۳۵۹
R. v. Archdell	۳۲۳	۵۶۷
R. v. Armstrong	۲۳۵	۴۰۵
R. v Arundel (Countess)	۲۵۵	۶۲۷
R. v. Aspinall	۲۳۸	۴۱۱
R. v. Azire	۱۶۵	۲۷۹
R. v. Baines	۳۳	۵۵
R. v. Baldry	۴۷۴	۸۴۸
R. v. Ball	۲۶۷	۴۶۴
R. v. Barker	۲۳۷	۴۰۹
R. v. Barnsley	۳۳۰	۵۹۶
R. v. Barr	۳۴۰ و ۳۳۴	۵۷۷ و ۵۸۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Bartley	۵۴۳	۹۷۷
R. v. Basingstoke	۴۵۷	۸۱۵
R. v. Baskerville	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Bayliss	۱۴۴	۲۴۴
R. v. Beard	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Bedfordshire	۴۲۰	۷۴۳
R. v. Bedingfield	۴۱۹،۴۲۶	۷۵۵،۷۴۱
R. v. Bennet	۵۴۲،۵۴۳	۹۷۷،۹۷۵
R. v. Bertland	۵۶۹	۱۰۲۲
R. v. Bestland	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Biggin	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Birmingham (Overseers)	۳۱۹،۴۲۳	۷۴۹،۵۶۰
R. v. Blake	۴۳۱	۷۶۴
R. v. Blakemore	۵۱۰	۹۱۶
R. v. Bliss	۵۳۴	۵۸۸
R. v. Bloomsbury	۳۱۶	۵۵۴
R. v. Boulter	۵۲۵	۹۴۴
R. v. Boyes	۱۱۹،۱۶۳	۲۷۶،۲۰۳
R. v. Braintree	۴۰۴	۷۱۴
R. v. Brampton	۳۶۱	۶۳۸
R. v. Brasier	۱۰۱،۱۴۱،۱۴۳	۲۴۰-۱،۷۰، ۲۴۱
R. v. Brazil	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Brice	۱۷۴	۲۹۵
R. v. Bridgwater	۵۴۰	۹۷۲

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Brimilow	۳۰۲	۵۳۷
R. v. Britton	۲۸۴	۴۹۴
R. v. Broughton	۵۲۰	۹۳۵
R. v. Brown	۱۹۷، ۲۴۱	۴۱۶، ۳۳۶
R. v. Budd	۳۴۶	۶۱۱
R. v. Burdett	۷۲، ۸۱، ۲۵۳، ۲۶۳، ۲۶۷، ۳۰۷، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۸، ۵۱۸	۱۲۰، ۱۳۵، ۴۵۶، ۴۶۳، ۴۶۴، ۵۳۷، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۷۰، ۹۳۱، ۶۶۳، ۶۶۱
R. v. Burke	۲۴۲	۴۱۸
R. v. Burt	۲۴۰	۴۱۴
R. v. Butcher	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Canterbury (Archbishop)	۵۰۵	۹۰۷
R. v. Carpenter	۳۲۲	۵۶۶
R. v. Carr	۵۲۵	۹۴۴
R. v. Castro	۴۱، ۱۴۲، ۴۴۳، ۵۶۸	۶۸، ۲۰۸، ۷۸۶، ۱۰۲۱
R. v. Catesby	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Cator	۲۲۷	۳۹۱
R. v. Chitson	۵۳۹	۹۷۰
R. v. Chorby	۳۳۶	۵۹۲
R. v. Christie	۴۹۳	۸۸۴
R. v. Clarke	۱۲۳، ۲۳۷، ۲۳۹، ۳۰۱	۲۰۹، ۴۰۹، ۴۱۲، ۵۲۵
R. v. Clewes	۳۷۵	۶۶۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Clifford	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Cliviger	۱۱۶	۱۹۷
R. v. Cockin	۱۹۵، ۱۹۶	۳۳۴، ۳۳۲
R. v. Cockroft	۱۲۳	۲۰۹
R. v. Cole	۲۳۷	۴۰۹
R. v. Collier	۱۹۵	۳۳۲
R. v. Collins	۵۵۶	۹۹۹
R. v. Connell	۱۳۴	۲۲۸
R. v. Cook	۳۷۷	۶۶۸
R. v. Cooper	۱۹۷	۳۳۶
R. v. Courvoisier	۳۸۶	۶۸۴
R. v. Cox	۴۹۸	۸۹۴
R. v. Crouch	۲۲۰	۳۷۹
R. v. Cruttenden	۱۹۶	۳۳۴
R. v. Daye	۱۹۹	۳۴۰
R. v. Densley	۱۹۵	۳۳۳
R. v. Dewhirst	۱۹۶	۳۳۴
R. v. Dickman	۵۴۲	۹۷۵
R. v. Dixon	۳۶۸	۶۵۲
R. v. Donnall	۳۷۸	۶۷۰
R. v. Downing	۱۹۵	۳۳۲
R. v. Dunn	۴۶۰	۸۲۰
R.v. Dyke	۱۶۳	۲۷۹
R. v. Dykes	۳۶۵	۶۴۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
R. v. East Farleigh	۳۰۴	۷۱۳
R. v. East Mark	۳۳۴،۳۳۵	۵۹۰،۵۸۸
R. v. Edmonton	۳۶۳	۶۴۲
R. v. Eldridge	۳۷۸،۴۷۴	۸۴۸،۶۷۰
R. v. Ellis	۵۴۲	۹۷۵
R. v. Endacott	۵۲۵	۹۴۴
R. v. Entrehman	۱۵۳	۲۵۹
R. v. Eriswell	۹۳	۱۵۶
R. v. Esdaile	۴۳۱	۷۶۴
R. v. Esop	۲۹۸	۵۱۹
R. v. Exall	۲۶۳	۴۵۶
R. v. Exeter	۴۲۳	۷۴۹
R. v. Exeter (Chapter)	۲۸۸،۳۳۷	۵۹۴،۵۰۱
R. v. Falkner	۴۷۵	۸۵۰
R. v. Farler	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Farrell	۹۰	۱۵۱
R. v. Farrington	۲۷۲،۳۶۸ ۵۸۹	۱۰۵۳،۶۵۲ ۴۷۳
R. v. Ferrand	۱۸۵	۳۱۵
R. v. Fisher	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Flaherty	۴۶۱	۸۲۳
R. v. Foster	۲۶۷	۴۶۴
R. v. Francis	۲۳۵،۲۳۶ ۲۶۷	۳۶۴،۴۰۷، ۴۰۵
R. v. Frost	۴۷۲،۵۵۶	۱۰۰۰،۸۴۴
R. v. Fuosey	۴۰۸	۷۲۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Garbett	۱۲۴ و ۱۱۷	۱۹۹ و ۲۰۸
R. v. Gardiner	۵۲۳	۹۴۱
R. v. Gardner	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Garner	۲۳۵	۴۰۵
R. v. Gay	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Gazard	۱۷۹	۳۰۴
R. v. Geering	۲۳۵	۴۰۵
R. v. Gibbons	۴۹۸	۸۹۴
R. v. Gilham	۴۹۹ و ۴۷۳ ۵۰۰	۸۴۶، ۸۹۶ ۸۹۸
R. v. Gill	۱۹۱	۳۲۵
R. v. Gordon	۲۹۶ و ۲۹۴ ۳۱۴	۵۱۶، ۵۵۰ ۵۱۲
R. v. Gordon (Lord. G.)	۴۱۵ و ۴۱۷	۷۲۵، ۷۳۸
R. V, Gould	۸۱	۱۳۵
R. V. Gray	۷۹	۱۳۲
R. V. Green	۲۶۷	۴۶۴
R. V. Griffin	۵۰۰	۸۹۸
R. V. Gutch	۲۹۳	۵۱۰
R. V. Hacker	۱۷۹	۳۰۳
R, V. Hadfield	۱۷۳ و ۸۲ ۲۸۹	۲۹۳، ۲۹۸ ۱۳۷
R. V. Hadwen	۵۴۰	۹۷۲
R. V. Haines	۵۵۵	۹۹۸
R. V. Halliday	۱۱۶	۱۹۷
R. V. Harborn	۲۹۵	۵۱۴
R. V. Hargrave	۱۶۳	۲۷۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ	
R. v. Harringworth	۲۵	۴۲	
R. v. Harris	۵۲۱	۹۳۷	صہ ۲۹
R. v. Hartington Middle Quarter	۵۰۹	۹۱۴	
R. v. Harvey	۱۸۰	۳۰۵	
R. v. Hatfield	۳۷۸	۶۷۰	
R. v. Haughton	۴۶۵	۸۳۰	
R. v. Hay	۳۵۲، ۵۰۰	۸۹۸، ۶۳۴	
R. v. Heath	۱۷۸	۳۰۳	
R. v. Hermitage	۳۲۱	۵۶۴	
R. v. Hewlett	۱۹۶	۳۳۴	
R. v. Higgnison	۱۳۷	۲۳۳	
R. v. Hill	۷۰، ۱۲۲، ۱۳۴	۲۲۸، ۲۱۵، ۱۱۷	
R. v. Hinckley	۳۱۵	۵۵۲	
R. v. Hind	۴۲۷	۷۵۶	
R. v. Hindmarsh	۱۸۵، ۳۷۶	۶۶۶، ۳۱۵	
R. v. Hodge	۲۹۴	۴۵۷	
R. v. Hodgkinson	۵۳۸	۹۶۸	
R. v. Hodgkiss	۲۴۱	۴۱۶	
R. v. Hodgson	۱۲۳	۲۰۹	
R. v. Holmes	۱۲۳، ۲۳۸، ۵۴۱	۴۱۰، ۲۰۹، ۹۷۳	
R. v. House	۲۴۹	۴۳۰	
R. v. Howard	۳۱۴	۵۵۰	
R. v. Hudson	۳۳۴	۵۸۸	
R. v. Hughes	۲۱۷	۳۷۴	

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Hulcott	۳۱۶	۵۵۴
R. v. Hulme	۱۱۲	۱۹۷
R. v. Hunt	۲۵۸	۴۴۶
R. v. James	۳۱۴	۵۵۰
R. v. Jarvis	۱۶۳, ۲۶۷ ۴۷۳	۴۶۴, ۲۷۶, ۸۴۶
R. v. Jenkins	۷۰, ۴۲۶	۷۵۵, ۱۱۷
R. v. Johnson	۲۲۹	۳۹۵
R. v. Joliffe	۲۸۹, ۳۲۳	۵۶۷, ۵۰۳
R. v. Jones	۴۵۴	۸۰۹
R. v. Kea	۵۰۶	۹۰۹
R. v. Kent	۵۰۴	۹۰۵
R. v. King	۷	۱۱
R. v. Kirkham	۱۶۳	۲۷۹
R. v. Knaptofft	۵۰۸	۹۱۲
R. v. Knill	۵۲۶	۹۴۶
R. v. Landulph	۲۶۳	۹۴۳
R. v. Langmead	۱۹۵	۳۳۳
R. v. Langton	۲۱۰	۳۶۱
R. v. Lawley (Lady)	۱۱۰	۱۸۵
R. v. Leatham	۲۰۱	۳۴۴
R. v. Lillyman	۴۱۸, ۵۹۱	۸۸۶, ۷۰
R. v. Lindsay	۴۶۱	۸۲۳
R. v. Lloyd	۳۳۳	۵۸۶
R. v. Lockhart	۸۱	۱۳۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. London (Lord Mayor)	۵۴۰	۹۷۲
R. v. Long Buckby	۲۱۴	۳۶۸
R. v. Luffe	۵۰۶	۹۰۹
R. v. Lumley	۳۵۱	۶۲۰
R. v. Lyme Regis	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Macdaneil	۳۹۴، ۵۲۲	۹۳۹، ۶۹۸
R. v. McDonnell	۵۳۸	۹۶۸
R. v. M'Guire	۲۱۷	۳۷۴
R. v. Magill	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Malings	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Mannings	۳۶۵	۶۴۵
R. v. Manwaring	۳۰۹	۵۴۱
R. v. Manzano	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Martin	۱۸۶؛ ۲۳۷ ۲۳۸	۴۰۹، ۳۱۷ ۴۱۱
R. v. Mayhew	۵۲۵	۹۴۴
R. v. Mazagora	۳۶۸	۶۵۲
R. v. Mead	۴۲۷	۷۵۶
R. v. Meade	۲۷۲	۴۷۳
R. v. Mellor	۳۳۳	۵۸۶
R. v. Millis	۲۴۷، ۳۰۹	۵۴۱، ۴۲۷
R. v. Milne	۱۷۴	۲۹۵
R. v. Montague	۲۹۳، ۳۳۷	۵۹۳، ۵۱۱
R. v. Moore	۱۵۸	۲۶۷
R. v. Morgan	۱۵۲	۲۵۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Morris	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Murphy	۸۱ و ۲۳۹ ۳۱۴	۱۲۵-۴۱۳-۵۵۶
R. v. Murrey	۳۱۰	۵۴۳
R. v. Muscott	۵۲۰	۹۳۵
R. v. Mytton	۴۲۳	۷۴۹
R. v. Naguib	۴۶۱	۸۲۲
R. v. Nash	۳۶۸	۶۵۲
R. v. Neal	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Newton	۴۶۱	۸۲۲
R v. Nicholas	۱۴۴	۲۴۴
R. v Noakes	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Norton	۴۹۳	۸۸۴
R. v. O'Coigly	۵۵۴	۹۹۹
R. v. Oddy	۱۹۵ و ۲۳۶	۳۰۷-۳۳۲
R. v. Okeman	۱۸۷	۳۱۹
R. v. Osborne	۴۱۸	۷۴۰
R. v. Palmer	۳۷۸	۶۷۰
R. v. Parker	۵۲۴	۹۴۳
R. v. Partridge	۱۹۶	۳۳۴
R. v. Payne	۱۵۹	۲۶۹
R. v. Peel	۳۶۵	۲۴۶
R. v. Perkins	۱۴۲ و ۱۴۶	۲۴۷-۲۴۱
R. v. Petrie	۳۳۴	۵۸۸
R. v. Phillips	۳۰۲	۵۲۷

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Pike	۱۴۶	۲۴۷
R. V. Powell	۱۴۱	۲۴۰
R. v. Reading	۱۷۸ و ۵۰۶ ۵۳۱	۹۰۸-۳۰۲ -۹۵۶
R. v. Rees	۳۱۴	۵۸۰
R. v. Reeve	۴۷۴ و ۴۷۳	۸۴۸-۸۴۶
R. v. Rhodes	۵۳۹ و ۵۳۸ ۵۴۲ و ۵۴۰	۹۷۰-۹۶۱ -۹۷۵-۹۶۲
R. v. Rickard	۲۲۰	۲۰۹
R. v. Roberts	۵۲۴	۹۴۲
R. v. Robins	۱۲۳	۲۰۹
R. v. Rook	۵۰۶	۹۰۹
R. v. Rose	۴۷۴	۸۴۸
R. v. Rosser	۱۷۸	۳۰۲
R. v. Rouse	۵۴۰	۹۷۲
R. v. Rowland	۵۴۰	۹۷۲
R. v. Rowton	۲۳۹ و ۷۹ ۵۹۰ و ۲۴۰ ۲۴۲	۱۳۲، ۴۱۲-۴۱۴ ۱۰۵۵
R. v. Rudd	۱۶۲	۲۷۴
R. v. Russell	۵۶۹	۱۰۲۲
R. v. Ruston	۱۳۴	۲۲۸
R. v. St. Benedict	۳۳۳	۵۸۶
R. v. Saunders	۵۴۳	۹۷۷
R. v. Savage	۴۶۱	۸۲۲
R. v. Scaife	۵۶۹	۱۰۱۲
R. v. Schama	۱۹۸	۲۲۸
R. v. Senior	۵۴۱	۹۷۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Serva	۱۴۸	۲۵۱
R. v. Shaw	۵۲۳، ۵۲۵	۹۴۴-۹۴۱
R. v. Schean	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Sheppard	۲۷۲، ۳۶۸	۶۵۲-۴۷۳
R v. Shimmin	۵۵۵	۹۹۸
R. v. Shrimpton	۲۴۰	۴۱۴
R. v. Sichoo	۱۵۳	۲۵۹
R. v. Simmonsto	۴۶۱	۸۲۲
R. v. Simmons	۴۵۴، ۴۹۱	۸۸۰-۸۰۹
R. v. Sippets	۴۶۰	۸۲۰
R. v. Smethurst	۳۷۸	۶۷۰
R. v. Smith	۶۹ و ۳۶۹ ۴۹۳	۱۱۵ و ۶۵۳-۸۴۴
R. v. Sourton	۵۰۶	۹۰۹
R. v. Sparkes	۴۹۹، ۵۰۰	۸۹۸-۸۹۶
R. v. Spencer	۴۶۰	۸۲۰
R. v. Spilsbury	۴۶۰	۸۲۰
R. v. Stannard	۲۴۱	۴۱۶
R. v. Steel	۴۵۴	۸۰۹
R. v. Sterne	۸۲	۱۳۷
R. v. Stockton	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Stokes	۲۹۴	۵۱۲
R. v. Strand Board of Works	۳۶۳	۶۴۲
R. v. Stubbs	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Sullivan	۴۷۵	۸۵۰

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Swendsen	۲۴۱	۴۱۶
R. v. Tate	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Tawell	۳۷۸	۶۷۰
R. v. Taylor	۴۶۰ و ۱۴۸، ۵۵۵	۲۵۱-۸۲۰-۹۹۸
R. v. Teal	۴۶۸ و ۴۶۹	۸۳۵-۸۳۷
R. v. Thlistlewood	۵۵۶	۱۰۰۰
R. v. Thompson	۴۷۴ و ۷۰، ۵۹۲	۱۱۷ و ۸۴۸-۵۸
R. v. Tippet	۴۷۵	۸۵۰
R. v. Tolson	۳۴۹ و ۴۴۲	۶۱۷-۷۸۴
R. v. Tooke (Horne)	۲۱۸	۳۷۵
R. v. Torpey	۳۶۵	۶۴۶
R. v. Totnes	۳۱۶	۵۵۴
R. v. Travers	۱۴۱ و ۱۴۰	۲۳۷-۲۳۹
R. v. Tucker	۱۰۱	۱۷۰
R. v. Turner	۲۵۳ و ۲۵۲، ۲۵۴	۴۳۵-۴۳۷-۴۳۹
R. v. Twyning	۲۹۹ و ۲۹۳، ۳۰۶	۵۱۲-۵۱۶-۵۳۵
R. v. United Kingdom Electric & Co.	۴۴۲ و ۳۶۳	۶۴۳-۷۸۴
R. v. Upton Gray	۳۱۵	۵۵۲
R. v. Vaughan	۵۱۵ و ۱۳۷، ۵۳۱	۲۳۲-۹۲۶-۹۵۶
R. v. Verelst	۳۱۴ و ۳۹۳	۵۱۲-۵۵۱
R. v. Vreones	۱۹۳	۳۲۹
R. v. Wade	۱۴۸ و ۱۴۳	۲۴۳-۲۵۱
R. v. Walker	۴۱۸	۷۴۰
R. v. Walking	۵۵۵	۹۹۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
R. v. Walter	۲۹۳	۵۱۱
R. v. Warickshall	۸۱	۱۳۵
R. v. Warringham	۷۰ و ۴۷۴	۸۴۸-۱۱۷
R. v. Watson	۵۵۶	۱۰۰۰
R. v. Weaver	۱۰۴ و ۴۱۰	۷۲۵-۱۷۵
R. v. Weeks	۲۳۵	۴۰۵
R. v. Whalley	۳۸۲	۶۷۷
R. v. Wheeling	۴۷۵	۸۵۰
R. v. Whiley	۲۶۷	۴۶۴
R. v. White	۴۳ ۱ و ۱۴۸ ۳۷۸ و ۴۷۴	۷۶۰-۲۵۱-۷۲ ۸۴۸
R. v. Whitehead	۸۵ و ۱۲۷	۲۱۶-۱۴۲
R. v. Whitehouse	۵۶۹	۱۰۲۲
R. v. Whiting	۲۴۱	۴۱۶
R. v. Wigley	۵۲۴	۹۴۲
R. v. Wild	۴۷۳ و ۴۹۹	۸۹۶-۸۴۶
R. v. Wilkes	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Williams	۱۴۲ و ۱۴۳	۲۴۳-۲۴۱
R. v. Willshire	۲۹۷	۵۱۷
R. v. Wood	۲۴۰	۴۱۴
R. v. Wright	۳۳۳ و ۳۶۳ ۵۴۱	۶۴۲-۵۸۶ -۹۷۴
R. v. Wyatt	۲۳۵ و ۲۳۶	۴۰۷-۴۰۵
R. v Wylie	۲۳۵ و ۲۶۷	۴۶۴-۴۰۵
R. v. Yates	۵۲۳ و ۵۲۴	۹۴۳-۹۴۱
R. v. Young	۵۲۳	۹۴۱

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Radwell's Case	۳۰۳	۵۲۹
Raggett v. Musgrave	۳۴۳	۶۰۵
Raleigh's Case	۹۸، ۵۱۵	۹۲۶-۱۶۵
Rambert v. Cohen	۲۰۹	۳۵۹
Randle v. Blackburn	۴۵۳	۸۰۷
Rands v. Thomas	۴۶۹	۸۳۸
Rann v. Hughes	۲۰۳، ۲۰۸ ۳۶۶	۳۵۷-۳۴۸ ۶۴۷-
Ratcliffe's Case	۵۳۱، ۵۵۳	۹۹۴-۹۵۶
Rawlinson v. Greeves	۳۳۸	۵۹۶
Read v. Brookman	۳۲۶، ۳۳۷	۵۹۴-۵۷۳
Read v. Jackson	۳۰۸	۵۳۹
Read v. Lincoln (Bishop)	۵۶۰	۱۰۰۷
Reed v. Passer	۳۰۹	۵۴۱
Rees d. Chamberlain v. Lloyd,	۳۱۳	۵۴۸
Reeve v. Long	۴۰۶	۷۱۸
Reeves v. Brymer	۳۴۷	۶۱۲
Remger v. Fogassa	۹۵	۱۶۰
Renner v. Tolley	۳۴۶	۶۱۰
Revett (Goodtitle d.) Braham	۲۲۷، ۲۲۵	۳۹۱-۳۸۸
Reynolds Ex parte	۱۱۹	۲۰۳
" v. Reynolds	۳۰۲	۵۲۷
Rhodes v. Rhodes	۳۵۱	۶۲۰
Rice, Re	۲۰۵	۳۵۲
Rice v. Howard	۵۶۸	۱۰۲۱

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Richards v. Bluck	۳۱۷	۵۵۶
Richards v. Gellatly	۳۴۳	۶۰۵
„ v. Lewis	۴۰۴	۷۱۴
Richardson v. Willis	۴۱۲	۷۲۹
Richardson's Case	۱۸۸	۳۲۰
Rickards v. Mumford	۲۹۱	۵۰۷
Ridgway v. Ewbank	۲۵۰،۲۴۸	۴۳۲-۴۲۸
„ v. Hungerford Market Co.	۸۳	۱۳۸
Ridley v. Plymouth Grinding Co.	۴۵۷	۸۱۴
Rist v. Hobson	۳۱۷	۵۵۶
Rivers v. Hague	۵۶۲	۱۰۱۱
Roberts v. James	۳۲۸	۵۷۷
„ (Doe d.) v. Roberts	۴۷۰	۸۳۹
Robins v. Bridge	۵۸۶	۱۰۴۹
Robinson v. Bland	۳۶۱	۶۳۸
Robinson v. Rabinson	۴۸۶	۸۷۱
Robson v. Rocke	۲۲۸	۳۹۳
Roe d. Haldane v. Harvey	۳۵۵	۶۲۷
Roe d. Johnson v. Ireland	۳۲۹،۳۳۷	۵۹۳-۵۷۸
„ Bree v. Lees	۳۴۲	۶۰۳
„ Eberall v. Lowe	۳۳۹	۵۹۸
„ Brune v. Rawling	۲۲۲	۳۸۳
„ „ v. Ward	۳۴۲	۶۰۳
Roffe v. Dart	۴۰۹	۷۲۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Rolfe v. Hampden	۹۸	۱۶۵
Roscommon's (Earl) Claim	۳۳۸	۵۹۵
Rose v. Calland	۳۳۷	۵۹۳
Ross v. Boyd	۵۴۲	۹۷۵
„ v. Hunter	۳۰۶، ۳۰۹	۵۴۰-۵۳۵
Rowbotham v. Wilson	۲۹۲	۵۰۹
Rowe v. Brenton	۲۹۲	۵۰۹
„ v. Grenfell	۲۹۲	۵۰۹
Rugby Charity v. Merryweather	۳۳۴	۵۸۸
Rugg v. Kmgsmill	۳۳۸	۵۹۶
Russell v. Russell	۱۲۳	۲۰۹
Russell's Case	۹۷، ۹۹	۱۶۷-۱۶۳
Rust v. Baker	۳۴۸	۶۱۴
Rutherford v. Rutherford	۴۸۶	۸۷۱
Ryder v. Wombwell	۶۹	۱۱۵
St. GEORGE'S v. St. Margaret's	۳۱۰	۵۴۲
St. Mary Magdalen v. Att.-Gen.	۳۳۷، ۳۴۱	۶۰۱-۵۹۳
Salisbury (Marquis) v. G. N. Ry. Co.	۳۶۳	۶۴۱
Samson v. Yardley	۹۴، ۹۶، ۹۷، ۵۱۱	۱۶۳-۱۶۱، ۱۵۸-۹۱۸
Sanders v. Karnell	۴۵۷	۸۱۴
Sanderson v. Collman	۴۶۶، ۴۶۸	۸۳۵-۸۳۳
Saph v. Atkinson	۲۲۷	۴۸۹
Sawbridge v. Benton	۳۳۷	۵۹۳
Saye and Sele (Barony) Case	۳۱۱	۵۴۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Sayer v. Glossop	۴۰۸ و ۲۱۸ ۴۱۰	۳۲۵، ۷۲۲-۷۲۵
Scales v. Key	۳۲۴	۵۶۹
Scholes v. Hilton	۳۰۶	۵۳۶
Schoning & Harlin's Case	۴۸۷	۸۷۳
Schoobridge v. Ward	۳۲۵	۵۷۱
Scoones v. Morrell	۳۶۳	۶۴۳
Scott v. Sampson	۲۳۸	۴۱۱
" v. Scott	۹۲	۱۵۴
" v. Walker	۵۴۷	۹۸۴
Seaman v. Netherclift	۴۳۷ و ۱۱۴	۱۹۴-۷۷۴
Selfe v. Isaacson	۵۸۶ و ۵۲۳	۹۳۹-۱۰۵۰
Sellen v. Norman	۵۸۶	۱۰۴۹
Sells v. Hoare	۳۴۷	۶۱۲
Shadden v. McElwee	۱۵۲	۲۵۸
Shadwell v. Shadwell	۱۱۴	۱۹۴
Shallcross (Doe d.) v. Palmer	۵۴۷	۹۸۴
Shaw's Case	۱۱۴	۳۶۸
Shedden v. Patrick	۱۹۴	۳۳۱
Sheffield v. Ratcliffe	۵۱۳	۹۲۲
Shelling v. Farmer	۲۷۶ و ۲۵	۴۲-۴۸۰
Shephard v. Payne	۴۱۰	۷۲۵
Shepherd, In re, George v. Thyer	۳۲۲ و ۲۸۹	۵۰۳-۵۶۶
Shewen (Doe d.) v. Wroot	۳۰۹	۵۴۱
Shilling v. Accidental Death Co.	۲۸۷	۴۹۹
	۴۱۹	۷۴۱

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Short v. Lee	۳۱۴ و ۴۲۴	۷۵۱-۵۵۰
Shuttleworth v. Le Fleming	۳۳۲	۵۸۴
Sichel v. Lambert	۳۰۹	۵۴۱
Sidebottom v. Adkins	۱۱۷ و ۱۱۹	۲۰۳-۱۹۹
Sidney v. Sidney	۳۰۶ و ۳۱۰	۵۴۲-۵۳۶
Sidney's Case	۹۹ و ۲۳۰	۳۹۶-۱۶۷
Silanus Trial	۴۷۷	۸۵۴
Simmons V. Lillystone	۸۳	۱۳۸
" v. Rudall	۲۱۳ و ۲۱۴	۳۶۸-۳۶۶
Simms v. Henderson	۳۰۸	۵۳۹
Simpson, In re. Ex parte Morgan	۴۶۶	۸۳۲
" v. Att. Gen.	۳۶۴	۶۴۴
" v. Dendy	۲۹۱ و ۳۶۳	۶۴۱-۵۰۷
" v. Gutteridge	۳۳۵	۵۹۰
Sinclair v. Baggaley	۳۴۴	۶۰۷
Slane Peerage Case	۴۱۰	۷۲۵
Slatterie v. Pooley	۴۵۶ و ۴۵۷ ۴۵۹ و ۵۹۲	۸۱۴-۸۱۲ ۱۰۵۸-۸۱۸
Smartle v. Penhallow	۳۴۸	۶۱۴
Smith v. Battens	۳۴۳ و ۳۴۴	۶۰۷-۶۰۵
" v. Blakey	۴۲۴	۷۵۱
" v. Blandy	۴۵۳	۸۰۷
" v. Devies	۲۵۰	۴۳۲
" v. Morgan	۲۰۹	۳۵۹
" v. Stapleton	۳۴۵	۶۰۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Smith v. Tebbitt	۱۳۷	۲۳۲
Smith's Case	۴۸۸	۸۷۵
Smout v. Ilbery	۳۴۵	۶۰۸
Smyth v. Anderson	۷۹	۱۳۲
" v. Wheeler	۳۰۵	۵۳۳
Somerset (Duke) v. Fogwell	۳۶۴	۶۴۴
Soward v. Leggatt	۲۵۱	۶۳۴
Sparke v. Middleton	۱۷۶	۲۹۸
Sparrow v. Farrant	۲۲۵،۲۲۳	۳۸۸-۳۸۴
Speneer v. De Willott	۲۳۵	۴۰۵
Spice v. Bacon	۳۶۶	۶۴۷
Spry v. Flood	۳۲۹	۵۷۹
Stafford's (Humphrey) Case	۵۵۳	۹۹۴
" (Lord) Case	۱۷۹،۵۶۵	۱۰۱۶-۳۰۴
Stanger v. Searle	۲۲۰	۳۷۹
Stanley v. Bernes	۳۶۰	۶۳۶
Stapleton v. Crofts	۸۵،۱۶۸	۲۸۴-۱۴۲
Stapylton v. Clough	۴۲۴	۷۵۱
State v. Duncan	۴۱۹	۷۴۲
" v. Powell	۱۶۸	۳۰۲
Steadman v. Arden	۵۴۶	۹۸۳
Steeds v. Steeds	۲۱۰	۳۶۱
Steel v. Prickett	۳۶۳	۶۴۲
Stevens, In re	۳۵۰	۶۱۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Stevens v. Webb	٨١	١٣٥
" (Goodright d.) v. Moss	٥٠٧	٩١٠
Steward's Case	١٤٠	٢٣٩
Stewart v. Canty	٣٤٣	٦٠٥
Stobart v. Dryden	٤٢٧	٧٥٧
Stockdalc v. Hansard	٣٠١	٥٢٥
Stocken v. Collin	٣٤٤	٦٠٧
Stocks v. Ellis	٨٩	١٤٩
Stone v. Grubban	٣٤٤	٦٠٧
Stones v. Byron	١٧٣، ١٧٤، ١٧٥	٢٩٣-٢٩٥-٢٩٧
Storr v. Scott	٧٩	١٣٢
Stott v. Stott	٣٦٥	٦٢٥
Stowe v. Joliffe	٢١	٣٤
Strafford's (Earl) Case	٩٨	١٦٥
Straker v. Graham	٤٩٧	٨٩٢
Streeten v. Black	٥٥٩	١٠٠٠
Stroughhill v. Buck	٤٦٦	٨٣٢
Sturla v. Freccia	٢٠٢	٣٤٧
Sugden v.(Lord)St. Leonards	٢٠٥، ٢٠٦، ٥٨٦	٣٥٣-٣٥٤-١٠٥١
Sunderland Marine & Co. v. Kearney	٢٥٢	٤٣٥
Surrey Canal Co. v. Hall	٣٣٣، ٣٣٤	٥٨٦-٥٨٨
Sussex Peerage Case	٤٢٣، ٤٢٤، ٤٣٧	٧٤٩-٧٥١-٧٧٥
Sutton v. Johnstone	٣٠٨	٥٣٩
Swiftsure, The	٤٢٣	٧٤٩

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Swinnerton v. Stafford (Marquis)	۲۹۰	۵۰۵
Syburn (England d.) v. Slade	۳۳۸	۵۹۶
Sydney's Case	۹۹، ۲۳۰	۳۹۶-۱۶۷
Sykes. In the goods of	۲۱۴	۳۶۸
TALBOT v. Hodson	۳۱۹	۵۵۴
Tatham v. Wright	۵۲۹	۹۴۶
Tatum (Doe d.) v. Catomore	۲۱۳	۳۶۶
Taylor v. Cook	۳۲۴	۵۶۹
" v. Foster	۴۹۷	۸۹۲
" v. Witham	۴۲۳	۷۴۹
" d. Atkyns v. Horde	۳۱۷	۵۵۶
Tenny d. Whinnett v. Jones	۳۳۰	۵۹۷
Tewkesbury (Bailiffs) v. Bricknell,	۳۲۴	۵۶۹
Tharpe v. Stallwood	۲۷۸	۴۸۳
Thomas v. Cook	۳۰۵	۵۳۳
" v. Russell	۴۱۹	۷۴۲
" v. Thomas	۳۱۱	۵۴۵
Thomas (Doe d.) v. Beynon	۵۸۹	۱۰۵۳
Thoma's Case	۹۶	۱۶۲
Thompson, In re, Langham v Thompson	۳۰۹	۵۴۱
Thompson v Hopper	۳۶۱	۶۳۸
Thomson v. Austen	۴۵۳	۸۰۷
" v. Leach	۳۰۵	۵۳۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Thorne v. Rolff	۳۴۹ و ۳۴۸ ۵۲۷	۶۱۴ - ۶۱۶ - ۹۴۸
Thornhill, In re	۳۰۲	۵۲۸
Throckmorton's Case	۹۹	۱۶۷
Throgmorton v. Walton	۳۴۸	۶۱۴
Thunder v. Warren	۴۵۸	۸۱۶
Thurtell and Hunt's Case	۳۹۱	۶۹۳
Tichbornes Case	۴۴۲ و ۱۲۲	۲۰۸ - ۷۸۵
Tilman (Doe d.) v. Tarver	۲۲۳ و ۲۲۲ ۲۲۵	۳۸۳ - ۳۸۵ - ۳۸۸
Tindal v. Brown	۴۷۲ و ۲۸۹	۴۷۳ - ۵۰۳
Toleman v. Portbury	۲۵۴	۴۳۹
Toll v. Lee	۴۵۷	۸۱۵
Tomlinson v. Bullock	۲۷۹	۴۸۵
Topham v. McGregor	۲۱۰	۳۶۱
Toosey v. Williams	۳۴۵	۶۰۸
Townson v. Tickell	۳۰۵	۵۳۳
Tracy Peerage Case	۴۰۸ و ۲۳۸ ۴۳۷	۳۹۳ - ۷۲۲ - ۷۷۵
Trinidad Co. v. Coryat	۴۶۶	۸۳۳
Trowel v. Castle	۲۱۳	۳۶۷
Turton v. Turton	۳۴۹ و ۲۹۲	۵۰۹ - ۶۱۱
Tutton v. Drake	۲۳۴	۴۰۳
UNDERWOOD v. Wing	۳۵۳	۶۲۳
VANDER Donckt v. Thellasson	۴۳۷	۷۷۵
Vaux Peerage Case	۵۶۰	۱۰۰۷
Villars, Ex Parte	۳۰۵	۵۳۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Virgo v. Virgo	۵۱۱	۹۱۸
Volant v. Soyer	۲۰۰	۳۴۳
Vooght v. Winch	۳۲۹	۵۷۹
WADDINGTON v. Roberts	۳۱۵	۵۵۲
Wadsworth v. Spain (Queen)	۳۵۹	۶۳۵
Wakeman v. Lindsey	۱۶۰	۲۷۱
Waldron v. Ward	۱۷۶، ۴۹۷	۲۹۸-۸۹۲
Walker v. Wilsher	۴۵۹	۸۱۹
Walker's Case	۱۵۲	۲۵۸
Wall's Case	۳۰۷	۵۳۷
Wallwyn v. Lee	۳۳۹	۵۹۸
Walter v. Gunner	۳۲۹	۵۷۹
Warburton v. Parke	۳۳۲	۵۸۴
Ward v. Ward	۳۳۶	۵۹۲
Waring v. Waring	۱۳۷	۲۳۴
Warren v. Anderson	۲۱۸	۳۷۶
Warren v. Brown	۳۳۳	۵۸۵
Warren v. Warren	۳۳۴	۵۸۸
Wartney (Doe d.) v. Grey	۴۰۶	۷۱۸
Washington v. Brymer	۳۴۷	۶۱۲
Watkins v. Watkins	۳۰۶	۵۳۶
Watson v. Clark	۳۶۱	۶۳۹
" v. Gray	۳۶۴	۶۴۴
" v. McEwan	۱۱۵	۱۹۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Webb v. Hewitt	۲۱۰	۳۶۲
„ v. Ross	۲۵۷	۴۴۴
Webster v. Birchmore	۳۴۸	۶۱۵
Wedge wood V. Hart	۲۵۴	۴۴۰
Welch v. Seaborn	۳۰۵	۵۳۲
Welcome v. Upton	۳۲۴	۵۶۹
Weld v. Hornby	۳۲۹	۵۷۸
Welsh (Doe d.) v. Langfield	۲۴۶ و ۷۸	۱۳۰ و ۴۲۵
Wentworth v. Lloyd	۴۹۸	۸۹۴
West v. Sackville	۱۰۵	۱۷۷
„ v. State	۲۹۳	۵۱۴
Western Bank of Scotland v. Needell	۴۶۸	۸۳۵
Wharram v. Wharram	۳۰۶	۳۵۴
Wheeler v. Merchant	۵۰۰، ۴۹۸	۸۹۵-۸۹۹
Whinnett (Tenny d.) v. Jones	۳۳۸	۵۹۷
White, In re	۳۰۲	۵۲۸
White v. Carroll	۱۱۴	۱۹۴
White v. Foljambe	۳۳۸، ۳۱۳ ۳۴۰	۵۴۹-۵۹۶ -۶۰۰
„ v. Greenish	۴۶۷	۸۳۵
„ v. Hill	۱۶۰	۲۷۱
„ v. Lincoln (Lady)	۳۵۵	۶۲۹
„ v. Lisle	۳۲۵	۵۷۲
Whiteley v. King	۳۴۳	۶۰۶
Whittick (Doe d.) v. Johnson	۳۶۵	۶۴۵

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Whyman v. Garth	۲۰۴،۴۵۹	۸۱۹-۳۵۱
Wideman v. Walpolie	۳۴۳،۵۳۲	۹۵۸-۶۰۶
Wigley v. Treasury Solicitor	۵۹۲ ۳۰۹	-۱۰۵۹ ۵۴۱
Wilcox v. Gotfrey	۵۳۲	۹۵۹
Wilding v. Sanderson	۱۷۷	۳۰۱
Wiles v. Woodward	۴۶۶	۸۳۲
Wilkins (Doe d.) v. Cleveland (Marquis)	۳۱۳	۵۴۹
Wilkinson v. Payne	۲۸۷	۵۰۱
,, v. Proud	۳۳۲،۳۱۹	۵۸۴-۵۶۱
Williams v. East India Co	۳۰۲	۵۳۶
,, v. Eyton	۳۳۷	۵۹۵
,, v. Quebrada Land & . Co	۴۹۸	۸۹۴
,, v. Thomas	۵۵۷	۱۰۰۲
,, v. Williams	۴۸۶،۴۹۱	۸۸۰-۸۷۱
William's Case	۴۴۲	۷۸۴
Willman v. Worrall	۲۱۸	۳۷۶
Wilson v. Allen	۳۲۸	۵۹۵
,, v. Hodges	۳۴۸	۶۱۵
,, v. Rastall	۴۹۹، [illegible]	۸۹۷-۸۹۳ -۹۱۰
,, v. Tunman	۳۷۸	۴۸۴
,, v. Wilson	۷	۱۲
Winberg v. Winberg	۴۸۶	۸۷۱
Wing v. Angrave	۳۵۳	۶۲۴

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Winstone, In the goods of	۳۴۸	۶۱۶
Winterbottom v. Derby (Lord)	۳۲۸و۳۳۴	۵۸۹-۵۷۷
Wintle, In re	۱۰۴	۱۷۷
Wolley v. Brownhill	۳۳۷	۵۹۵
Wood v. Pringle	۵۵۷	۱۰۰۲
Woodward v. Buchanan	۲۳۵	۴۰۶
„ v. Goulstone	۲۰۹	۳۵۳
Woolcombe v. Ouldridge	۳۲۹	۵۸۰
Worcester Trustees (Doe d) v. Rowlands	۲۴۸و۵۵۹	۱۰۰۶-۴۲۹
Worral v. Jones	۱۵۹	۲۷۰
Worth v. Gilling	۸۳	۱۳۹
Wotton, In the goods of	۲۰۹	۳۵۵
Wright v. Holdgate	۳۱۱و۵۰۹	۹۱۰-۵۴۴
„ v. Howard	۳۲۹	۵۷۳
„ v. Lainson	۳۴۴	۶۰۷
Wright v. Mithies	۲۸۸	۵۰۳
„ (Doe d.) v. Tatham	۴۱۹،۵۲۹	۹۴۷-۷۳۷
Wrotesley v. Adams	۳۲۵	۶۱۰
Wyllie v. Moot	۳۲۹	۵۷۹
Wynne, In re	۵۳۳	۹۶۰
YARDLEY v. Arnold	۸۵،۱۲۹	۲۱۹-۲۴۳
Yewin's Case	۵۶۵	۱۰۱۶
Yorke v. Brown	۳۴۴	۶۰۹
Young v. Auster	۲۰۸	۳۵۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Young v. Clare Hall (Master)	۳۲۶	۷۵۵
" v. Honner	۲۲۶	۳۹۱
" v. Raincock	۴۶۶	۸۳۳
" v. Slaughterford	۱۴۰	۲۳۸
Young Manfg. Co., In re	۴۲۸	۷۵۸

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No............
Date...............
SRINAGAR

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصول شہادت

مقدمہ

(+)

حصہ اول

شہادت اور ثبوت عام طور پر

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
قانون اور واقعات میں تعلق	۱	۲
تنقیح واقعات	۲	۲
فہم انسانی :-	۲	۴
(الف) تصورات کے ماخذ	۲	۴
(۱) حس	۳	۴
(۲) فکر	۳	۴
(ب) اشیاء جن کا شعور ہوتا ہے	۳	۵
(۱) تصورات میں تعلق	۳	۵
(۲) موجودات حقیقی	۴	۶
(ج) شدت یقین	۴	۶
(۱) علم	۴	۶
وجدانی	۴	۶
بذریعہ دلیل	۴	۶
بذریعہ حواس	۴	۶
(۲) فیصلہ تصدیق	۴	۷
ثبوت	۵	۸
شہادت	۶	۹
تقسیم واقعات	۶	۱۰
(۱) مادی اور نفسیاتی	۶	۱۱
(۲) حادثات اور حالات اشیاء	۷	۱۲
(۳) مثبت و منفی	۷	۱۲
داخلی و خارجی شہادت	۸	۱۲
گواہی پر اعتبار کرنے کا فطری رجحان	۸	۱۳

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ
سچ کی تہدید میں ۹ - ۱۴
(۱) قدرتی تہدید ۹ - ۱۴
(۲) اخلاقی تہدید ۱۰ - ۱۶
(۳) مذہبی تہدید ۱۰ - ۱۶
اعتبار جو انسانی گواہی پر کیا جا سکتا ہے ۱۲ - ۱۹
(الف) صحیح بیان کرنے کا ارادہ ۱۲ - ۱۹
(۱) غرض یا تعصب ۱۲ - ۱۹
(۲) سابقہ موقعوں پر صداقت ۱۲ - ۱۹
(۳) طرز اور ڈھنگ ۱۲ - ۲۰
(ب) قابلیت گواہ ۱۴ - ۲۲
(۱) مشاہدے کے مواقع ۱۴ - ۲۲
(۲) مشاہدے کی قوت ۱۴ - ۲۲
(۳) قرائن کی اہمیت ۱۴ - ۲۳
(۴) حافظہ ۱۴ - ۲۳
متوافق و متضاد گواہیاں ۱۴ - ۲۳
گواہی کی جانچ ۱۴ - ۲۳

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ
(۱) بیان کی یکسانی ۱۴ - ۲۳
(۲) امکان و احتمال ۱۴ - ۲۳
غلط بیانی۔ ناقص بیانی وغیرہ ۱۶ - ۲۵
تقسیم شہادت ۱۶ - ۲۶
(۱) شہادت بلاواسطہ اور بالواسطہ ۱۶ - ۲۶
(الف) شہادت بلاواسطہ ۱۶ - ۲۶
(ب) شہادت قرائن ۱۷ - ۲۷
قطعی ۱۷ - ۲۷
قیاسی ۱۷ - ۲۷
(۲) مادی اور شخصی شہادت ۱۷ - ۲۷
(۳) ابتدائی اور کسوٹی شہادت ۱۸ - ۲۸
(۴) پہلے سے مقرر کردہ شہادت ۱۹ - ۳۰
سجلین (ریکارڈس)
وصیت نامہ معاہدہ وغیرہ ۱۹ - ۳۱
پارلیمانی رجسٹر ۲۰ - ۳۲

دفعہ (۱): قانون کی تعریف صحیح طور پر یوں کی گئی ہے کہ وہ انسانوں کے لیے ایک قاعدۂ عمل ہے۔ جس کو مقتدر اعلیٰ نے مقرر و مشتہر کیا ہے۔ اور جس کی ص(۲)
تعمیل سزا و جزا کی تہدید سے کرائی جاتی ہے۔ لیکن گو انسانوں کے افعال قانون کے موضوع ہیں۔ مگر وہ اس کے وجود کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ قاعدہ وہی رہتا ہے۔ چاہے اس کے اطلاق کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ "تمھیں سزا دی جائے گی۔ اگر تم قتل یا چوری کروگے" "اگر تم کسی شخص کی زمین یا اس کا سامان خریدو تو تم کو اس کی قیمت ادا کرنی چاہئیے" ـــــ قانون کے قاعدے ہوتے ہیں۔ گو کسی قتل یا سرقے کا کبھی ارتکاب

نہ کیا جائے۔ اور گو ہر قرض جو لیا جائے پابندی وقت و ایمانداری سے ادا کر دیا جائے۔
قاعدے کا وجود اس وقت تک جب تک کہ کوئی فعل کیا جائے جس سے وہ متعلق
ہو سکے اور گویا صورت و شکل اختیار کر سکے نظری رہتا ہے۔ اس مقولۂ قانونی کے کہ
''واقعات سے قانون بنتا ہے'' یہی معنی ہوتے ہیں۔ اور اسی لیے عدالتوں کے
فرض میں مشکوک و نزاعی واقعات کی تحقیق بھی داخل ہے۔ اور متحقق واقعات
پر علم اصول قانون کے اصولوں کا اطلاق بھی[1]۔

دفعہ (۲): عدالتوں میں ثبوت طلب واقعات کی تحقیق و تصفیہ بالکل
اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح عام لوگ مشکوک یا نزاعی واقعات کا تصفیہ
کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قانون صریح کی رو سے بعض قواعد غیر جانبداری
اور صحیح فیصلہ حاصل کرنے یا بعض خرابیوں کو جو تحقیق کے ضمن میں پیدا ہو سکتی ہیں
دور کرنے کے لیے مقرر ہیں۔ اور یہ فرق انسانی خود ساختہ قانون و قدرتی قانون
کے فرق کے مشابہ ہے۔ اس کے متعلق بیکن (Bacon) نے کیا خوب کہا ہے
کہ ''قدرت میں انصاف کے سرچشمے ہیں جن سے تمام مدنی قوانین مثل نہروں
کے نکلے ہیں۔ اور جس طرح پانی میں ان زمینوں کا جن پہ سے وہ بہتا ہے رنگ
اور مزہ آجاتا ہے۔ اسی طرح مدنی قوانین بھی ان مقامات اور حکومتوں کے لحاظ
سے جہاں وہ رائج ہوتے ہیں مختلف ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی ماخذ سے
نکلے ہیں''[2]۔ پس جس طرح قدرتی قانون کے مطالعے کو انسانی خود ساختہ قانون کے
مطالعے پر سبقت ہے۔ اسی طرح صداقت کی دریافت میں انسانی ذہن کے خزانوں
کی تحقیق کو ان مصنوعی قواعد کی تحقیق پر سبقت ہونی چاہئے جو اس کی تائید میں
وضع کیے گئے ہیں۔ اسی لیے اس مقدمے کے دو حصے ان دو مضامین سے متعلق

[1] سابقہ دیباچہ میں کہہ دیا گیا ہے اور یہاں بھی مکرر کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کی دفعات کو سابق اڈیٹر نے بعض جگہ مختصر کر دیا ہے اور بعض جگہ ان میں اضافہ کیا ہے۔ لیکن مصنف کی ترتیب ہر جگہ باقی رکھی گئی ہے۔

[2] ترقی علم (''The Advancement of Learning'') از بیکن۔ کتاب ۲۔

ہوں گے۔

دفعہ (۳): فہم انسانی پر تین نقطہ ہائے نظر سے غور کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ماخذ ہائے تصورات کے نقطۂ نظر سے۔ ان اشیا کے لحاظ سے جن کا ذہن انسانی کو شعور ہوتا ہے۔ اور واقعات یا قضیات کی صداقت یا بطلان کے متعلق ہمارے یقین کی شدت کے لحاظ سے۔

دفعہ (۴): مابعد الطبیعیات کے بلند پایہ علما کے نزدیک ہمارے تصورات کے ماخذ حس یا فکر ہیں[1] حس کی دو قسمیں ہیں[2]۔ (۱) حس داخلی۔ یعنی وجدانی شعور خود ہمارے وجود اور ان خیالات کا جو ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ علم ویقین کے تمام اقسام میں سے یہ قسم بہت ہی صاف شبہے سے بالا ہے۔ اور علم ویقین کے تمام اقسام کی بنیاد ہے۔ ڈیکارٹ (Descartes) اور لاک (Locke) گو ان کے نظام دوسری خصوصیات میں کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ اس پر متفق ہیں۔ "میں فکر کرتا ہوں اس لیے میں موجود ہوں" ڈیکارٹ کا مشہور مقولہ ہے[3]۔ اور لاک کہتے ہیں کہ " اگر میں باقی تمام اشیا کے وجود کے متعلق شک بھی کردوں تو یہی شک خود میرے وجود کے شعور کا باعث ہوتا ہے۔ اور مجھے اس پر شک کرنے نہیں دیتا[4]" سر ٹامس براؤن (Sir Thomas Brown) نے کہا ہے[5] "لاادریہ یہ جو کہتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے ہیں۔ اسی قول سے اپنی تردید آپ کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ باقی ساری دنیا سے زیادہ جانتے ہیں"

(۳) ص

---

[1] فہم انسانی (Human Understanding) مصنفۂ لاک (Locke) کتاب ۲ باب ۱

[2] Traite des Preuves (کتاب شہادت) مصنفۂ بانئیر (Bonnier) دفعات ۶ و ۷۔ طبع دوم۔
لاک نے اپنی کتاب مذکورۂ بالا دفعہ ۴ میں حس داخلی سے مراد "فکر" لی ہے۔

[3] Principia Philosophiae فقرہ (۱) نوٹ ۷۔

[4] لاک کی کتاب مذکورۂ بالا۔ کتاب ۴۔ باب ۹۔ دفعہ ۳۔

[5] دفعہ ۵۵ Religio Medici (طب مذہبی)

سوفسطائیوں کا مقولہ ہے کہ "بغیر حس کے شعور ممکن نہیں"[۱]۔ اس میں لیبنٹز (Leibnitz)، یہ ضروری و دانشمندانہ اضافہ کرتے ہیں کہ "سوائے خود شعور کے"[۲] (۲) حس خارجی یعنی وہ خاصہ جس کے ذریعے سے خارجی اشیا کے وجود کا شعور ہمارے ذہن کو خارجی احساسات کے ذریعے سے ہوتا ہے[۳]۔ انہیں دو احساسات سے ہمارے باقی سب تصورات "فکر" کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں[۴]۔ حس کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ وہ خاصہ ہے۔ جس کے ذریعے سے ذہن کو خود اس کے کسی فعل یا عمل کے ذریعے سے تصورات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ذہن کا یہ عمل یا تو ان تصورات پر کار فرما ہوتا ہے جو راست احساسات کے ذریعے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یا ایسے دوسرے تصورات پر جن کا تعلق بلاواسطہ یا بالواسطہ ان حاصل شدہ اول الذکر تصورات سے ہوتا ہے۔

دفعہ (۵): ذہن انسانی کو دو قسم کی اشیا کا شعور ہوتا ہے[۵]۔ (۱) تصورات کے باہمی تعلقات[۶] کا۔ اس عنوان کے تحت ریاضی اور ریاضی کے مسائل صداقتیں آتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے تصورات کے باہمی تعلقات صحیح ہوسکتے ہیں۔ اگرچہ ذہن سے باہر ان تصورات کے مطابق کوئی چیز نہ ہو۔ مثلاً ایک مساوی القائمہ مثلث یا دائرے کی خاصیتیں بہرحال اور

۱۔ اس مقولے کو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں "سوفسطائی مقولہ" کہا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو مقالۂ اول از ڈوگالڈ اسٹیورٹ Dugald stewart صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ طبع ہفتم (۱۸۴۲ء) اس (لاطینی) مقولے کے مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔

۲۔ یہ ارسطو (Aristotle) کی کتاب "De Anima" کے ایک مقولے سے بہت مشابہ ہے۔ کتاب ۳۔ باب ۵۔ اس کی مکمل تشریح۔ ڈوگالڈ اسٹورٹ کے مقالے میں جس کا حوالہ آخری نوٹ میں دیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

۳۔ لاک کتاب ۲ باب اول۔ اور بانیئے کی کتاب مذکورۂ صدر (دیکھئے نوٹ ۲) دفعہ (۸) طبع ثانی۔

۴۔ لاک کتاب (۲) باب (۱)۔

۵۔ ایضاً کتاب ۴۔ باب (۱)۔

۶۔ ایضاً کتاب (۴) باب (۱) دفعات ۴ تا ۶۔

صہ۴ بلاشبہہ صحیح ہیں۔ چاہے ایک مکمل مساوی القائمہ مثلث یا مکمل دائرہ دنیا میں پایا جاتا ہو یا نہیں[1]۔ اور ہیئت داں ان خموں کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔ جن کو اجسام فلکی قوت سے متحرک کئے جانے پر بنا سکتے ہیں۔ اور جن کے مانند نمونے قدرت میں جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ نہیں ہیں۔ (۲) وجودہائے حقیقی یعنی اشیا جو ذہن سے باہر خارج میں ہیں۔ ذہن میں ان کے متعلق تصورات کے مطابق موجود ہوتی ہیں[2]۔

دفعہ (۶): شدتِ یقین کے متعلق ذہن انسانی کی خاصیتیں علم اور فیصلے یا تصدیق پر مشتمل ہیں[3]۔ صحیح معنی میں علم سے مراد ہمارے تصورات کی موافقت یا عدم موافقت کا واقعی ادراک ہے[4]۔ اور ایسے ہی ادراک کے متعلق "یقین" کی حد مناسب طور پر استعمال کی جا سکتی ہے[5]۔ علم وجدانی ہوتا ہے جب کہ اس کی موافقت کا ادراک فوراً تصورات ہی کے مقابلے سے حاصل ہوتا ہے۔ علم مدلل ہوتا ہے۔ جب کہ یہ ادراک بالواسطہ ہوتا ہے۔ مثلاً ریاضی صداقتیں جن کے ثبوت کو ذہن نے قبول کر لیا ہو۔ اور جب ہمارے حواس کے ذریعے سے ہم کو خارجی اشیا کے وجود کا ادراک ہوتا ہے تو ہمارا علم حسی کہلاتا ہے[6]۔ لیکن علم و یقین عادۃً ایک ثانوی معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ یعنی ظن غالب یا یقین معقول کے معنوں میں مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مال مسروقہ کو مسروقہ جانتے ہوئے لیا یا یہ کہ ہم کو کسی واقعے کے وجود

[1] دیکھئے De Morgan, on Probabilities صفحہ ۹۔

[2] لاک کتاب چہارم باب اول دفعہ (۷)۔

[3] ایضاً کتاب ۴۔ باب ۱۴۔ دفعہ ۴۔ اور باب (۱) دفعہ ۷۔

[4] ایضاً کتاب ۴۔ باب ۱۔ دفعہ ۲۔

[5] ایضاً کتاب ۴۔ باب ۴۔ دفعات ۷ و ۱۸۔

[6] ایضاً کتاب ۴۔ ابواب ۲ و ۱۱۔

کا یقین[1] یا اخلاقی طور پر یقین ہے وغیرہ۔

دفعہ (۷)۔ (۲)= ذہن کی دوسری خاصیت "فیصلہ" یا تصدیق گو شدتِ یقین کے لحاظ سے علم سے کمتر درجہ رکھتا ہے۔ تاہم فکر و عمل انسانی کے لیے اس کو مساوی اہمیت حاصل ہے۔ اور علم اصول قانون سے متعلق ہونے کی وجہ سے وہ ہماری زیادہ توجہ کا محتاج بھی ہے۔ یہ وہ خاصیت ہے جس کے ذریعے سے ہمارے ذہن تصورات کو دوسرے درمیانی تصورات کی مدد سے جن کا تعلق ان تصورات سے یا تو مستقل اور غیر متبدل نہیں ہوتا یا ایسا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ موافق یا غیر موافق۔ اور واقعات یا قضیات کو صحیح یا باطل قرار دیتے ہیں[2] اس کی بنیاد اس موافقت یا عدم موافقت اور صداقت یا بطلان کے متعلق وہ احتمال یا قرینہ ہے جو ہمارے علم۔ مشاہدے و تجربے سے ان کے مطابق یا مغایر ہونے کی بنا پر مستنبط ہوتا یا قیاس کر لیا جاتا ہے۔[3] فیصلہ اکثر دوسروں کے مشاہدے یا تجربے کی گواہی پر مبنی ہوتا ہے[4] لیکن ظاہر ہے کہ یہ اول الذکر کی ص ۵ ایک شاخ ہی ہوئی۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں ہمارا یقین بیان کرنے والوں کی صحت بیانی و صداقت کے قیاس پر مبنی ہوتا ہے۔

دفعہ (۸)۔ علم اور یقین چونکہ بہت کم امور کے متعلق حاصل ہوتے ہیں انسان نہ صرف اپنے اکثر افکار میں بلکہ چھوٹے بڑے۔ اہم و غیر اہم معاملات زندگی میں بھی فیصلہ (تصدیق) و ظنِ غالب پر عمل کرتے ہیں[5] قوت فیصلہ

---

[1] قانون قدرت واجانب از پوفنڈارف Puffendorf, jus Nat. et Gent. کتاب ۱۔ باب ۲۔ دفعہ ۱۱۔ اور Analogy of Religion از بٹلر Butler. مقدمہ۔

[2] لاک کتاب ۴۔ باب ۱۵۔ دفعہ (۱)۔ اور باب ۱۴۔ دفعہ ۳۔

[3] لاک ۴۔ باب ۱۵۔ دفعات ۳ و ۴۔ باب ۱۴۔ دفعہ ۴۔ اور بٹلر کی کتاب۔ انالوجی آف ریلیجن کا مقدمہ۔

[4] لاک ۴۔ باب ۱۵۔ دفعہ (۴)۔

[5] ایضاً باب ۱۴ دفعہ (۱)۔ انالوجی آف ریلیجن از بٹلر مقدمہ۔ Judicial Evidence مصنفہ بنتھم Bentham جلد ۳ صفحہ ۱۵۳ نیز شہادت مصنفہ گلبرٹ Gilbert طبع چہارم صفحہ ۳ و ۴۔

نہ صرف واقعاتی امور پر استعمال کی جاتی ہے۔ جو حواس کے مشاہدے میں آنے کی وجہ سے انسانی گواہی کے ذریعے سے قابل ثبوت ہوتے ہیں۔ بلکہ عمل ہائے قدرت اور دوسری ایسی اشیاء پر بھی استعمال کی جاتی ہے۔ جو حواس کے ذریعے سے دریافت نہیں ہو سکتے ہیں[۱]۔ اور اسی لیے اس کے تحت وہ کثیر التعداد مضامین آجاتے ہیں۔ جن کی تحقیق قیاس اور استقراء سے ہوتی ہے[۲]۔ لیکن یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایک ہی امر کے متعلق ایک شخص کو علم اور یقین حاصل ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کو ظن اور گمان۔ مثلاً جب کوئی شخص یا تو اصول ریاضی کی لاعلمی کی وجہ سے یا ان کے ثبوت کو سمجھنے کی طرف مایل نہ ہونے کی وجہ سے کسی ریاضی صداقت کو دوسرے شخص کی گواہی پر جو اس کو سمجھتا ہے۔ قبول کر لیتا ہے۔ اس صورت میں اس کے پاس اس صداقت کی صرف ظنی شہادت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مخبر کے پاس مدلل ثبوت[۳]۔

دفعہ (۹): علم اور فیصلہ (تصدیق) کا ایک اور بڑا فرق ظاہر کرنا باقی ہے۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ علم کی تین قسمیں ہیں[۴]۔ لیکن فیصلے (تصدیق) سے جو مختلف درجوں کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں بیان کرنا طاقت انسانی سے باہر ہے۔ کیونکہ جس حد تک واقعات وقضیے ہمارے سابقہ علم۔ مشاہدے اور تجربے کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ وہ لازمی طور پر بے انتہا مختلف ہو سکتی ہے۔ فیصلے کے مختلف اقسام کو حدود طمانیت۔ اعتماد

---

[۱] لاک کتاب (۴) باب ۱۶۔ دفعات ۵ و ۱۲۔

[۲] ایضاً دفعہ ۱۲۔ اور کتاب شہادت ازیائیٹ دفعات ۹۔ الخ طبع دوم۔

[۳] لاک کتاب (۴) باب (۱۵) دفعہ ۱۔ اور باب (۱۴) دفعہ (۳)۔ گرنیلف (Greenleaf) کی "شہادت" جلد ا طبع شانزدہم۔ دفعہ ا۔ نوٹ ا۔ نیز کتاب شہادت مصنفہ تھیے (Thayer) باب ۱۶۔

[۴] دیکھئے اوپر دفعہ (۶)۔

ظن غالب۔ ظن۔ گمان۔ قیاس۔ شک۔ بے اعتمادی۔ اور بے اعتباری وغیرہ سے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔[۱]

دفعہ (۱۰): لفظ ثبوت سے صحیح طور پر مراد کوئی شے ہے۔ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ ذہن انسانی کو کسی واقعہ یا قضیے کی صداقت یا بطلان کا یقین دلاتی ہے۔[۲] اور چونکہ صداقتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان کے ثبوت بھی مختلف ہوتے ہیں۔[۳] مثلاً کسی ریاضی مسئلے یا شکل کے ثبوت وہ درمیانی تصورات ہیں جو سلسلۂ دلیل کی مختلف کڑیاں ہوتی ہیں۔ ایسی کسی شے کا ثبوت جو استقرا سے ثابت کی جاتی ہے۔ وہ واقعات ہوتے ہیں۔ جن سے یہ شے مستنبط ہوتی ہے۔ اور عام واقعاتی امور کے ثبوت ہمارے حواس گواہوں کی گواہی۔ دستاویزات وغیرہ ہیں۔ ثبوت سے مراد وہ یقین بھی لیا جاتا ہے جو صحیح معنی میں ثبوت سے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔[۴] ص ٦

دفعہ (۱۱): لفظ شہادت سے اس کے اصلی معنی میں صاف ظاہر۔ عیاں یا مشہور ہونے کی حالت مراد ہوتی ہے۔[۵] لیکن ہماری زبان کی ایک

---

[۱] لاک کتاب ۴۔ باب ۱۶۔ دفعات ۶ تا ۹۔

[۲] "دیوانی قوانین ان کی قدرتی ترتیب سے" مصنفہ ڈوما Domat, Les Lois Civiles dans leur ordre Naturel, حصہ اول کتاب ۳۔ عنوان ۶ "شہادت" مصنفہ بانیے دفعہ ۵۔ طبع دوم۔

[۳] ڈوما کتاب وصفحات مذکورۂ بالا۔

[۴] Matthaeus de Probationibus (یعنی "دو ثبوت" از میتھیس باب اول نوٹ ۱ Huberus, Praelectiones Juris Civiles (یعنی مقدمۂ قانون روما مصنفہ ہیوبیرس) کتاب ۲۲۔ عنوان ۳۔ نوٹ (۲)۔ شہادت از گرینلیف طبع شانزدہم دفعہ ۱۔

[۵] "در لغت" از جانسن Johns. Dict. خارجہ ممالک کے مقننین لاطینی لفظ 'evidentia' (شہادت) اور فرانسیسی لفظ 'Evidence' کے معنی عام طور پر اس یقین کے لیتے ہیں جو ہمارے حواس کی گواہی

انوکھی تصریف[۱] کی وجہ سے اس سے مراد وہ امور ہوتے ہیں۔ جو کسی شئے کو ظاہر کرتے یا ثابت کرتے ہیں۔ اسی معنیٰ میں یہ عام طور پر ہماری قانونی کتابوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی استعمال ہوگا۔ اس معنیٰ میں شہادت کی اچھی تعریف یوں کی گئی ہے کہ ۔ کوئی امر واقعاتی جس کا اثر۔ رجحان۔ یا مقصد کسی دوسرے واقعہ کے ثبوت یا تردید کے متعلق ذہن میں یقین پیدا کرنا ہوتا ہے[۲]۔ وہ واقعہ جس کو ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے "اصل واقعہ" کہلاتا ہے اور جس واقعے کے ذریعے سے اس کا ثبوت بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کو "شہادتی واقعہ" کہتے ہیں[۳]۔ جب اس سلسلے کے دو سے زیادہ حصے ہوتے ہیں۔ تو درمیانی کڑیاں بلحاظ نیچے کی کڑیوں کے اصل واقعات ہوتے ہیں۔ اور بلحاظ اوپر کی کڑیوں کے شہادتی واقعات۔ ان درمیانی کڑیوں کو "متبدل" اصلی و شہادتی واقعات کہیں گے۔

دفعہ (۱۲) : آیندہ ہم اپنی توجہ "واقعات کی صداقت" تک ۔ جو اس

بقیہ حاشیہ نمبر (۵) صفحہ گزشتہ ۔ سے پیدا ہوتا ہے ۔ دیکھئے Quintilian Inst. Orat (یعنی کتاب خطابت مصنفہ کوئنٹیلین کتاب ۵۔ باب (۲)۔ "لغت قانونی" از کالون Calvin lexic. jurid اور لغت لاطینی از اسٹیفانس (Steph. Thesaur. Ling. Lat.) نیز ڈوما کے "قوانین دیوانی" حصۂ اول کتاب ۳۔ عنوان (۶)۔ اور شہادت مصنفہ بانئے ۶۔ ۸۔ ۹۔ ۲۰ وغیرہ طبع دوم۔ شہادت کے انگریزی قانون میں جو معنی لیے جاتے ہیں ان معنی کے لیے لاطینی اور کلیسائی قانون والے "Prohatio" (ثبوت) کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور فرانسیسی مصنفین "preuve" یعنی ثبوت کا لفظ۔

[۱] نارمن فرینچ میں بھی اس کے یہی معنی ہیں۔ دیکھئے ماسوا اور کتابوں کے میقات ٹرینیٹی ۱۸۔ ایڈورڈ دوم ۱۴/۱۴۱ عنوان Replegg. - وایڈورڈ سوم ۵۔ ۶۔ ۱۱۔

[۲] Bentham's Judicial Evidence' یعنی عدالتی شہادت مصنفہ بنتھم صفحہ ۱۷ "شہادت سے مراد کوئی ثبوت ہے۔ چاہے وہ اشخاص کی گواہی ہو کہ سرکاری تحریروں یا دوسری تحریروں کی۔ واقعے کی مزید تعریف دفعات ۱۳ ۔ ۲۳ میں کی گئی ہے"

[۳] عدالتی شہادت مصنفہ بنتھم صفحہ ۱۸۔

کتاب کا صحیح موضوع ہے۔ محدود کرتے ہوئے پہلے واقعات کے بعض اقسام پر
غور کریں گے۔ علم اصول قانون سے ان کا خاص تعلق ہونے کی وجہ سے ان
سے واقف رہنا مناسب ہوگا۔ پس واقعات کی پہلی قسم تو یہ ہے کہ واقعات
یا تو ”مادی“ ہوتے ہیں یا ”نفسیاتی“۔[1] مادی واقعات سے مراد وہ واقعات ہیں
جو کسی غیر ذی روح شے سے متعلق ہوتے ہیں۔ یا اگر وہ کسی ذی روح سے متعلق
ہوتے ہیں تو اُس کے اُن خواص کی وجہ سے نہیں۔ جن سے وہ شے ذی روح ہوتی صـ۷
ہے۔ اور نفسیاتی واقعات وہ واقعات ہیں۔ جو کسی ذی روح سے اس کے ان
خواص کی وجہ سے جن کی بنا پر وہ ذی روح ہوتا ہے متعلق ہوتے ہیں۔ پس ایسی
اشیا کا وجود جو دکھائی دیتی ہیں۔ ذی روح کارندوں کے افعال ظاہری یا
کسی مقدمے کے واقعات متعلقہ وغیرہ پہلی قسم کے تحت آتے ہیں۔ اور دوسری
قسم کے تحت وہ واقعات آتے ہیں جو صرف کسی شخص کے ذہن ہی میں موجود
ہوتے ہیں۔ مثلاً احساسات یا یاد جن کا اس کو شعور ہو۔ مثلاً کسی قضیے سے آدمی
کا ذہنی اتفاق۔ خواہشات وجذبات جن سے وہ متاثر ہو۔ ارتکاب افعال
میں اس کا قصد وارادہ وغیرہ۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ نفسیاتی واقعات گواہوں
کی گواہی سے ثابت نہیں کیے جا سکتے اور یہ بھی کہ ان کا وجود یا تو فریق کے اقبال
سے دریافت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ اور تقریر سے
خیالات کا پتا چلتا ہے[2] یا مادی واقعات پر قیاس کرنے اور نتیجہ نکالنے سے[3]۔ لیکن
اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ انسان کا ذہن بھی اتنا ہی موضوع شہادت ہے جتنی کہ
اس کے ہاضمے کی حالت۔ اور اسی لیے گواہوں کو اپنی ذہنی حالت کی بلا واسطہ گواہی
دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ گو دوسروں کی ذہنی حالت کی گواہی دینے کی

لہ۔ عدالتی شہادت از بنتھم صفحہ ۴۔
لہ۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس Mascard. de Prob. concl. صفحہ ۹ ۔۲ بنتھم کی عدالتی شہادت
صفحات ۲ ۸ و ۱۲۵ ۔ ایضاً جلد سوم صفحہ ۶ ۔۵ کک ۱۱۸ ب۔
لہ ثبوت قطعی از ماسکارڈس صفحہ ۹۴ ۔ عدالتی شہادت از بنتھم ۸۲ و ۱۲۵ ۔ جلد اول ۔ ایضاً جلد سوم صفحہ ۶

نہیں[1]۔

دفعہ (۱۳): واقعات کی اور دو تقسیمیں بھی ملحوظ رکھئے۔ پہلی تقسیم کی رو سے واقعات یا تو حادثات ہیں۔ یا حالات[2] اشیا۔ حادثے سے مراد کوئی حرکت۔ یا تغیر ہے۔ جو یا تو قدرتی طور پر واقع ہوتا ہے یا انسانی ارادے سے۔ آخری صورت میں اسے "فعل" یا "عمل" کہتے ہیں۔ کسی درخت کا گرنا ایک حادثہ ہے۔ درخت کا وجود "حالت شے" ہے اور دونوں واقعات ہیں[3]۔ واقعات کی دوسری تقسیم کی رو سے واقعات یا تو مثبت ہیں یا منفی[4]۔ یہ ایسا فرق ہے جو بہ خلاف گزشتہ دو تقسیموں کے واقعات کی ماہیت سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے طرز بیان سے متعلق ہے۔ جو ان کے ذکر کے لیے ہم اختیار کرتے ہیں[5]۔ کسی حالت اشیا کا وجود ایک مثبت واقعہ ہے۔ اس کا عدم وجود ایک منفی واقعہ۔ لیکن واقعات جو حقیقت میں موجود ہوتے ہیں۔ مثبت ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک منفی واقعے کی حقیقت اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ ایک مثبت واقعے کا عدم ہے۔ اور کسی منفی واقعے کا عدم اس کے مقابل و مخالف مثبت واقعے کے وجود کے مساوی ہے[6]۔

ص ۸ **دفعہ (۱۴)**: واقعات کے وجود یا عدم کے متعلق ہمارے اطمینان کا ماخذ یا علت یا تو ہماری ادراکی یا ذہنی قوتوں کا عمل ہے۔ یا دوسروں کی ایسی ہی قوتوں کا عمل جو ان کی گفتگو یا طرز عمل سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے کو شہادت داخلی اور دوسرے کو شہادت خارجی کہہ سکتے ہیں[7]۔ شہادت خارجی کا قانونی کارروائیوں

---

[1] ملک بنام کنگ ۹۷–۱۸۱۔ اکوئنس بنچ ۲۱۲۔ مانسل بنام کلیمنٹس لا رپورٹ ۹ کامن پلیس ۱۳۹۔ ولسن بنام ولسن ۲ پروبیٹ و ڈیورس رپورٹس ۴۳۵ و ۴۴۴۔ ہارڈ ویک بنام کولمن، فضلے و نتالسن رپورٹس ۵۳۱۔

[2] عدالتی شہادت از جیمز سٹیفن صفحہ ۴۷۔ جلد اول۔

[3] ایضاً۔

[4] ایضاً صفحہ ۴۹۔

[5] ایضاً صفحہ ۴۸۔

[6] ایضاً صفحہ ۴۹ و ۵۰۔

[7] ″ صفحات ۵۱ و ۵۲۔

میں اور تقریباً تمام دوسری چیزوں میں جو اہم حصہ ہے۔ اس کی وجہ سے مناسب ہے کہ ہم کسی قدر تفصیل سے انسانی گواہی۔ اعتبار کے وجوہات اور ان خطرات پر جن سے ایسی گواہی سنتے وقت محفوظ رہنا چاہیئے غور کریں۔

دفعہ (۱۵): ذہن انسانی کے اس قوی رجحان کو کہ دوسروں کے بیان کئے ہوئے امور کو صحیح باور کرے عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تصدیق روزمرہ کے مشاہدے سے ہوتی ہے۔ اور یہ بھی مساوی طور پر یقینی ہے کہ اس رجحان کا ایک سبب یہ ہے کہ ہمارے تجربے میں فی الجملہ انسانی گواہی میں جھوٹ سے بہت زیادہ سچ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سوال کہ کیا اس رجحان کا یہ ایک ہی سبب ہے۔ اختلاف آرا، کا باعث ہوا ہے۔ قانون قدرت پر لکھنے والے مصنفین بیان کرتے ہیں کہ انسان میں قدرت نے ایک اخلاقی جبلت ودیعت کی ہے۔ جو ان صورتوں میں جہاں قوت اور سرعت مطلوب ہوں۔ اور جہاں عقل و فکر کی قوتیں، یا تو پختہ نہ ہوں یا اگر پختہ ہوں تو سست ہوں۔ اسکے عمل کی محرک ہوتی ہے۔ اور اکثر مصنفین کا خیال ہے کہ دوسروں کے بیانات کو باور کرنے کا رجحان اسی فطری قوت یا جبلت کے عمل میں پایا جاتا ہے۔ انکی حجت ہے کہ انسان کی ساخت ایسی ہے کہ جو علم وہ اپنے ذاتی تجربے سے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ لازمی طور پر بہت محدود ہوتا ہے۔ اور جب تک اس کو فطرت کے کسی اعلیٰ عطیے کی وجہ سے اس قابل نہ بنایا جائے۔ بلکہ مجبور نہ کیا جائے کہ وہ دوسروں کے علم و تجربے سے مستفید ہو سکے۔ دنیا کی نہ تو حکومت ہو سکتی ہے اور نہ ترقی۔ وہ کہتے ہیں کہ زیر بحث رجحان کا جبلی ہونا۔ اس یقینی واقعے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رجحان بچپن میں بیحد قوی ہوتا ہے۔ اور کم ہوتا جاتا ہے۔ جب تجربے کی بنا پر ہم کذب و فریب سے

لہ۔ دیکھئے اصول قانون قدرت واجانب از برلامہ کوئے Burlamaqui, Principes du Droit de la Nature et des Gens. حصۂ دوم باب سوم۔

واقف ہوتے ہیں[1]۔ دوسرے مصنفین اس تمام بحث سے انکار کرتے ہیں[2]۔ اور اصرار سے بیان کیا جاتا ہے کہ بچوں میں دوسروں پر پورا پورا اعتبار کرنا جو دیکھا جاتا ہے یہ ان کے تجربے کے تمام تر یا تقریباً تمام تر یک طرفہ یا ناقص ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ سنتے ہیں اس کو صحیح تصور کرتے ہیں[3]۔

دفعہ (۱۶): بہرحال یہ امر یقینی ہے کہ انسانوں کے اپنے باہمی معاملات میں ص ۹
سچ بولنے اور عمداً جھوٹ کہنے سے اجتناب کرنے کی تین تہدیدیں ہیں — قدرتی تہدید۔ اخلاقی یا اجماعی تہدید اور مذہبی تہدید۔ پہلے قدرتی تہدید پر غور کیجئے۔ انسان اور انسان کے درمیان باہمی اعتماد تحصیل علم۔ نوع انسان کی مرفہ الحالی بلکہ سماج کے خود وجود کے لیے ناگزیر ہونے کی وجہ سے خالق اکبر نے سچ کے بہت گہرے چشمے انسان کے سینے میں پیدا کئے ہیں۔ بقول بنتھم (Bentham) قدرتی تہدید اپنی خاصیت میں کلیتہً جسمانی ہے۔ کیونکہ آرام پسندی اور سہل انگاری سے پیدا ہوتی ہے۔ حافظہ اختراع سے زیادہ کارفرما ہوتا ہے[5]۔ وہ کہتے ہیں[6]۔ کہ "واقعات

---

[1] "شہادت" از گرینلیف طبع شانزدہم۔ دفعہ ۷۔ اور وہ کتابیں جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

[2] ۱۔ عدالتی شہادت از بنتھم صفحات ۱۲۷ تا ۱۳۰۔ اور اخلاقی سیاسی فلسفہ از پالے Paley's Moral and Political Philosophy. کتاب (۱) باب (۵)۔

[3] ۱۔ عدالتی شہادت از بنتھم صفحات ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ مزید بیان کے لیے شہادت مصنفہ گرین لیف طبع شانزدہم دفعات ۷ و ۱۴۔

[4] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۱۹۸۔ جلد پنجم ایضاً صفحہ ۶۲۰ تا ۶۲۴۔ اور بائنے کی کتاب محولۂ دفعات ۲۲۰ تا ۲۲۲۔ طبع دوم ہم نے ان وجوہات کی بناء پر جن کا ذکر متن میں کیا گیا ہے۔ بائنے کے الفاظ "قدرتی تہدید" کو بنتھم کے الفاظ "جسمانی تہدید" پر ترجیح دیکر اختیار کر لیا ہے سچ کی قانونی یا سیاسی تہدیدوں اور طرف کا۔ جو مذہبی عقاید کے محض اطلاقات ہیں۔ اور دونوں اپنی ماہیت میں مصنوعی ہیں ذکر حصۂ دوم میں زیادہ مناسب ہوگا۔

[5] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۲ صفحہ ۲۔

[6] ایضاً جلد ۱ صفحات ۲۰۲ و ۲۰۳۔ اور دیکھئے "شہادت" مصنفہ اسٹارکی Stark. Ev. جلد ۱۔ طبع سوم صفحہ ۱۴۔

جس طرح گزرے ہیں۔ اسی طرح ان کو بیان کرنا حافظے کا کام ہے۔ یہ فی الواقع جیسے گزرے ہیں۔ اس کے خلاف بیان کرنا اختراع کا کام ہے۔ اور عام طور پر حافظے کے کام کا اختراع کے کام سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگا کہ اختراع بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ حافظے سے جو تصورات ذہن میں آتے ہیں۔ پہلے اور گویا ازخود آتے ہیں۔ اختراع اور تخیل سے جو تصورات ذہن میں آتے ہیں وہ محنت و دشواری کے بغیر نہیں آتے۔ پہلے حافظے کے پیش کردہ تصورات آتے ہیں۔ ان کو ترک کرنا ہوتا ہے۔ وہ مسلسل آتے ہیں اور مسلسل ہی ان کو ترک کرنا ان پر دروازہ بند کرنا ہوتا ہے۔ جھوٹے واقعات جن کے لیے تخیل پر زور دینا ہوتا ہے۔ بغیر محنت کے سجھائی نہیں دیتے۔ یہی نہیں بلکہ تلاش سے کچھ سجھائی بھی دیتے ہیں۔ تو دوسرے بھی ان کی جگہ سجھائی دیتے ہیں۔ اس طرح پر سوچنے کی محنت پر انتخاب کی محنت کا اضافہ ہوجاتا ہے۔" بنتھم کا یہ قول اگرچہ اپنی حد تک صحیح ہے۔ لیکن یہ امر بہت مشکوک ہے کہ کیا وہ قدرتی تہدید کا پورا بیان ہے۔ ہانئے نے اپنی کتاب[1] "Traite des Preuves" (شہادت") میں مقولۂ بالا پر سختی سے حملہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ گواہوں کی سچائی کی قدرتی تہدید۔ ذہن انسانی کے اس طاقتور جذبے میں پائی جاتی ہے۔ جو انسانوں کو سچ کہنے۔ اور سچ سے بے وفائی کرنے کی صورت میں اپنے پر ظلم کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ کہ سچ اور انصاف دو قطب تارے ہیں۔ جن کی طرف ذہن انسانی آلودہ نہ ہونے کی صورت میں ہمیشہ مائل رہتا ہے۔ لارڈ بیکن نے بھی اس مسئلے کے متعلق کچھ ایسے ہی الفاظ استعمال کئے ہیں[2]۔ بنتھم اسی

حت ۱۰

بقیہ حاشیہ نمبر ۶ صفحہ گزشتہ۔ نیز ایضاً صفحہ ۲۰ طبع چہارم۔

[1] طبع دوم دفعہ ۲۲۱۔ ایک دوسری جگہ طبع دوم دفعہ ۱۵ میں وہ کہتے ہیں کہ "اگر یہ سچ بھی ہے کہ انسان کے دل میں سچ کہنے کا رجحان ہے اسی طرح جس طرح اشیا میں زمین کی طرف کھچے جانے کا تب بھی انسان آزاد ہوتے ہیں۔ اور وہ مختار ہیں کہ اس رجحان کی اطاعت کریں یا نہ کریں۔ اور وہ لوگ جو یہ اعلان کرتے ہیں۔ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اطاعت نہیں بھی کرتے ہیں"۔

[2] صداقت پر مضمون۔

کتاب کے ایک دوسرے حصے[1] میں قدرتی تہذیب کی ایک شاخ تہذیب ہمدردی کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ یہ وہ جذبہ ہے جو ہم کو جھوٹ کہنے سے اس خیال کی وجہ سے باز رکھتا ہے کہ ہمارے جھوٹ سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچیگا۔ اور ان کے نزدیک قدرتی تہذیب کی خامی یہ ہے کہ وہ بہ نسبت خاص واقعات میں سچ کہلوانے کے جھوٹ کا کلیتہً انسداد کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے[2]۔ بنتھم کی قدرتی تہذیب کی تعریف کا لحاظ کرتے ہوئے یہ بلاشبہہ صحیح بھی ہے۔

دفعہ (۱۷): اخلاقی تہذیب کو ایک لفظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ بنی نوع انسان نے اپنے باہمی معاملات میں سچ کے فائدے اور جھوٹ کے نقصانوں کو معلوم کر کے قصداً سچ کے ترک کرنے کو اجماعاً نہایت مذموم فعل ٹھیرایا ہے اور اسی لیے جیسا کہ بہت سے مصنفوں نے کہا ہے کہ "جھوٹے" کے لفظ ہی میں بدنامی ہے[3]۔ اخلاقی تہذیب کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ چونکہ اس کی ساری قوت اس وقعت پر منحصر ہے جو انسان دوسروں کی رایوں کو دیتے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو سکھاتی ہے کہ وہ اپنی، خامیوں کو عوام کی نظر سے چھپائیں۔ گو اس میں سچ کی قربانی کیوں نہ ہو جائے۔

دفعہ (۱۸): آخر میں مذہبی تہذیب کا ذکر باقی ہے۔ یہ اس عقیدے پر مبنی ہے کہ حکمران عالم کو سچ پسند اور جھوٹ سے نفرت ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی طریقے پر ایک کی جزا اور دوسرے کی سزا دیتا ہے۔ توراۃ کے نویں حکم کی رو سے جھوٹی گواہی دینا منع ہے۔ اور اس شخص کو پسند کیا گیا ہے جو "باوجود اپنے

---

[1] - عدالتی شہادت از بنتھم جلد پنجم صفحہ ۲۳۶ -

[2] - ایضاً صفحات ۲۰۷ و ۲۰۸ -

[3] "قانون قدرت واجانب" از پوفنڈارف کتاب ۴ باب ۱ دفعہ ۹۔ عدالتی شہادت از بنتھم کتاب ۱ باب ۱۱ دفعہ ۵ - اور لارڈ بیکن کا مضمون صداقت پر۔

نقصان کے سچ کہتا ہے اور بدلتا نہیں" (دیکھئے سرود پنجد ہم)[1] اور قرآن شریف ناطق ہے کہ " اپنے حلف نہ توڑو۔ کیونکہ (ان میں) تم نے خدا کو اپنا گواہ ٹھیرایا ہے" (دیکھو سورۂ شانزدہم) اور جھوٹی قسموں کو اس دنیا کی برائیوں اور آخرت کی سزا کے وعیدوں کے ساتھ منع کیا ہے۔ گو دو جگہ سورۂ دوم و پنجم میں) یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حلف میں کوئی لفظ بے سوچے سمجھے کہدیا جا تو خدا اس کی سزا نہیں دیتا[2]۔ جھوٹ کی الٰہی سزا چونکہ پوشیدہ اور مستقبل کی بات ہوتی ہے۔ اس لیے اس تہدید کا اثر اتنا نہیں ہے جتنا کہ بصورت دیگر ہوتا۔ اور دروغ حلفی کے مرتکب اکثر ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جن کے ایمان پر شبہہ نہیں ہو سکتا۔

ص ۱۱ **دفعہ ۱۹**: ان تینوں تہدیدوں کا اثر اس سے بہت زیادہ ہے جتنا کہ بادی النظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔ ان کا عمل بطور سچ کہلوانے کی علت اور راست بیانی کو انسانوں کے لیے عادتی و قدرتی امر بنانے کے پیہم و مسلسل ہے۔ برخلاف اس کے جھوٹ کی ہر ترغیب کو ہم ایک قسم کی مخل قوت ہی سمجھ سکتے ہیں جس کا عمل شاذ و نادر اور اتفاقی صورتوں میں ہوتا ہے۔ یوں تو بہت کم اشخاص ہی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ ہر وقت سچ بولتے ہیں بہتوں کے نزدیک اس کی پابندی وہم و اتفاق اور حالات پر موقوف ہوتی ہے۔ جھوٹ کہنے کی بعضوں کی عادت پڑانی ہوتی ہے۔ اور بعض جماعتیں بعض دوسری جماعتوں سے بعض امور پر پابندی سے گویا بطور اصول کے سچ نہیں کہتی ہیں لیکن انحرافات کے لیے ہر ایک تخفیف

---

[1] نیز لیویٹیکس ۶-۵-۵ Leviticius vi. 5-5-6 جہاں حکم ہے کہ جھوٹی قسم سے جو چیز حاصل ہوئی ہے اس کو واپس کردو۔ اور اپنے پاس سے اس میں اس کا پانچواں حصہ شریک کرکے مالک کو دے دو۔

[2] نیز سورۂ پنجم میں فرمایا گیا ہے کہ قسم کا کفارہ دس آدمیوں کو معمولی کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا۔ یا ایک مسلمان کو غلامی سے آزاد کرنا یا ان تین امور میں سے کسی ایک کی استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھنا ہے۔

کر دینے کے بعد بھی روزانہ جو سچ بولا جاتا ہے۔ اس کی مقدار جھوٹ سے بہت زیادہ ہوتی ہے[۱]۔ اور بنتھم نے بہت اچھا کہا ہے کہ "دنیا کے بڑے سے بڑے جھوٹے شخص کے منہ سے اگر جھوٹ بجائے سچ کے ایک مرتبہ نکلا ہو تو سو مرتبہ سچ نکلا ہوگا"[۲]۔

دفعہ (۲۰): لیکن یہ کہہ دینا بہت ہی ضروری ہے کہ عمل کے وہ سرچشمے جنھیں ہم نے "تہدیداتِ صداقت" سے موسوم کیا ہے۔ غلط راہ پر بھی ہو سکتے۔ یعنی بجائے سچ کے جھوٹ بھی کہلوا سکتے ہیں۔ اگر قدرتی تہدید کی بنیاد سہل انگاری ہے تو یہی سہل انگاری جہاں جھوٹے واقعات کے اختراع سے باز رکھتی ہے۔ وہاں اس سے بھی باز رکھتی ہے کہ حافظے پر زور دے کر جو کچھ دیکھا ہے اس کو پوری طرح بیان کر دیا جائے۔ اور اگر اس کی بنیاد صداقت اور انصاف پسندی ہے تو وہ شخص جو شہادت دینے بلایا جائے خیال کر سکتا ہے کہ سچ کے چھپانے سے اغراض انصاف پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً اس صورت میں جب کہ سچ کہنے سے ایک ایسا ملزم مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ جس کا چالان اگرچہ قانوناً صحیح ہے۔ لیکن اخلاقاً خلافِ انصاف۔ یا جس کے آئندہ کے اچھے چال چلن کی ضمانت اس کی رائے میں بجائے سزا پانے کے چھوٹ جانے میں ہوتی ہے۔ لیکن زیر بحث تہدیدوں میں اخلاقی تہدید سے زیادہ کوئی تہدید خود اپنے خلاف کارفرما نہیں ہوتی۔ چال چلن جس کو سماج کا ایک حصہ برا کہتا ہے۔ دوسرا اس کی بہت تعریف کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو بعض جماعتوں کی اچھی رائے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نظر میں اپنے

---

[۱] بائنے کتاب محولہ دفعہ ۱۵ طبع دوم۔

[۲] عدالتی شہادت از بنتھم صفحہ ۸۲۔ ہم نے کہیں ایک ایسے ملک کا ذکر پڑھا ہے۔ جہاں کے باشندے اس کے جغرافیے کے متعلق تمام سوالات کے عمداً اور باقاعدہ طور پر جھوٹے جوابات دیتے ہیں۔ تاہم ایک سیاح نے اس کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کر لیے۔ جبکہ اس نے ان سے ضمنی اور ذیلی امور پر سوالات کئے جن کے جوابات میں

کو ذلیل کر کے بھی اس کو حاصل کرتے ہیں۔ اور سچ یا جھوٹ جو اس مقصد کے لیے مفید ہو۔ کہتے ہیں۔ مارکوئیس بکاریہ Marquis Beccaria کہتے ہیں[1] کہ گواہ کا اعتبار ایک حد تک کم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کسی ایسی خانگی جماعت کا رکن ہوتا ہے۔ جس کے دستور و عقاید یا تو اچھے معلوم نہیں ہوتے ہیں۔ یا عوام کے طریقوں سے علیٰحدہ ہوتے ہیں۔ ایسے شخص ایں نہ صرف اس کے اپنے جذبات ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کے بھی"۔ مذہبی تہدید سے بھی جھوٹ کی حمایت ہوتی ہے۔ مذہب کے بعض اشکال بعض صورتوں میں اس کو جائز رکھتے ہیں[2]۔ اور بسا اوقات مذہبی اشخاص نے اپنے مذاہب کو بدنامی سے بچانے کے لئے سچ کو قربان کر دیا ہے۔

دفعہ (۲۱): انسانی گواہی کا اعتبار صحیح معنی میں گواہ کے اپنے بیانات سے واقفیت کے ذرایع اور اس کے ان کو صحیح بیان کرنے کے[3] مجموعی تناسب سے ہوتا ہے۔ آخر الذکر کے تخمینے میں تین امور پر توجہ کرنی چاہیے (۱) اس امر پر کہ کیا اس کو کوئی ذاتی غرض یا تعصب ہے۔ جو اس کو سچ سے منحرف کر دے۔ (۲) سابقہ موقعوں پر اس کی صداقت پر ــــ جو یا تو

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ گزشتہ۔ سچ قدرتی طور پر نکل آیا۔ اور معلومات مطلوبہ کا مواد فراہم کر دیا۔

[1] Dei Delitti e delle Pene (قانون الٰہی والٰہی سزا مصنفۂ بکاریہ دفعہ (۸)۔

[2] دیکھیے Code of Gentoo Laws etc (مجموعۂ دھرم شاستر) مصنفۂ ہال ہڈ Halhed. جس کا بعد کے صفحوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب ۲۔ حصہ (۱)۔ باب (۲) مذہب اور اخلاقیات پر لکھنے والے اساتذہ نے اس امر پر بہت غور کیا ہے کہ کیا سچ سے انحراف کبھی جائز ہے اور اگر ہے تو کب؟ دیکھیے "قانون قدرت و اجانب" از پوفنڈارف کتاب (۴) باب (۱) دفعات ۷ و ما بعد "عدالتی شہادت" از بنتھم کتاب (۱) باب (۱۱)۔ دفعہ ۵۔ اور "اخلاقی و سیاسی فلسفہ" مصنفۂ پالے کتاب ۳۔ حصۂ اول باب ۱۵ وغیرہ نیز کتاب (۱) باب (۵) مگر عام طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سچ کہنے کا وجوب قاعدہ ہے جھوٹ کی رخصت اگر ہے تو استثنا ہے۔

[3] دیکھیے نیچے دفعہ ۴۳۔ اور نوٹس۔

خود ہمارے تجربے سے یا قابل اعتبار شہادت سے ظاہر ہوتی ہو (۳) گواہی دیتے وقت کے اس کے طرز عمل اور وضع قطع پر۔ ایک کلیسائی قانون داں کہتے ہیں[1]۔ کہ "جج کو گواہوں پر سوالات ہر صورت میں کرنا اور ان کا اظہار پوری توجہ سے لینا چاہیئے۔ ہر واقعہ کے متعلق اس کو خاص طور پر پوچھنا چاہیے۔ یعنی وجوہات۔ اشخاص۔ وقت و مقام۔ دیکھے اور سنے ہوئے امور۔ واقعی علم۔ اعتبار کرنے پر آمادگی۔ اور کسی دوسرے واقعہ کے متعلق جو اس کی دانست میں اہم او رامر زیر بحث سے متعلق ہو اس کو پوچھنا چاہئے۔ نیز اس کو گواہوں کے چہرے ان کی مستقل بیانی اور فکر و تردد۔ جس کے ساتھ وہ اپنا بیان دیتے ہیں۔ ذہن نشین کرنا اور فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ الفاظ سے زیادہ گواہوں کے طرز و وضع سے بعض وقت جب کہ گواہ آمادہ بھی نہ ہوں اصل واقعات منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری ایک کتاب[2] میں ہے کہ "کٹہرے میں گواہ کے طرز عمل اور شہادت دیتے وقت اس کے طریقے پر سوالات ابتدائی کے وقت بھی اور جرح کے وقت بھی توجہ کرنا اکثر خود گواہی سے کم اہم نہیں ہوتا ہے۔ گواہ کا اپنے فریق کے مفید گواہی دینے میں پیش پیش رہنا اور جوش و اشتیاق دکھانا واقعات میں مبالغہ کرنا۔ مخالف شہادت دینے میں پس و پیش کرنا۔ اس کا جواب دینے میں دیر کرنا اس سے کے ٹالنے کے جوابات۔ اپنے جواب کے اثر کا اندازہ کرنے کے لیئے نہ سننے یا نہ سمجھنے کے بہانے سے اس کا وقت لینا سوال کو سنے یا سمجھے بغیر جواب دینے میں اس کا جلدی کرنا۔ ایسے حالات کی تفصیلات بیان کرنے میں اس کا ناقابل ہونا جن کے متعلق اس کی گواہی اگر جھوٹی ہے تو اس کو جھٹلایا جاسکتا ہے۔ یا ایسے حالات کی تفصیلات بیان کرنے میں اس کی ص ۱۳

[1] اصول قانون کلیسائی از لانسی لوٹس Lancelottus Institutiones juris canonici کتاب (۳) عنوان (۱۴) دفعات ۱۱ و ۱۲۔

[2] "شہادت" مصنفہ اسٹارکی صفحہ ۵۰۰ طبع سوم۔ ایضاً طبع چہارم صفحات ۸۲۲ - ۸۲۳ -

مستعدی جن کے متعلق وہ جانتا ہو کہ اس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا — یہ تمام امور کم و بیش اس کے سچے نہ ہونے کی نشانیاں ہیں۔ برخلاف اس کے بلا لحاظ نتائج۔ سوالات کے جواب دینے پر اس کی آمادگی اور صاف دلی اور خصوصاً معاملے سے متعلق تمام حالات کو بیان کرنے میں اس کی بلا کسی پس و پیش کے آمادگی۔ جس کی وجہ سے اگر اس کی گواہی جھوٹی ہے تو اس کے جھٹلانے کی بہت گنجائش نکل آتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کے بہت سے امور اس کے سچے ہونے کی قوی ذاتی علامتیں ہیں۔" لیکن اس بیان کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔ ایک حال کے مصنف کہتے ہیں کہ "ایک گواہ بہت ہی ایماندار ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس کی وضع قطع اور طرز عمل بعض لحاظ سے قابلِ ملامت اور زجر و توبیخ کا مستحق ہوتا ہے۔ ذہن کی ساخت، عادت اور طرز زندگی سے اس کی زبان اور وضع ناشائستہ اور اجڈ ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اس کا مطلب کسی کی اہانت یا بیمروتی نہیں ہوتا ہے۔ ایسی بے ادب اور ناشائستہ طبیعت یا وضع کے ساتھ ساتھ سچ کہنے کی عادت۔ جھوٹ سے نفرت اور سچی شہادت دینے کی خواہش اور مستقل ارادہ پائے جا سکتے ہیں ...... گھبراہٹ۔ پریشانی۔ سوالات کے جواب دینے میں پس و پیش کا طرز عمل۔ اور خود متضاد یا مذبذب جوابات بھی لازمی طور پر گواہ کی بے ایمانی کے ثبوت نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ طرز عمل شرم یا بزدلی کے باعث ہو سکتا ہے یا وہ قدرتی اور لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کسی ماہر و مشاق اور شاید بے اصول اڈوکیٹ کے اظہار کا جس کا مقصد اپنے سوالات میں گواہ کو پھانسنا۔ پکڑنا۔ بدحواس کرنا۔ اور اس سے کوئی بات اور ہر بات کہلوانا۔ اور اس کی تردید کروانا ہوتا ہے۔ اظہار دیتے وقت اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر گھمانا گواہ کا قابل ملامت طرز عمل ہی۔ لیکن ایک بالکل ہی نئے مجمع میں اس کا یہ طرز عمل شاید خلاف عادت و فطرت بھی نہیں۔ اور بے توجہی اور گھبراہٹ جو ادھر ادھر دیکھنے سے

ﷲ Ram on facts, (یعنی واقعات مصنفہ رام) صفحات ۱۷۳ تا ۱۷۴۔

پیدا ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ کام کے وقت اس کے جلدی سے اور بغیر کافی غور کے جوابات دینے کا باعث ہو۔ لیکن ان سب باتوں میں عدالت سے ص ۱۴ عمداً بے ادبی مقصود نہیں ہو سکتی ہے۔ اور باوجود ان تمام باتوں کے گواہ بہت ہی ایماندار ہو سکتا ہے۔ نیز کبھی کبھی یہ ہم سب کو پیش آتا ہے۔ کہ ہم بغیر سوچے سمجھے ایک لفظ کے بجائے دوسرا لفظ استعمال کر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معنی ہمارے مطلب سے بالکل جدا ہو جاتے ہیں۔ بغیر جانے ہوئے ہم وہ کہہ جاتے ہیں جو ہمارا مطلب نہیں ہوتا۔ اسی طرح گواہ بھی نادانستہ خود اپنی تردید کر سکتا ہے"۔

دفعہ (۲۲): کسی شخص کا واقعات کو صحیح بیان کرنا موقوف ہوتا ہے۔

(۱) اس کے ان امور کے جن کو وہ بیان کرتا ہے مشاہدے کے مواقع، نیز (۲) اس کے ادراک و مشاہدے کے قدرتی یا مکسوبہ طاقتوں پہ۔ اور یہاں یہ دریافت کرنا اہم ہے کہ آیا وہ ایک عقلمند اور سنجیدہ مزاج شخص ہے یا خیالی اور عجیب و غریب امور کا دلدادہ۔ نیز کیا اس کو کوئی تعصب ایسا تو نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کی قوت فیصلہ تو متاثر نہیں ہو گئی ہے۔ (۳) اس امر پر کہ کیا جو حالات وہ بیان کر رہا ہے۔ ایسے تھے کہ اس کی توجہ ان کی طرف یا تو ان کے ذاتی اوصاف کی وجہ سے یا ان کے اس سے متعلق ہونے کی وجہ سے ہو سکتی تھی" جہاں ایک ماہر کیمیا یا طبیعیات کو ایک خطرناک زہر نظر آتا ہو وہاں باورچیخانے کی ماما برتنوں میں ایک چھوٹے سے دھبے کے سوائے کچھ نہیں دیکھتی۔ اور باورچن کے نزدیک تو وہ بگوان کے خود کھا جانے کی ایک کافی وجہ ہوگی۔ جہاں ماہر نباتیات کو ایک نادر اور شاید بالکل نیا پودا نظر آتا ہو وہاں کاشت کار صرف ساگ پات دیکھتا ہے۔ اور جہاں ایک ماہر معدنیات کو کبھی دھاتوں کا ایک نیا مرکب نظر آتا ہے جس میں کوئی بالکل نئی دھات شامل ہو۔ وہاں مزدور کو مٹی کے ڈھیلے کے سوا کچھ اور نظر نہیں آتا کہ اس میں اور دوسرے مٹی کے ڈھیلوں میں کوئی فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ

کچھ زیادہ بھاری اور تکلیف دہ ہو۔[۱] (۴) گواہ کے حافظے پر۔ اور یہاں دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا وہ معاملہ قدیم ہے یا جدید۔ اور کیا اس نے اپنے حافظے کو کسی تحریر کے معائنے سے یا گفتگو سے تازہ کیا ہے یا نہیں۔

دفعہ (۲۳) = ایک ہی امر پر متعدد گواہیوں کی شہادتی وقعت فرداً فرداً ہر گواہی کی شہادتی وقعت کا مرکب نتیجہ ہوتی ہے۔[۲] لیکن جب گواہیاں باہم مخالف اور متضاد ہوتی ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ ان کی اضافی وقعت سے جو بہترین نتیجہ نکال سکتے ہیں نکالیں۔

دفعہ (۲۴) : کسی قسم کی بھی گواہی ہو اسے وقعت دیتے وقت دو چیزوں کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے:۔ (۱) بیان کے مختلف حصوں کی باہمی موافقت۔ (۲) امور بیان کردہ کا ممکن و قرین قیاس یا ناممکن و بعید از قیاس ہونا۔ امکان یا احتمال امور بیان کردہ کی ایک قسم کی تائیدی یا جوابی شہادت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں[۳] احتمال سے مراد کسی شے کے صحیح ہونے کا قرینہ ہے۔ جو اس امر کے ہمارے علم۔ مشاہدے اور تجربے سے مطابق ہونے پر مبنی ہوتا ہے۔ جب کوئی فرضی واقعہ قوانین قدرت کے جن کو اس غرض کے لیے قائم اور غیر متبدل سمجھا جاتا ہے[۴] اس قدر خلاف ہوتا ہے کہ کیسی ہی شہادت ہو ہم کو اس کا یقین نہیں ہو سکتا تو اس فرضی واقعے کو ناممکن یا جسمانی طور پر ناممکن کہا جاتا ہے۔ ص ۱۵

۱۔ "عدالتی شہادت" از بنتھم صفحات ۱۶۴ و ۱۶۵۔

۲۔ دیکھیئے نیچے دفعہ ۲، اور نوٹس۔

۳۔ دیکھیئے اوپر دفعہ ۷۔

۴۔ عصر جدید کی عدالتی کارروائیاں اس مفروضے پر کی جاتی ہیں کہ قوانین قدرت قائم اور غیر متبدل ہیں خرق عادات کی بے اعتباری کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے مسلمہ طور پر شاذونادر ہونے کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ اگر ان کے وقوع کو عدالتیں بطور فیصلوں کے ایک اصول کے اختیار کر لیں تو یہ امر سخت خطرناک ہوگا۔

اسی طرح کوئی امر اخلاقی طور پر بھی ناممکن ہوتا ہے اور یہ اخلاقی عدم امکان اعلیٰ درجے کے عدم احتمال ہی کا دوسرا نام ہے۔

دفعہ ۲۵: چونکہ انسانوں کے علم۔ مشاہدے و تجربے میں حد درجہ فرق ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے امکان اور احتمال کے تصورات بھی لازمی طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہم ہمیشہ یہ دیکھتے ہیں کہ بیان کردہ واقعات کے اعتبار کے متعلق نہ صرف بہت ہی متضاد رائیں قایم کی جاتی ہیں۔ بلکہ کسی واقعے کو جس کو ایک شخص ممکن و قرین قیاس سمجھتا ہے۔ اس کو دوسرا شخص عملاً ناممکن سمجھتا ہے[۱]۔ اس قسم کے عدم امکان کے متعلق ہمارے تصورات کم و بیش اتنے ہی صحیح و درست ہوں گے جتنی کہ قوانین قدرت سے ہمیں واقفیت ہوگی۔ کیونکہ بہت سے نادر واقعات کے متعلق جو بظاہر ان قوانین کے خلاف نظر آتے ہیں۔ تحقیق پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ دوسرے قوانین کے جو پہلے معلوم نہیں تھے۔ مستقل نتائج ہیں۔ شاہ سیام کے اس قصے کا اکثر ذکر کیا جاتا ہے کہ اس سے یورپ کے متعلق ڈچ کسفیر نے جو کچھ کہا اس کو صحیح باور کر لیا۔ لیکن جب اس نے کہا کہ سرما میں وہاں پانی اتنا جم جاتا ہے کہ اس پر آدمی۔ گھوڑے اور ہاتھی بھی چل سکتے ہیں۔ تو بادشاہ نے اس کو صاف جھوٹ قرار دے دیا[۲]۔ ساڑھے تین سو سال پہلے جب کولمبس نے اپنے اس ایقان کو ظاہر کیا کہ مغرب کی جانب جہاز رانی کرتے ہوئے جزائر شرق الہند تک پہنچنا ممکن ہے تو دنیا کے تمام عالم اس کا عملاً ناممکن ہونا

---

[۱] اس کے ناممکن ہونے کا اس کو یقین بھی ہو سکتا ہے مثلاً قیاسی شہادت کہ ایک بظاہر لیکن دراصل غلط سلسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ الف نے مقام ب پر ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ج کو اس کا جرم قرین قیاس نظر آتا ہے لیکن د ذ اور ی جانتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کیونکہ جرم کے ارتکاب کے وقت وہ مقام ق پر تھے اور انھوں نے الف کو وہاں دیکھا تھا۔

[۲] لاک کتاب ۴ باب ۱۵ دفعہ ۵۔

دلیلوں سے ثابت کرنے کو تیار تھے[1]۔ اور ہمارے زمانے میں دخانی جہازوں کے
ذریعے سے بحر اوقیانوس کو طے کرنے کے منصوبے کے متعلق اسی قسم کے الفاظ
استعمال کیے گئے ہیں۔ اسی طرح اس دعوے کو کہ انگلستان کو ایک گاڑی میں
ساٹھ میل فی گھنٹے کی رفتار سے طے کیا جا سکتا ہے۔ یا اس دعوے کو کہ ایک
پیام برقی رفتار سے سمندر کے سیکڑوں میل پار چالیس یا ساٹھ گز کی گہرائی
کے نیچے سے پہنچایا جا سکتا ہے ——— بنی نوع انسان کا کم از کم اکثر حصہ قرن ہا
قرن تک ایسا صریح جھوٹ سمجھتا تھا کہ جس کی تردید تک کی ضرورت نہیں صہ ۱۶
تھی اور صرف یہ کہنا ہی کہ اسی طرح ایک پیام بحر اوقیانوس کے ایک کنارے
سے دوسرے کنارے تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ کسی شخص کو بطور ایک لاعلاج
پاگل کے قید کرا دیتا یا اس کو شیطان کا کارندہ قرار دے کر زندہ جلوا دیتا۔
اور آخر میں ملحوظ رکھیے کہ ایک ہی امر کو مختلف اشخاص ممکن یا قرین احتمال بہت ہی
مختلف وجوہات کی بنا پر سمجھتے ہیں۔ طیاروں کے ابتدائی زمانے میں بعض جاپانیوں نے
سینٹ پیٹرس برگ میں ایک غبارے کو بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔ لیکن کسی حیرت
کا اظہار نہیں کیا۔ اور جب ان سے ان کی بے پروائی کا سبب پوچھا گیا تو انھوں نے
کہا کہ یہ سوائے جادو کے کچھ نہیں۔ اور جاپان میں کثرت سے جادوگر ہوتے ہیں[2]۔

دفعہ ۲۶: اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے یہ کہنا باقی ہے کہ انسانی
گواہی میں جھوٹ اکثر غلط بیانی۔ ناقص البیانی یا مبالغے کی شکل میں پایا جاتا

---

[1] دیکھیے سوانح کولمبس مصنفہ واشنگٹن ایرونگ, Life of Columbus, by washington Irving جلد ا کتاب ۲ باب ۴ Testimony of Rocks مصنفہ ملر .Miller میں از منہ وسطیٰ میں دنیا کی جو ہیئت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے عجیب نقشے کی ایک نقل دی گئی ہے۔

[2] "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۳ صفحہ ۱۵۰ بنتھم کی کتاب عدالتی شہادت کا باب عدم امکان و عدم احتمال گو ایک ایسا خاکہ ہے جو پورا نہیں کیا گیا اور جو غلطیوں سے بھی خالی نہیں ہے تاہم اس کا پڑھنا مفید ہوگا دیکھو کتاب ۵ باب ۱۶۔

ہے نہ کہ کلیتہً دروغ گوئی کی شکل میں ''جو شخص پوری طرح سچ نہیں بیان کرتا ہے سچ سے بغاوت کرتا ہے[1]۔ کوئی جھوٹ کبھی آدھا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا کہ جب وہ کسی یقینی سچ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی لیے انگریزی عدالتوں کے حلف کے الفاظ بہت ہی جامع ہوتے ہیں۔ کہ اظہار دینے والے گواہ کو ''سچ۔ پورا سچ۔ اور سوائے سچ کے کچھ نہیں کہنا چاہئے'' اس طرح پر محض مبالغے سے شر کا ایک بڑا دروازہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ سچ تصویر کا اصل حصہ ہوتا ہے۔ اور من گھڑت تصویر کی آب و تاب۔ اس لیے واقعے کو قصے سے جدا کرنے اور تصویر کو اس کے اصلی رنگ میں دیکھنے۔ اس سے زیادہ صبر و ذہانت کی ضرورت ہے جتنی کہ اکثر آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ یا جتنی کہ وہ استعمال کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ سچ کی آمیزش سے صاف دلوں کا شبہہ باقی نہیں رہتا۔ اور بدوں کے فوری اعتبار کرنے پر صاد ہو جاتا ہے[2]۔

دفعہ (۲۷) - شہادت کے مختلف اقسام ہیں۔ جو گو ایک حد تک بے قاعدہ ہیں۔ لیکن ان کو ذہن نشین رکھنا مفید ہوگا۔ بس پہلے تو بہ لحاظ اس امر کے کہ اصل واقعہ شہادتی واقعے سے ـــ واقعۂ ثابت شدنی واقعۂ ثابت شدہ سے ـــ یا تو بلا واسطہ متبادر یا بطور نتیجے کے اخذ ہوتا ہے۔ شہادت بلا واسطہ یا بالواسطہ ہوتی ہے۔ لیکن علم اصول قانون میں معمولاً بلا واسطہ شہادت ایک ثانوی مفہوم میں مستعمل ہوتی ہے۔ یعنی ان صورتوں تک محدود سمجھی جاتی ہے۔ جن میں راست اصل واقعہ یعنی واقعۂ ثابت شدنی کی گواہوں۔ اشیا۔ یا دستاویزات کے ذریعے سے گواہی دی جاتی ہے[3]۔ شہادت بالواسطہ جس کو صـ۱۷

[1] - ۱۱ انگ ۳۳ - الف 4 Inst. Epil.—

[2] - قانون شہادت از ٹیلر Tayl. Evid. طبع یازدہم دفعہ ۵۲۔ اور وہ لکچر جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

[3] - تمام شہادت یا تو بلاواسطہ یا بالواسطہ ہے۔ بلاواسطہ جب کہ ہم جس امر کو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ خود دستاویزات شہادت میں ہوتا ہے۔ اور بالواسطہ جب کہ جو ہمارا مقصد ہوتا ہے وہ دوسرے

قانونی کارروائیوں میں "قرائنی شہادت" بھی کہتے ہیں[۱]۔ یا تو قطعی ہوتی ہے یا قیاسی۔ قطعی جب کہ اصل اور شہادتی واقعے میں — یعنی واقعۂ ثابت شدنی اور واقعۂ ثابت شدہ میں — تعلق قوانینِ قدرت کا کوئی ضروری نتیجہ ہو۔ اور قیاسی جب کہ یہ نتیجہ کم و بیش درجے کے احتمال پر مبنی ہو[۲]۔ علی ردآمد میں موخرالذکر کو قیاسی شہادت کہتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ اس لفظ کا ایک ثانوی مفہوم ہے۔ کیونکہ قیاسی شہادت تو شہادت بلاواسطہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ وہ گواہوں کی صداقت اور دستاویزات کی صحت کے قیاس پر مبنی ہوتی ہے[۳]۔

دفعہ (۲۸)۔ نیز شہادت یا تو مادی ہوتی ہے یا شخصی[۴]۔ مادی شہادت سے

بقیہ حاشیہ نمبر (۳) صفحہ گزشتہ۔ دستاویزات یا شہادت سے بطور نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔ Vinnius. Jurisp. Contract کتاب ۴ باب ۲۵۔ شہادت مصنفہ اسٹارکی صفحہ ۱۵ طبع سوم اور ایضاً صفحہ ۲۱ طبع چہارم۔

۱۔ اس امر میں شبہہ ہو سکتا ہے کہ کیا یہ دو حدیں صحیح معنی میں مترادف اور ہم معنی ہیں۔ قرائنی شہادت۔ شہادت بالواسطہ کی وہ نوع ہے جس کو قانون صریح عدالتی تصفیے کی بنیاد قرار دینے کے لیے کافی قریب سمجھتا ہے۔ مثلاً جب فلسفیانہ یا تاریخی صداقتیں نتیجۂ بعید بطور یا واقعات پر قیاس کے ذریعے سے حاصل کی جائیں، تو ان صداقتوں کی شہادت کو شہادت بالواسطہ کہیں گے۔ لیکن اس کو قرائنی شہادت نہیں کہہ سکتے۔ قرائنی شہادت پر مزید دیکھئے دفعات ۲۹۳-۲۹۵ نیچے نیز دیکھیے مصنف کے فرزند جسٹس ولس مرحوم کا ایک جامع بیان "قرائنی شہادت" از ولس Wills on Circumstantial Evidence. صفحہ ۳۶۔۱۰ طبع ششم ۱۹۱۲ء میں دیکھئے۔

۲۔ "شہادتیں پہلے ان دو قسموں میں منقسم ہیں۔ کیونکہ بعض شہادتیں ضروری ہوتی ہیں جن کو یونانی حتمیت کہتے ہیں۔ اور دوسری غیر ضروری جن کو وہ علامتیں کہتے ہیں۔ اول الذکر وہ ہیں جو دوسری طرح پر نہیں ہو سکتیں۔ دوسری وہ ہیں جو قطعی نہیں ہوتیں اور جن کو یونانی احتمالی کہتے ہیں Inst Orat۔ کتاب خطابت از کوانٹیلین Quintilian کتاب ۵ باب (۹)۔

۳۔ دیکھئے اوپر دفعہ (۷)۔

۴۔ "عدالتی شہادت" از بنتھم صفحہ ۵۲۔ جلد ۱۔

مراد وہ شہادت ہوتی ہے۔ جس کا ماخذ اشیا ہوتی ہیں۔ اور اشخاص بھی ان کے ان خواص کے لحاظ سے جو ان میں اور اشیا میں مشترک ہوتے ہیں[۱] ایسی شہادت یا تو بلا توسط ہوتی ہے۔ جب کہ ہمارے حواس کو اشیا کا شعور ہوتا ہے یا خبری جب کہ اس کے وجود کو دوسرے ہم سے بیان کرتے ہیں۔ شخصی شہادت وہ ہے جو کسی انسان سے یا تو اس کے بیان یا ارادی علامات سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ شہادت جو چہرے اور طرز عمل کے غیر ارادی تغیرات کے مشاہدے سے فراہم ہوتی ہے مادی شہادت ہی کے تحت آتی ہے[۲]

دفعہ (۲۹): شہادت کی تیسری تقسیم خاص توجہ کی محتاج ہے۔ خود اس کی ذاتی اہمیت کی وجہ سے بھی۔ اور اس لیے بھی کہ وہ انگریزی قانونی کارروائیوں کے کل نظام میں پائی جاتی ہے[۳] اور وہ حسب ذیل ہے: تمام شہادت یا تو ابتدائی ہوتی ہے یا غیر ابتدائی۔ ابتدائی شہادت سے مراد ایسی داخلی یا خارجی شہادت ہوتی ہے۔ جس کی بنفسہٖ کچھ شہادتی وقعت ہو۔ غیر ابتدائی شہادت جس کو مکسوبی۔ خبری یا سماعی شہادت بھی کہتے ہیں وہ ہے جو اپنی قوت کسی دوسری شہادت سے یا اس کے ذریعے سے حاصل کرتی ہے۔ اور اس مکسوبی شہادت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) جبکہ بیان کردہ زبانی شہادت زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جائے۔ یہ سنی سنائی یا سماعی شہادت لفظ کے صحیح اور اصلی معنوں میں ہے۔ (۲) جبکہ بیان کردہ تحریری شہادت۔ تحریری شہادت کے ذریعے سے دی جائے (۳) جبکہ بیان کردہ

صـ ۱۸

[۱] ایضاً جلد ۳ صفحہ ۲۶۔ یہ قانون روما کی ”شے اور واقعے کی شہادت ہے“ ثبوت قطعی از ماسکارڈ صفحہ ۸ لغت قانونی از کالون۔ اکانسٹی ٹیوشنل رپورٹس از ہاگرڈ Hagg. Cons. Rep صفحہ ۱۰۵ نیز نیچے دیکھئے دفعات ۹۶ تا ۲۱۴۔ اور مادی شہادت کی تفصیلی بیان کے لیے دیکھئے نیچے ضمیمہ الف۔

[۲] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۱۔ صفحہ ۵۲۔ ۵۴ میں جو تعریف کی گئی ہے ہم اس سے کسی قدر ہٹ گئے ہیں۔

[۳] دیکھئے نیچے دفعات ۸ تا ۹۴۔۲، ۴ تا ۵۰۵۔

زبانی شہادت۔ تحریری شہادت کے ذریعے سے دی جائے۔ (۴) جبکہ بیان کردہ تحریری شہادت۔ زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جائے (۵) جبکہ مادی شہادت کی یا تو زبانی یا الفاظ کے ذریعے سے یا اور طرح پر خبر دی جائے[۱]۔

[۱] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ [یہ تقسیم جو بنتھم کی ایجاد کردہ کئی تقسیموں میں سے ایک ہے نہ تو بہت صحیح اور نہ مفید ہے۔ بنتھم شروع تو اس کو گواہانہ شہادت کی ایک قسم شمار کرنے سے کرتے ہیں۔ اور ان آخری الفاظ میں وہ ہر شہادتی بیان کو داخل سمجھتے ہیں چاہے وہ زبانی ہو کہ دستاویزی۔ حلفی ہو کہ غیر حلفی۔ اس کے بعد وہ ابتدائی شہادت کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ وہ شہادت ہے جس میں ذی ادراک گواہ خود واقعۂ زیر بحث کی عدالت کو اطلاع دیتا ہے۔ غیر ابتدائی شہادت وہ جس میں کہ اس واقعے کی اطلاع کسی دوسرے یا درمیانی شخص کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ (صفحہ ۵۰) یہاں تک تو یہ محض شہادت بلاواسطہ اور سنی سنائی شہادت کا فرق ہوا۔ ایسی غیر ابتدائی شہادت کی پانچ قسمیں ہیں یعنی وہ جن کو بسٹ نے اوپر بیان کیا ہے لیکن ان پانچ قسموں کی تفصیلی مثالیں دیتے وقت وہ اپنے کو ان بیانات تک محدود نہیں رکھتے جو صحیح معنی میں گواہانہ ہیں یعنی خارجی واقعات کے بیانات ہیں۔ بلکہ اس میں ایسی تحریری شہادت کو بھی داخل کرتے ہیں۔ جو اپنی ماہیت میں محض معاہداتی یا تصرفاتی واقعہ ہوتی ہے۔ مثلاً انتقال جائداد کی کوئی دستاویز اس لیے حسب اقسام مذکورۂ بالا نمبر ۲ و ۴ "جب بیان کردہ تحریری شہادت" عدالت میں دوسری تحریری یا زبانی شہادت کے ذریعے سے دی گئی ہو اور یہ کسی دستاویز انتقال کے مضامین پر شامل ہو تو نہ صرف یہ کہ وہ گواہانہ شہادت کی مثال نہیں ہے۔ بلکہ وہ غیر ابتدائی شہادت کی بھی مثال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ من وعن خود بنتھم کی ابتدائی شہادت کی تعریف ہے۔ اس لیے کہ اس میں زیر بحث واقعے کی عدالت کو اطلاع خود ذی ادراک گواہ زبانی یا تحریری طور پر دیتا ہے۔ یہی تنقید پانچویں قسم پر بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں شہادت چونکہ مادی ہے صاف طور پر گواہانہ نہیں ہو سکتی۔ اور جب عدالت کو اس کی اطلاع زبانی یا اور طریقے پر خود ذی ادراک گواہ دے تو صاف طور پر وہ ابتدائی شہادت ہوگی نہ کہ غیر ابتدائی شہادت۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ بسٹ ابتدائی اور غیر ابتدائی شہادت کی بنتھم سے زیادہ وسیع تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اول الذکر کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایسی شہادت ہے

دفعہ (۳۰) : بمقابلہ ذاتی شہادت کے مکسوبی شہادت کی کمزوری تھوڑے سے غور و فکر پر ظاہر ہو جائے گی۔ صاف ترین صورت لیجئے۔ یعنی جس میں بیان کردہ زبانی شہادت زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ الف اظہار دیتا ہے کہ ب نے اس سے کہا کہ اس نے ایک واقعہ دیکھا ہے۔ اگر ب خود اظہار دینے والا گواہ ہوتا تو اس کی گواہی صرف دو اعتبار سے غلط ہو سکتی تھی۔ یعنی وہ جو کہتا ہے کہ اس نے دیکھا ہے ممکن ہے کہ اس میں اس کی غلطی ہو یا یہ کہ عمداً جھوٹ بول رہا ہو۔ لیکن جب الف کا بیان ہم تک بواسطۂ ب پہنچے تو اس میں غلطی کے دو اور موقع زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ ممکن ہے کہ ب نے الف کے الفاظ کو غلط سمجھا ہو یا یہ کہ ان کو عمداً غلط بیان کر رہا ہو۔ یہ صحیح ہے کہ دو جھوٹ یا غلطیوں سے بیچ کے ۱۹

بقیہ حاشیہ نمبر (۱) صفحہ گزشتہ :۔ جس کی خود کچھ اپنی شہادتی وقعت ہوتی ہے۔ اور موخر الذکر وہ شہادت ہوتی ہے جو اپنی قوت کسی دوسری شہادت کے ذریعے سے حاصل کرتی ہے۔ لیکن منتقم کی غیر ابتدائی شہادت کی پانچ قسموں کو اختیار کرنا ان کی بھی ایسی ہی لغزش کا باعث ہوئی ہے۔ مثلاً قسم چہارم کے تحت جب کہ مضمون دستاویز کی منقولی شہادت کسی ایسے گواہ کی گواہی پر شامل ہو۔ جس نے دستاویز کو پڑھا ہو تو اس گواہی میں اسی طرح کچھ خود اپنی ذاتی شہادتی وقعت ہوتی ہے جس طرح کسی دوسرے امر واقعہ کے متعلق گواہ کی گواہی میں۔ بس اسی لیے یہ گواہی خود اسی کی تعریف کے لحاظ سے ابتدائی شہادت ہوگی نہ کہ مکسوبی۔ اور یہی تنقید زیادہ صاف طور پر قسم پنجم پر بھی ہوتی ہے۔ دراصل ابتدائی اور مکسوبی شہادت کی اس پوری تقسیم کو مسٹر گلسن (Gulson) بے قاعدہ اور بے معنی سمجھتے ہیں۔ دیکھئے فلسفۂ ثبوت کو (Philosophy of Proof) ۲۳۰ تا ۲۳۶۔ ان کی حجت ہے کہ کوئی شہادت دراصل ابتدائی نہیں ہے۔ سوائے اس شہادت کے جس کا ادراک خود عدالت کو ہوا ہو ایسی شہادت کی نسبت کرتے باقی تمام شہادت کم و بیش مکسوبی ہے۔ لیکن چونکہ "بقول مل کوئی ایسا راست ادراک نہیں ہے۔ جس میں نتیجے کا کچھ نہ کچھ عنصر نہ ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ بلا واسطہ ادراکی شہادت کا بہت تھوڑا حصہ ہی کلیتہً ابتدائی ہوتا ہے بیانات جو ابتدائی شہادتیں ہیں اور جو ثانوی شہادتیں ہیں ان کے فرق کے لیے دیکھئے دفعہ ۹۵۴ نیچے۔ (اڈیٹر طبع دوازدہم)

ظاہر ہو جانے کا ایک موقع ہے۔ گو یہ کمزور ہوتا ہے۔ مثلاً جب یہ سوال ہو کہ کیا ن کسی خاص مقام پر کسی خاص وقت تھا؟ اور الف وہاں ہو اور اس کو دیکھے لیکن ب کو دھوکا دینے کی نیت سے اس سے کہے کہ ن وہاں نہیں تھا۔ ب اس پر اعتبار کر لے لیکن دھوکا دینے کی نیت سے ج سے کہے کہ الف نے اس سے کہا ہے کہ ن وہاں تھا۔ الف کے اس مبینہ بیان پر جس کی تصدیق ب نے کی ہے بھروسا کرنے سے ج کو سچ معلوم ہو جاتا ہے[1]۔ یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ جتنے واسطوں کے بعد شہادت ہم تک پہنچے اتنا ہی خطرہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر مزید گواہ یا واسطے کے اضافے سے غلطی کے دونے مواقع فراہم ہو جاتے ہیں[2]۔

دفعہ (۳۱): ہم شہادت کی ایک اور تقسیم کا جس کی وقعت اکثر نظر انداز کر دی گئی ہے ذکر کریں گے شہادت یا تو پہلے سے مقررہ[3] و معینہ[4] ہوتی ہے یا وقتی اور اتفاقی[5]۔ بنتھم نے پہلے سے مقررہ شہادت کی تعریف ایک جگہ[6] کی ہے کہ جب وہ کسی دستاویزی شہادت کا تیار کرنا یا محفوظ رکھنا محکمہ جات یا اشخاص کے نزدیک قرین مصلحت ہو۔ کیونکہ بالآخر اس سے کوئی غرض وابستہ ہوتی ہو۔ (یعنی یہ غرض کہ اس سے آیندہ کسی متوقعہ واقعے کے وقوع پر کسی حق کو قایم یا وجوب کو نافذ کیا جائے) تو ایسی تیار یا محفوظ کردہ شہادت پہلے سے مقرر کردہ شہادت ہوتی ہے"

---

[1] دیکھیے Calcul des Probabilities (یعنی تخمینۂ احتمالات) از لاکریوا (Lacriox) دفعہ ۱۴۲۔

[2] مکتوبی شہادت کے ذریعے سے تاریخی واقعات کے ثبوت کے لیے دیکھیے نیچے دفعہ ۵۰ تا ۵۲۔

[3] "پہلے سے مقررہ شہادت" "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد اصفحہ ۲۵۶، ایضاً صفحہ ۴۳۵۔

[4] "پہلے سے معینہ شہادت" "کتاب شہادت" از بائے دفعات ۷، ۱۹ اور ۲۰۸ طبع دوم۔ اور حصۂ دوم کتاب دوم۔

[5] "اتفاقی شہادت"۔ Rationale of Evidence (یعنی معیار شہادت) از بنتھم ضمیمہ الف باب ۸۔

[6] "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۲ صفحہ ۴۳۵۔

ایک دوسری جگہ[1] وہ اس کو تحریری شہادت کہتے ہیں جو اس مقصد سے تیار کی جاتی ہے کہ کسی غیر مصرحہ مقدمے یا کارروائی کے وقوع پر کام آسکے۔ اس عنوان کے تحت سرکاری دستاویزات مثلاً ریکارڈس (یعنی سجلات) رجسٹر وغیرہ بھی آتے ہیں۔ اور مہری دستاویزات۔ وصیت نامے اور دوسری تحریریں بھی جن کا مقصد آئندہ موقعوں پر ثبوت میں سہولت بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ اور جن کو خانگی اشخاص یا تو قانون صریح کے احکام کی مطابقت میں تیار کرتے ہیں۔ یا اپنی اور دوسروں کی سہولت کے نقطۂ نظر سے۔ لیکن یہ فرض کرلینا غلطی ہے کہ اس قسم کی شہادت لازمی طور پر تحریری ہونی چاہیے[2]۔ جب کوئی شخص کوئی فعل بالعمد کرنا چاہتا ہو۔ اور خاص اشخاص کو گواہ بنانے کے لیے بلائے تاکہ وہ آئندہ موقعوں پر اس فعل کی گواہی دے سکیں تو ان کی شہادت بھی اسی طرح پہلے سے مقررہ یا معینہ ہوتی ہے۔ جیسے تمام دستاویزات کی جو زبان حال سے کہتی ہیں کہ اپنے مضامین کی گواہی دینے کے لیے لکھی گئی ہیں انیگلوسیکسن (Anglo-saxon) قوانین میں متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں بیع کا خاص جماعت اشخاص کی موجودگی میں یا خاص مقامات پر ہونا ضروری تھا[3]۔ قانون انسداد فریب۔ ۲۹ چارلس دوم باب ۳[4] کی دفعہ (۵) کی رو سے اراضی کے وصیت نامہ جات پر موصی کے دستخط اور تین گواہوں کی گواہی ضروری ہوتی تھی۔ اسی قانون کی دفعہ ۱۹ کی رو سے ”زبانی وصیت“ یعنی منقولہ اشیا کی زبانی الفاظ کے ذریعے سے وصیت باطل تھی جب تک کہ موصی ”اشخاص موجودہ کو۔ یا ان میں سے بعض کو اس کی ایسی وصیت پر گواہ رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا“ ۱۸۳۷ء کے قانون وصیت نامہ جات نے

ص۲۰

[1] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ا صفحہ ۵۶۔

[2] دیکھیے کتاب شہادت از بائیڈ طبع دوم دفعات ۳۷۹ و ۳۸۰۔

[3] دیکھیے ان قوانین کو جو گرین لیف کی شہادت جلد اول طبع شانزدہم دفعہ ۲۶۲ نوٹ (۳) میں جمع کئے گئے ہیں۔

[4] یہ حکم قانون وصیت نامہ جات ۱۸۳۷ء کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ (۱۔ ولیم چہارم اور ا۔ وکٹوریا باب ۲۶)۔

اس دفعہ کے احکام کو اور قوی کر دیا۔ کیونکہ اس کی رو سے تحریری وصیت نامہ موہی کے دستخط اور کم از کم دو گواہوں کی اس دستخط کے متعلق گواہی ضروری قرار دے دی گئی ہے۔ اور قانون تشریح اعضائے انسانی (اناٹمی ایکٹ) Anatomy Act ۱۸۳۲ء (۲ و ۳ ولیم چہارم باب ۷۵) کی دفعہ ۸ کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص یا تو بذریعۂ تحریر جو اس کی زندگی میں لکھی گئی ہو یا زبانی طور پر دو یا دو سے زیادہ گواہوں کی موجودگی میں اپنے ایسے مرض کے زمانے میں جس سے اس کا انتقال ہو جائے ہدایت کر سکتا ہے کہ اس کی نعش کا تشریحی تجزیہ وغیرہ کیا جائے۔[1]

دفعہ (۳۱)۔ (الف) پہلے سے مقررہ شہادت کی سب سے اہم قسم شاید وہ ہے جو ہمارے پارلیمانی قانون کی رو سے پہلے سے مقرر کی جاتی ہے۔ ۱۸۳۲ء سے پہلے کسی منتخب کنندہ کے حق انتخاب کو ثابت کرنے کا کوئی طریقہ نہیں تھا۔ جب تک کہ اس پر اعتراض نہ کیا جائے۔ اور بذریعۂ قانون اصلاح انتخاب اس کے حق میں اس کا تصفیہ نہ کر دیا جائے قانون اصلاح (ریفارم ایکٹ) Reform Act ۱۸۳۲ء کی رو سے ہر حلقے کے حق رائے رکھنے والے انتخاب کنندگان کا فہرستوں میں داخلہ ضروری قرار دیدیا گیا اور ان کی وقتاً فوقتاً نظر ثانی کے لیے بیرسٹر مقرر کیے گئے۔ اس قانون کی وہ دفعات جن کے تحت یہ داخلے کئے جاتے تھے۔ قانون اندراج صفحہ ۲۱ رائے دہندگان پارلیمنٹ (۶ و ۷ وکٹوریہ باب ۱۸) کی رو سے منسوخ اور از سر نو بنائے گئے۔ اور پارلیمانی اور بلدی اندراجات کے قواعد اب

[1] متھیو باب ۱۸ آیت ۱۵ و ۱۶ Matt. xviii. 15, 16. میں جو ہدایت دی گئی ہے وہ صاف طور پر پہلے سے مقررہ غیر مکتوبی شہادت کی ایک مثال ہے۔ "اگر تیرا بھائی تیرے پر زیادتی کرے تو تو جا اور اس سے اس کی زیادتی کا ذکر کر لیکن اگر وہ تیری نہ سنے تو اپنے ساتھ ایک یا دو گواہوں کو لے جا تاکہ ان کے منہ سے ہر حرف ثابت کیا جا سکے۔ نیز دیکھیے "پیدائش"

اسی موخر الذکر قانون اور ان قوانین کے تحت جن کے ذریعے سے اس کی ترمیم کی گئی ہے ہوتے ہیں۔ اور قانون خفیہ رائے دہی (بیالٹ ایکٹ) (Ballot Act) سنہ ۱۸۷۲ء۔ ۳۵ و ۳۶ وکٹوریہ باب ۳۳ دفعہ ۷ میں حکم ہے کہ

"کسی ضلع یا شہر کے کسی انتخاب میں کوئی شخص رائے دینے کا مستحق نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کا نام رائے دہندوں کے حالیہ رجسٹر میں جو ایسے ضلع — یا شہر کے لیے بحکم مرتب ہوا ہو۔ موجود نہ ہو۔ اور ہر شخص جس کا نام ایسے رجسٹر میں ہو مستحق ہوگا کہ رائے دینے کا کاغذ طلب اور حاصل کرے — اور رائے دے۔ لیکن اس دفعہ کے کسی حکم کی رو سے کوئی ایسا شخص رائے دینے کا مستحق نہیں ہوگا۔ جس کو کسی قانون موضوعہ[1] یا پارلیمنٹ کے قانون عمومی[2] کی رو سے رائے دینے سے منع کیا گیا ہے۔ اور نہ وہ کسی تاوان سے جو رائے دینے پر بطور سزا مقرر کیا گیا ہو محفوظ رہے گا۔"

اس دفعہ کے اثر پر مقدمۂ اسٹو بنام جولیف[3] Stowe v. Joliffe, میں پوری طرح غور کیا گیا۔ اور قرار دے دیا گیا کہ رجسٹر ناطق ہے۔ وقت انتخاب کے لیے بھی اور انتخاب کے بعد کے لیے بھی۔ اور اسی لیے کسی درخواست متعلق انتخاب کی بنا پر رجسٹر شدہ اشخاص کے نام خارج نہیں کیے جا سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کے استثناء کے تحت آتے ہوں۔ یعنی عورتیں[4]۔ نابالغ غیر ملکی وغیرہ ہوں۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ گزشتہ Genesis xxiii, 17, 18, ۲۳۔۱۷ و ۱۸۔

[1] مثلاً نابالغ۔ قانون ۷ و ۸ ولیم سوم باب ۲۵ دفعہ ۷ کی رو سے۔

[2] مثلاً امرا یا عورتیں۔ (دیکھیے چورلٹن بنام لنگس۔ لا رپورٹ (۴) کامن پلیس صفحہ ۳۷۴) یا غیر ملکی۔

[3] نمبر ۲۔ سنہ ۱۸۷۴ء لا رپورٹ ۹ کامن پلیس ۷۳۴۔ اور ۴۳ لا جرنل کامن پلیس ۲۶۵۔ نیز ۳۰ لا ٹائمس ۷۹۵ اور ۲۲ ویکلی رپورٹر ۹۱۱۔

[4] پارلیمنٹ اور بلدیہ کے انتخابات میں اناث کی رائے دہی کی بابت اب دیکھیے "قانون نمایندگی

برطانوی نوآبادیات میں بھی ایسے ہی قوانین رائج ہیں[1]۔ لیکن مملکت انڈیانہ Indiana State (ممالک متحدہ امریکا) میں کوئی رجسٹری ضروری نہیں ہے۔ اور ہر رائے دہندے کا حق۔ اعتراض کئے جانے پر اسی کے حلف سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اگر اعتراض کرنے والا بھی جواب میں قسم کھاتا ہے۔ تو رائے دہندے کو چاہئے کہ اسی حلقے یا مقام کے کسی معزز شہری کو جو جائداد غیر منقولہ کا مالک ہو پیش کرے تاکہ وہ حلف اٹھا کر کہہ سکے کہ رائے دہندہ کو حق رائے حاصل ہے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ صفحہ گزشتہ۔ عوام سنہ ۱۹۱۸ء۔ (۷ و ۸ جارج پنجم باب ۶۴ دفعہ ۴)۔

[1] دیکھئے مثلاً قانون متفننۂ انٹاریو سنہ ۱۸۶۹ء۔ ۳۲ وکٹوریہ باب ۲۱۔ دفعہ ۷، قانون انتخابات صوبہ جات برطانوی کولمبیا۔ ۶۱ وکٹوریہ باب ۶۷ دفعہ ۱۱۔ "قانون انتخابات سنہ ۱۹۰۲ء نیوزی لینڈ نمبر ۲۱۔ دفعات ۶۲ و ۶۵۔

صـ۲۲

حصۂ دوم

عدالتی شہادت

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
عدالتی شہادت	۲۲	۳۶
تعریف	۲۲	۳۷
اس کے قواعد یا تو اخراجی ہیں یا توقیتی	۲۳	۳۸
اس کی ضرورت وافادہ	۲۳	۳۹
معین علم اصول قانون	۲۴	۴۰
مکمل وغیر مکمل انصاف	۲۴	۴۱
انسان ساختہ قانون کا ماخذ۔	۲۴	۴۱
جن اصولوں سے انسان ساختہ قانون بنتا ہے وہ عدالتی شہادت میں بھی متعلق ہوتے ہیں ...	۲۴	۴۱
(۱) دریافت واقعات میں عدالتوں کی صوابدید کو محدود کرنے کی ضرورت ...	۲۵	۴۲
سرکاری وخانگی اختیار سماعت میں فرق	۲۷	۴۵
(۲) عدالتی فیصلہ جات میں تعجیل کی ضرورت	۲۷	۴۵
امور واقعاتی کے تصفیئے	۲۸	۴۶
بار ثبوت	۲۸	۴۷
قیاسات قانونی	۲۹	۴۹
مختلف اقسام	۲۹	۴۹
مصنوعی قیاسات کا بیجا استعمال	۳۱	۵۲
شہادت جو تکلیف صرف وتاخیر کی بنا پر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔	۳۲	۵۴
(۳) عدالتی شہادت کے قواعد بناتے وقت فیصلوں کے نتائج پر بھی نظر رکھنی چاہیئے	۳۴	۵۸
(۴) قانونی وتاریخی صداقت کی ضمانتوں میں فرق	۳۷	۶۲
قانونی شہادت کو فلسفانہ و تاریخی شہادت سے مخلوط کرنے کی غلطیاں	۳۹	۶۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
قانونی شہادت کی صداقت کی اہم ضمانتیں	۴۰	۶۶
(۱) صداقت یا سچ کی سیاسی یا قانونی تہدید	۴۱	۶۸
دروغ حلفی کی قدیم سزائیں	۴۱	۶۹
قانون دروغ حلفی ۱۸۶۰ء کے تحت دروغ حلفی کی انتہائی سزا....	۴۱	۶۹
دروغ حلفی کے چالان ججوں کی ہدایت پر ہوتے ہیں....	۴۱	۷۰
دروغ حلفی کس کو کہتے ہیں...	۴۱	۷۰
(۲) حلف	۴۲	۷۰
تعریف حلف.....	۴۲	۷۱
حلف کے مختلف اشکال و ضوابط	۴۳	۷۲
فواید حلف کی بحث...	۴۴	۷۴
حلف کے بجائے اقرار صالح	۴۶	۷۷
(۳) پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے اشکال قانون انسداد فریب	۴۷	۷۸
(۴) مشتبہ اشخاص کی شہادت کا اخراج	۵۲	۸۷
اس کی مصلحت........	۵۲	۸۸
اس کی بے انتہا خرابیاں....	۵۳	۸۹
(۵) ثبوت کے متعدد ذرائع کا ضروری گردانتا.......	۵۶	۹۴
اس کے فواید.......	۵۷	۹۴
برائیاں.........	۵۷	۹۴
رومی و کلیسائی فقہا کا عمل...	۵۷	۹۴
عدالتی شہادت کے بیجا استعمال	۵۹	۹۹
خاص گروہ........	۵۹	۹۹
(۱) مصنوعی قانونی یقین....	۵۹	۱۰۰
فتہم کا حرارت نما یقین...	۵۹	۱۰۴
عدالتی گواہوں پر میزان احتمالات کا اطلاق....	۶۲	۱۰۵
(۲) فیصلے کے دو گونہ اصول...	۶۲	۱۰۵
تقسیم مضمون........	۶۳	۱۰۷
ہدایتی معقولات......	۶۳	۱۰۷

دفعہ (۳۲): "قدرتی" یا "اخلاقی" شہادت کے فرق کو ظاہر کرنے کے لیے

ہم نے اب تک مضمون شہادت پر عدالت اور علم اصول قانون سے علیحدہ رہ کر غور کیا ہے۔ اب ہم عدالتی شہادت پر غور کریں گے۔ جو اول الذکر کی ایک نوع ہے۔ تاکہ اس کے اہم فرق اور خصوصیات ظاہر ہو جائیں۔

دفعہ ۳۳: عدالتی شہادت وہ شہادت ہے جس کو عدالت ہائے
انصاف ان واقعات کے ثبوت یا تردید کے لیے جن کے وجود کی صہ ۲۳
ان کے سامنے بحث ہوتی ہے۔ قبول کرتی ہیں۔ واقعات سے یہاں

مطلب کسی مقدمے یا کارروائی کے اہم واقعات متعلقہ سے ہے جن پر ان کے متعین ہونے کے بعد قانون کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ منطقی طور پر کسی قانون کا وجود یا عدم بھی ایک سوال واقعاتی ہے لیکن قانون داں اور وکلا شاذونادر ہی اس کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں[۱]۔ اور قانون سے یہاں ہماری مراد ہر ملک کے اس قانون عام سے ہے جس کا وہاں کی عدالتوں کو بغیر ثبوت کے علم ہوتا ہے۔ عام طور پر ان کو مقامی رواجات یا ممالک[۲] غیر کے قوانین کا علم نہیں ہوتا۔ اور ان قوانین و رواجات کو ان کے روبرو بطور واقعہ شہادت سے ثابت کرنا ہوتا ہے[۳]۔

دفعہ (۲۴)۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ عدالتی شہادت جنس شہادت کی ایک نوع ہے۔ اور بڑی حد تک قدرتی شہادت ہی ہے۔ جس میں قانون صریح کے قواعد سے ترمیم ہوتی ہے۔ اور قیود عاید کئے جاتے ہیں[۴]۔ یہ قواعد

---

[۱] پانڈکٹس (مجموعۂ قوانین روما) مولفۂ ویٹ voct ad Pand. کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۸ مقدمۂ قانون روما از ہیوبیرس Huberus, Prael. jur. civ. کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۷ اصول قانون معاہدہ از وینیس Vinnius Jurisp. - Contr. کتاب ۴ باب ۲۵ کتاب شہادت از بانئے۔ دفعات ۲ و ۳ و ۲۲ طبع دوم۔ دیکھئے کک بر لٹلٹن co. Litt. ۲۰۳، الف

[۲] پانڈکٹس از ہینکس Heince. ad Pond حصہ ۴ دفعہ ۱۹) ۔ ایضاً فقرہ (۱) دفعہ ۱۰۳۔ کک لٹلٹن ۱۱۵ ب ۱۷۵ ب "شہادت" از ٹیلر دفعہ ۵ طبع یازدہم۔ تصادم قوانین از اسٹوری، Story, Confl. Laws, دفعہ ۶۳۷ و ما بعد طبع پنجم "شہادت" مصنفۂ فلپ و ایاس صفحہ ۶۲۴ Ph. and Am. Ev.

[۳] دیکھئے کلگ بنام لیوی ۔ ۳ کیمبل ۱۶۶ طمر بنام ہمبیرک ۴ ایضاً ۱۵۴۔ ممالک متحدۂ امریکا میں اگر اس کے خلاف کوئی شہادت نہ ہو تو ملک غیر کے قانون کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے جو ممالک متحدہ میں رائج ہے لیکن جب فرق بیان کیا جاتا ہے تو اس قانون کو بطور واقعہ ثابت کرنا ہوتا ہے۔" کلگور بنام بکیے ۔ ۱۴ کنکٹیکٹ ۳۶۲

[۴] "شہادت ایک فعل عدالتی ہے جو امر مشکوک و نزاعی کے متعلق عدالت کو یقین دلاتی ہے"

کچھ تو اپنی ماہیت میں اخراجی ہیں۔ اور ایسے واقعات کو جو بنفسہ قابل لحاظ ہوتے ہیں بطور قانونی شہادت ناقابل ادخال ٹھیراتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کو توثیقی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی جو قدرتی شہادت کو مصنوعی وقعت دیتے ہیں اور بعض صورتوں میں تو ایسے واقعات کو بھی شہادت قرار دیتے ہیں جن میں نظری طور پر فی نفسہ کوئی شہادتی وقعت نہیں ہوتی[1]

دفعہ (۳۵) ۔ اور یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے قواعد کی ضرورت کیا ہے۔ اور ان سے فائدہ کیا؟ جب قدرتی اور عدالتی شہادت کا موضوع مساوی طور پر مشکوک و نزاعی واقعات ہوتے ہیں۔ اور صداقت ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے تو کیا ایسے قواعد جن سے سچ کی دریافت میں عدالتوں پر

بقیہ حاشیہ نمبر ا صفحہ گزشتہ۔ پانڈکٹس از ہینکس فقرہ ۴ دفعہ ۱۱۵ "شہادت کوئی ایسا واقعہ ہے جس سے ہماری رائے کو مدعی یا مدعی علیہ کے موافق فیصلہ کرنے کے لیے قانونی یقین حاصل ہوتا ہے" یقین بہ ثبوت Matth de. Prob باب ا نوٹ ا۔ نیز دیکھیے مجموعہ قانون (روما) روبٹ کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ا۔ کتاب کا پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔ کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۲۔ "شہادت وہ ذریعہ ہے جس سے ان امور کے متعلق جو عدالتوں میں نزاعی ہوتے ہیں۔ قانونی طریقوں سے یقین حاصل ہوتا ہے۔ اس تعریف سے "قانونی طریقوں" کو حذف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ شہادت انھیں متعدد قانونی طریقوں پر مشمول ہوتی ہے۔ یعنی شہادت گواہوں کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ یا دستاویزات یا واقعۂ شہادتی یا قیاس قانونی۔ یا رائے یا اور بھی متعدد مختلف طریقوں سے۔ اسی لیے قانونی طریقے کہنا بالکل مطابق عقل ہے۔ اور اس لیے بھی کہ جتنے طریقوں سے کوئی امر قانوناً ثابت ہوتا ہے۔ اتنے ہی طریقوں کو شہادت کہتے ہیں۔ اور جب یہ مطابق بیانات عرضی دعویٰ ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ وہ عرضی دعوے کا ثبوت ہوتی ہے۔ "ثبوت" از ماسکارڈس سوال ۲۔ نوٹ ۱۷۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔

[1] دیکھیے "شہادت" از فپسن Phipson. Ev. طبع ششم صفحہ ۵۰

قیود عاید ہوتے ہیں۔ قانون کا بیکار بلکہ مضر حصہ نہیں ہیں۔ لیکن غور کرنے پر ظاہر ہوگا کہ عدالتی شہادت کا ایک نظام نہ صرف موثر و مفید ہے۔ بلکہ اس کی قطعی ضرورت بھی ہے۔ انسان ساختہ قانون کی ماہیت اور عدالتوں کے فرائض کے لحاظ سے اس کی موجودگی ناگزیر ہے۔ اور یہ کہ کچھ ایسا ہی نظام ہر ملک کے قانونی اداروں میں ۔۔۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلا کسی استثنا کے پایا جاتا ہے۔

دفعہ (۳۶)۔ شہادت جو عدالت ہائے انصاف میں پیش ہوتی ہے

وہ چونکہ علم اصول قانون کی گویا ایک شاخ ہے۔ اس لیے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اس ہم ماہیت اور اس کے اصولوں کے مطابق ہوگی مضمون پر نظر غایر ڈالنے سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں وجوہات کا جو قانون صریح کی پیدایش کا باعث ہوئے۔ تقاضا ہے۔ کہ قانون شہادت کو بھی جس کی قانون صریح کے اطلاق میں بہت ضرورت ہوتی ہے۔ مکمل مرتب کر دیا جائے۔ لیکن اس امر کو اچھی طرح ظاہر کرنے کے لئے ہمیں ایک فرق کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔ جس کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے بہت سی غلطیاں یا غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ قدرتی قانون پر لکھنے والے اساتذہ کے قول کے بموجب انصاف یا تو اصلی ہوتا ہے یا عرضی[1]۔ اول الذکر سے ۔ جس کو بعض وقت پکا انصاف۔ کامل انصاف۔ یا صحیح معنی میں انصاف بھی کہتے ہیں۔ مراد ایسے انصاف سے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم دوسرے شخص کے متعلق ایسے فرائض پورے کرتے ہیں۔ جن کا وہ ایک سخت اور کامل وجوب کی

[1] اصول قانون قدرت و اجانب' از برلاماکوئی Burlamaqui, Principes du Droit de La Nature et des Gens, حصہ اول باب ۱ دفعہ ۱۱ قانون جنگ و صلح از گروٹیس Grotius, De Jur. Bell. ac Pac. کتاب ۱ باب ۱ دفعہ ۸۔ اصلی انصاف لازمی امور کا لحاظ کرتا ہے اور عرضی انصاف مناسب امور کا۔

بنا پر مستحق ہوتا ہے۔ اور جن کی اگر تعمیل نہ کی جائے تو وہ جبراً کرائے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور مؤخر الذکر سے ایسے فرایض کی ادائی مراد ہوتی ہے۔ جو ایک غیر تکمیل اور غیر لازم وجوب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کی تعمیل اس طرح پر جبراً نہیں کرائی جا سکتی۔ بلکہ ہر شخص کی عزت اور ضمیر پر موقوف رہتی ہے۔ ہمارے ان فرایض کو انسانیت خیرات اور کرم کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انسان ساختہ علم اصول قانون کے تحت اصلی یا تکمیل انصاف سے وہ انصاف مراد لینی چاہیے جس کا بطور ایک صاف قانونی حق کے مطالبہ ہو سکتا ہے۔ اور عرضی یا غیر تکمیل انصاف سے وہ انصاف جس کی طرف عدالتیں یا تو توجہ ہی نہیں کرتیں یا اگر کرتی ہیں تو صرف نصفنانہ اختیار سماعت کے تحت قانون کی سختی کو روکنے اور اس میں کمی کرنے کی حد تک کرتی ہیں۔

دفعہ (۳۷)۔ جونہی معاشرے پیدا۔ اور اقتدار اعلیٰ اور ماتحتی کے تعلقات قایم ہوئے۔ ہماری فطرت کی خامیوں نے انسان ساختہ قانون کی ضرورت کو واضح کر دیا۔ انسانی تعلقات کی بے شمار صورتیں ہوتی ہیں۔ ہر صورت میں کامل انصاف کرنا تو ہمہ داں۔ پاک و بے خطا ذات قدوس صفات ہی کا خاص امتیاز ہے۔ کیونکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف آنکھ ایسی ہو کہ جو واقعات کو جس طرح وہ دراصل گزرے ہوں صاف دیکھ لے۔ متنازعین کے دعووں پر فیصلہ ایسا ہو۔ جو کہ اتنا ہی بے خطا ہو۔ جتنا کہ بے لوث۔ بلکہ دوربینی بھی ایسی ہو کہ جو اس فیصلے کے تمام راست نتایج کو اور ان کے بعید سے بعید اثرات کو دیکھ لے۔ مفکرین بنی نوع انسان کو ایسے کمال کے ممکن الحصول ہونے سے ناامیدی بہت پہلے ہی ہو گئی۔ اور چونکہ قدرت کے مشاہدے[ا] نے انھیں سکھلایا تھا کہ اعلیٰ مقاصد عام قوانین ۲۵ ص

ا۔ قانون قدرت کی نقل کرتا ہے۔" قول ڈانڈج جسٹس بہ مقدمہ شیفلڈ بنام راٹکلف ۲ رول رپورٹس ۲۰۵ "جس امر کو قدرت صحیح قرار نہیں دیتی قانون بھی صحیح قرار نہیں دیتا۔" کاک برنٹن صفحہ ۲۳۸ ب۔

کے مستقل عمل ہی سے اچھی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے انھوں نے معاشرے کی حکومت کے لیے عام قواعد بنانے کا خیال کیا۔ یعنی ایسے قواعد مرتب کرنے کا جو اس اصول پر مبنی ہوں کہ زیادہ سے زیادہ صورتوں میں زیادہ سے زیادہ مسرت و صداقت حاصل کرنی چاہئے۔ چاہے ان پر مستقل عمل سے عرضی یا غیر مکمل انصاف کی کتنی ہی خلاف ورزی یا خاص صورتوں میں کتنا ہی نقصان ہو[1]۔ اس مقصد کے لیے حاکم مجاز کی جانب سے ہر ملک میں جو قواعد مقرر ہوتے ہیں۔ ان کو اس ملک کا انسان ساختہ قانون کہتے ہیں۔

دفعہ (۳۷) ۔ قانون سازی کے ان اصولوں کو عدالتی شہادت سے متعلق کرنے کے وجوہات اگرچہ کم عیاں ہیں لیکن ویسے ہی اطمینان بخش ہیں جیسے وہ وجوہات جو خود قانون سازی کے ان اصولوں کے باعث تخلیق ہوئے ہیں۔ اس لیے پہلے تو ہم یہ بتائیں گے کہ علت و معلول کے تعلقات بداہتہً بیشمار ہوتے ہیں خاص کر جب ہم ان صورتوں کو بھی شمار کریں۔ جن میں معلول اپنی آخری علت سے بلا واسطہ ماخوذ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کسی درمیانی علت کا ایک درمیانی نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ "وہی نظام قانون بہترین ہے جو کم سے کم امور عدالت کی صوابدید پہ چھوڑتا ہے[2]" لیکن عدالت کے اختیارات

۱۔ اس امر پر قانون عمومی کے دلائل قوی اور اساتذہ متفق ہیں:۔ "جو اصول اکثر صورتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ قانون اسی کو اختیار کرتا ہے"۔ کک بوٹلٹن صفحہ ۲۴۸۔ الف۔ ۲ انسٹیٹیوٹ ۱۳۷، ۵ کک، ۱۲۰ اب ۶ کک، ۷ الف۔ لارڈ ایلن برو نے ملک بنام باشندگان ہارنگ و ورتھ ام ملونٹ و سلیور ن ریپورٹس، ۵۳ میں کہا ہے کہ "شاید ہی کوئی قاعدہ ایسا ہوگا۔ جس کی سختی سے پابندی سے کوئی نہ کوئی ممکنہ تکلیف نہ ہوتی یا نہ ہوسکتی ہو۔ پھر بھی قواعد کے معین ہونے کی سہولت جو تمام لحاظات سے بالا ہے۔ ایسی ہے کہ عدالت ہائے انصاف کو ان کے اختیار کرنے پر راغب کر دیا ہے۔ اور وہ کسی خاص تکلیف کا جو طباعی سے بتلایا جا سکتا ہے کہ ان کے اطلاق میں پیش آئے گی لحاظ نہیں کرتے ہیں"۔

۲۔ Augm. Scient از بیکن کتاب ۸ باب ۳ عنوان ۱ مقولۂ ۴۶ دیکھئے نیچے دفعہ ۷۹۔

چاہے ان کو کتنی ہی باریکی سے اصلی قانون کے قواعد کی رو سے متعین کیا جائے۔ بہت جلد فی الحقیقت غیر محدود ہو جاتے ہیں۔ اگر ان پر واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دینے سے روک نہ لگائی جائے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ منظم مملکت کے قوانین کی رو سے ایسے قواعد مقرر ہیں۔ جن سے ایسی شہادت کی جو عدالتی فیصلے کی بنیاد ہو سکے۔ کیفیت اور کبھی کبھی کمیت بھی منضبط ہو جاتی ہے۔ اور اس امر میں انسان ساختہ قانون کے دوسرے حصول کی اس سے مشابہت پوری پوری ہے۔ کسی عام قاعدے کی بنا پر شہادت کے اخراج سے خاص صورتوں میں سچ بھی خارج ہو سکتی۔ اور اسی وجہ سے نا انصافی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس شر کا بے اندازہ معاوضہ اس استحکام سے ہو جاتا ہے جو اس قاعدے کے عام نفاذ سے انسانوں کے حقوق کو حاصل ہوتا ہے۔ اور امن کے اس احساس سے جو ان کے قلوب میں اس یقین کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ان حقوق سے قانون کے تحت ہی محروم کئے جا سکتے ہیں۔ عدالتوں کی مرضی سے محروم نہیں ہو سکتے۔ قانون انگلستان نے اس خصوص میں جو دو بڑے قیود عدالتوں پر لگائے ہیں وہ یہ ہیں کہ پہلے تو ججوں اور اراکین جیوری کو واقعات کا فیصلہ ان کے ذاتی علم کی بنا پر کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اور سوائے ان امور کے جو ان کے سامنے شہادت سے ثابت کئے جائیں۔ ان کو امر نزاعی سے متعلق ہر امر کی بابت گویا ایک قانونی حالت لاعلمی میں کر دیا ہے[۱]۔ اس قانون کا مقولہ ہے کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ جج کو علم ہے اگر اس کو شہادت کی بنا پر

[۱] ہنری چہارم ۱۴ سطر ۵ پلاوڈن Plowd. ۸۳-۱۔ لیونارڈ Leon ۱۹۱۔ نیچے کے نوٹس کے حوالے بھی دیکھئے اور نیچے دفعہ ۸ بھی۔ کلیسائی فقہا اس امر میں کسی قدر غیر محتاط تھے۔ دیکھئے فرامین گرے گوری نہم Decret. Greg. IX. کتاب ۵۔ عنوان ۴ سطر ۹ لغت قانونی از کالون عنوان نوٹوریم Notorium "مجموعۂ قانون کلیسائی از گلبرٹ Gibert, Corpus jur Canon. مقدمہ۔ آخری حصہ عنوان ۱ باب ۱ فقرہ ۲ دفعہ ۲۔ نوٹ ۹ اور "قانون کلیسائی" از ڈیووٹس Devot Inst. Jur. Canon.

علم نہ ہو[1]" اور یہ اصول کہ "جس امر کی شہادت نہیں اس کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے۔[2]" "کسی امر کی شہادت نہ ہونا اور اس کا موجود نہ ہونا ایک ہی بات ہے[3]"، "وجو شہادت سے ظاہر نہیں وہ موجود نہیں ہے[4]"، "جس کا یقین نہیں اس کا وجود نہیں[5]" جو فلسفے کی رو سے بہت ہی غلط ہیں لیکن ہمارے علم اصول قانون میں پوری طرح صحیح ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ سماعت شہادت ہی کی شرط مقدم قرار دیدی ہے کہ اصل واقعے اور شہادتی واقعے میں صاف وعلانیہ تعلق ہونا چاہئے ——
"وہم وخیال پر اعتبار کرنے پر کوئی مجبور نہیں[6]" "شہادت عیاں ہونی چاہئے یعنی صاف اور ایسی جو آسانی سے سمجھ میں آتی ہو[7]"۔ یہ دراصل ایک بڑے اصول کے جو ہمارے تمام قانون پر حاوی ہے۔ مختلف اطلاقات ہیں۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ "قانون میں بعید وجہ کا نہیں بلکہ قریب وجہ کا لحاظ ہوتا ہے[8]" اس کی دو ایک مثالیں کافی ہیں۔ اگر ہر امر کا اس کے آخری ماخذوں تک پتا چلایا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ کسی مجرم کی کٹہرے میں موجودگی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کتاب ۲۔ عنوان ۱۴۔ دفعہ ۱۰۔ نوٹ ۱۔

[1] ۳ بلسٹروڈ ۱۱۵ "ہم کسی معلوم امر (ذاتی علم) کی بنا پر فیصلہ نہیں کرسکتے۔ جب تک کہ یہ امر ہم کو قانونی کارروائی کے بعد بھی معلوم نہ ہو"۔ قول چیف جسٹس ہرل۔ ہانسارڈ، ایڈورڈ سوم ضمیمہ چہارم صفحہ ۶۔

[2] ۴ کک ۱۰۴ الف۔ ۵ کک ۵ ب۔ ۱۲۔ ایضاً ۵۲۔ ۱۳۴۔ ۳ بلسٹروڈ .Bulst ۱۱۰۔ ہوبارڈ ۲۹۵۔ اٹائینز رپورٹ ۴۰۴۔ ۷ یمین وولزبی ۴۲۷۔ ونبگہام ۷۴۔ ونبگہام ۵۳۹ سلسلہ نو۔ ۷ میسن وولزبی ۲۷۔

[3] سنٹ از جنکس .Jenk. Cent صفحہ ۵ مقدمہ ۳۶۔

[4] ۱۲ انسٹی ٹیوٹ ۴۷۹۔

[5] ڈیویس .Davys ۳۳۔ اصول متعارفہ قانون از لافٹ .Lofft ۵۵۵۔

[6] ۴ کک ۲۰ الف اور ۶۶ ب۔ ۱۰ کک ۵۵ الف نیز دیکھئے "مقولات" از بیکن۔ ذیلی اصول ۳۔ لٹلٹن رپورٹس ۹۰ اصول متعارفہ قانون از لافٹ ۵۵۹۔

[7] کک برلٹلٹن ۲۸۳ الف۔

[8] مقولات قانونی از بیکن۔ قاعدہ اول۔ ۱۲۔ ایسٹ ۶۵۲۔ ۱۴ یمین وولزبی ۲۰۳۔ ۱۸ کامن بنچ ۳۷۹

کا بعید مگر بڑا سبب اس کے والدین۔ اس کی تعلیم دوسروں کی مثالیں۔ خود قانون یا خود وہی جج جس کے سامنے مقدمہ چلایا جارہا ہے۔ ہوتا ہے۔ مگر عدالت ان تمام امور کا لحاظ نہیں کرتی۔ اور صرف وجہ قریب — خود اس کے فعل — ہی کو دیکھے گی۔ اسی طرح کسی قرضے کی عدم ادائی کی قریبی وجہ تو مدیون کی غفلت ہے۔ لیکن اس کی آخری وجہ ممکن ہے کہ دوسروں کا قصور ہو۔ جن کا قانونی یا اخلاقی فرض تھا کہ اس کو روپیہ دیتے۔ صـ ۲۷

دفعہ ۳۹ و ۴۰[1]۔ یہاں ایک غلط اصول پر غور کرنا چاہیے جو علم اصولِ قانون کے بعض نظام اور بنتھم کی کتاب "عدالتی شہادت" میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ مفروضہ کہ اس انصاف میں جو باپ اپنے خاندان میں کرتا ہے۔ اور اس انصاف میں جو قانونی عدالتیں انسان اور انسان کے درمیان کرتی ہیں۔ کامل مشابہت ہے۔ مگر یہ مقولہ ارسطو کے زمانے کا ہے کہ دولت عامہ یا مملکت کو خاندان سے مخلوط نہیں کرنا چاہیے۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ایک بڑا خاندان ایک چھوٹی مملکت سے جدا نہیں ہے[2]۔ اور بہت تھوڑے سے غور و فکر سے ان کا فرق ظاہر ہو جائے گا۔ باپ اپنے خاندان میں ایک قسم کا عرضی یا غیر مکمل انصاف کرتا ہے۔ قدرتی اور انسانی قانون دونوں کی رو سے اس کو اپنے بچوں پر نسبتہً قطعی اختیار حاصل ہے۔ اور یہ ناگزیر طور پر ایسے اشخاص کے عمل کی رہبری اور تعمیر سیرت کے لیے ضروری ہے۔ جن میں عقل و تجربہ تقریباً غیر موجود ہوتے ہیں۔ اور محبت پدری کا احساس اتنا قوی ہوتا ہے کہ یہ اختیار عام طور پر اطمینان کے ساتھ باپ کو دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مقتدر اعلیٰ یا جج کے معاملے میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۰ جو رسٹ ۹۶۲۔ ۶ بسٹ و اسمتھ ۱۰۰۱۔ ہارین و رود رفورڈ رپورٹس ۶۱۔

[1] ان دفعات میں بنتھم کی تفصیلی تردید تھی سابق اڈیٹر نے ان کو مختصر کر دیا ہے۔

[2] سیاسیات از ارسطو Aristotle's Politics کتاب ۱۔ باب ۱۔

جو اپنے جیسے پختہ عقل کے انسانوں پر بہبودی عامہ کے لیے حکومت کرتے ہیں۔ صورتِ حال ہی جدا ہوتی ہے۔ ایک خالص غیر محدود شاہی بلاشبہہ حکومت کی قدرتی و اصلی شکل ہے۔ لیکن کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ آج کل بھی بہترین شکل ہے۔ اور تمام دوسری قسم کی حکومتوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ برخلاف اس کے یہ کتنی فضول حجت ہوگی کہ دستوری شاہی چونکہ کسی ملک کے لیے بہترین قسم کی حکومت ہے۔ ہر خانگی شخص کو ایک ایسی حکومت اپنے خاندان میں قایم کرنی چاہیئے۔ ان قضیوں کو بیان کرنا ہی ان کی تردید کرنا ہے۔ مگر یہ بھی تو اسی قسم کی حجت ہے کہ عام عدالتی تحقیقات میں پہلے سے مقررہ ضوابط بیکار ہیں۔ کیونکہ وہ خاندانی کارروائیوں میں بیکار بلکہ اس سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱۴ ۔ نیز واقعات کی بحث میں عدالت کا فریضہ ان کے وجود کے نظری سوال تک محدود نہیں ہے۔ کیونکہ گو ٹھیک فیصلے یا یقین کے لیے مواد پیش ہو یا نہ ہو فیصلہ کرنا چاہیئے۔ جس کے بعد اگر فوراً نہیں تو ص ۲۸
بہت جلد اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے۔ "مملکت کا فائدہ اس میں ہے کہ مقدمے میں طوالت نہ ہو[1]۔" "مقدمہ بازی بے پایاں نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ مقدمہ بازنہ محض فانی ہیں[2]۔" مدعی اور مدعی علیہ عدالت کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ انفرادی اور معاشی مفاد عدالت سے متقاضی ہوتے ہیں کہ ایک یا دوسرے کے حق میں فیصلہ اور جلد فیصلہ دیا جائے۔ جج کے لیے یہ مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ یہ "امر مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ میں اپنا فیصلہ ملتوی رکھتا ہوں" اور مقدمہ خارج کر دے۔ تاکہ وہ وقتاً فوقتاً غیر معین زمانے تک از سرنو چلایا جائے۔ مقدمے کی ساری تکلیف اور تلخی باقی رہے۔ ہر فریق کو علانیہ

لہ گک ٹیلٹن ۳ ۱۰۳ الف ۳۰۳ ب۔ ۶ گک ۹ الف اور ۵ ۴ الف۔ ۱۱ ایضاً ۹۶ الف۔

سلہ ٹایلر بر پانڈکٹس۔ کتاب ۵ عنوان ۱۔ نوٹ ۵۳۔ ۱۰ کامن بنچ ۱۴۰ فیصلۂ جسٹس ونس۔

ترغیب ہو کہ پلڑے کو اپنی طرف جھکانے کے لیے جھوٹی شہادت بنائے۔ اور قوم کا نقصان اس کے کم سے کم دہ ارکان کی توجہ دوسرے مفید پیشوں سے ہٹانے کی وجہ سے ہو۔ لیکن اغراض انصاف کے لیے مقدمے کو ایک معین مدت کے لیے بڑھا دینا ایک بالکل ہی جدا امر ہے۔[1]

دفعہ ۴۲۔ اس لیے مقنن کا فرض اصلی قوانین کے وضع کرنے اور عدالتی کارروائیوں کے ضوابط مقرر کرنے سے پورا نہیں ہو جاتا ہے۔ کامل طور پر انصاف کرنے کے لیے اس کو ایک قدم اور آگے بڑھانا چاہیے۔ اور چاہے مقدمے کی نوعیت کچھ ہو۔ اور اصل صداقت کا معلوم کرنا کتنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو۔ امور واقعاتی کے تصفیے میں جو عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں۔ عدالتوں کی رہبری کے لیے قواعد مقرر کرنا چاہیے۔ ایسی مشکل صورتوں میں وحشت و جہالت کے زمانے میں ہر خاص معاملے کا تصفیہ یا تو بے ترتیبی سے کیا جاتا تھا۔ یا خود سرانہ طور پر تمام صورتوں کے لیے ایک ہی سخت قواعد مقرر کئے جاتے تھے۔ یا تو ہمات سے مدد لی جاتی تھی۔ مثلاً صداقت کی آگ اور پانی سے آزمائشوں کی صورت میں اور یہ قدیم و جدید دونوں زمانوں میں رائج رہے ہیں۔ یا زمنۂ وسطیٰ کی عدالتی لڑائیوں کی مثال میں۔ جن میں ناپاکی اور دلیری سے خدا سے دعا کی جاتی تھی کہ فریق متضرر کو معجزے کے ذریعے سے بچالے۔ یا بعض وقت جیسے کلیسائی حلف و جنگ کے ہمارے اسلاف کے پرانے طریقوں میں۔ جن میں بلاوجہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ اس شخص کے حلف سے سچ ظاہر ہو جائیگا۔ جس کو کہ اس کے چھپانے میں گہری دلچسپی ہے۔[2] برخلاف اس کے ان ممالک کے

---

[1] قواعد عالیہ عدالت حکم ۳۶ قاعدہ ۲۱ R.S.C. ord. xxxvi. Rule 21.

[2] بانٹے نے اپنی کتاب قانونِ شہادت میں ان کی ایک اچھی تفصیل بیان کی ہے۔ دفعات ۷۵۱-۷۶۰ طبع دوم۔ نیز دیکھئے Blackstone's Commentaries (یعنی شروحات بلاکسٹن) جلد ۳ باب ۲۲۔

قوانین جہاں علم اصول قانون کے اصول سمجھے جاتے ہیں۔ اس مشکل کو ایسے
قاعدے بنانے سے جن سے بار ثبوت منضبط ہوتا ہے حل کرتے ہیں۔ ان میں
در اصل اکثر بار ثبوت کے قدرتی اصولوں کو مصنوعی وقعت دی جاتی ہے۔ ص ۲۹
اس کی اچھی توضیح ایک ملک غیر کے قانون دان نے ایک دوسری زبان
(فرنچ) میں کی ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے[1] "یہ دریافت کرنا کہ
کس حد تک ایک معلوم امر سے فلاں نامعلوم علت کا وجود عقلاً ممکن
ہو جاتا ہے۔ عام طور پر کلیۃً جج کی سمجھ پر موقوف ہوتا ہے۔ لیکن اہم ترین
صورتوں میں قانون نے چند مواقف کی استواری حاصل کرنے اور چند
مباحث کو ختم کرنے کے لیے قیاسات قایم کیے ہیں۔ جن کی پابندی جج کو
کرنی ہوتی ہے" اور ایک متوفی قابل جج نے ایک مقدمے میں کہا ہے[2] کہ
"واقعات کے قابل یا ناقابل ادخال ہونے کے متعلق قانون شہادت
دو لحاظات پر مبنی ہے۔ یعنی نظری نقطۂ نظر سے امر زیر بحث پر کن واقعات
سے روشنی پڑتی ہے۔ اور کن واقعات کا لحاظ عملی طور پر ممکن ہے۔ شاید
اگر ہم بجائے ساٹھ ستر سال کے ہزار سال زندہ رہتے۔ تو ہر امر نزاعی پر
پوری طرح روشنی پڑتی۔ اگر اس سے تمام ممکنہ طور پر متعلق امور کی فرداً فرداً

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ اور Devotus Institionis juris Cononicae (یعنی اصول قانون
کلیسائی مصنفۂ ڈیوٹس) کتاب ۳۔ عنوان ۹۔ دفعہ ۲۶۔ نوٹ ۳ اور دفعہ ۳۰ فوٹش۔ اور گبن کی
کتاب "زوال و اختتام سلطنت روما" Gibbon's Decline and fall of the Roman
Empire باب ۴۸۔ معجزانہ مداخلت کے متعلق ان دلیرانہ دعاؤں کی ناپاکی اور حماقت کے
علاوہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے خطرات سے ترکیبوں سے بچا جاتا تھا۔ اور اسی لیے یہ آگ
اور پانی کی آزمائشیں زیادہ تر ظاہری تھے حقیقی نہیں۔

[1] کتاب شہادت از بانٹے دفعہ ۱۰، طبع دوم۔

[2] رولف بنچ بمقدمۂ اٹرنی جنرل بنام ہچکاک (۱۸۴۹) ۱۱ جورسٹ ۴۷۸۔ ۴۸۲۔ منتخب
مقدمات ۱۔ اکیچیکر ۹۱۔ ۴۷۔ رسل وریان R. R. ۵۹۲۔

تحقیق کی جاتی۔ اور اس سے متعلق ہر امر کی صداقت کی تحقیقات مہینوں ہوا کرتی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بہتر بھی ہوتا۔ لیکن فی الوقت یہ طریقہ ناممکن پایا گیا ہے۔"

دفعہ ۴۳ : یہ قانونی قیاسات دو قسم کے ہیں[1]۔ ان میں سے اکثر میں قانون کسی امر کی موجودگی کو اس وقت تک فرض کر لیتا ہے۔ جب تک اس کی شہادت سے تردید نہ ہو۔ رومنی فقہا ان کو قیاس قانونی۔ یا غیر قطعی قیاس قانونی کہتے تھے۔ اور انگریزی قانون داں ان کو غیر قطعی یا قابل تردید قیاسات قانونی کہتے ہیں۔ قیاسات کی دوسری قسم قطعی و ناقابل تردید قیاسات کی ہے۔ گو ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ان کے خلاف کوئی شہادت قابل ادخال نہیں ہوتی۔ ان کو قطعی قیاس قانونی کہتے ہیں۔ اور یہ صحیح معنی میں قیاس کی ایک قسم ہے۔ ان میں "قانون کے حکم سے کسی امر کا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ جس سے وہ امر ثابت اور یقینی قرار پاتا ہے[2]۔" اسی قسم میں ادائی قیمت کا معاہدہ آتا ہے۔ جس کا قانون خریدی اشیا سے قیاس کرتا ہے۔ ارادۂ قتل یا ضرر شدید پہنچانا جس کا زہر کھلانے یا مہلک ہتھیار استعمال کرنے سے قیاس ہوتا ہے وغیرہ۔ ان میں سے بعض تو عالمی علم اصول قانون کے قیاس قطعی سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی بڑی مثالیں قیاس حقیت ہے۔ جو جائداد کے مسلسل و پُر امن قبضے سے صـ۳۰

---

[1] قیاسات قانونی اور واقعاتی کے لیے پیچھے دیکھئے دفعات ۷۔ ۲۷ آگے دیکھئے دفعات ۲۹۲ تا ۳۷۴ Thayer Pr. on Tr. Evidence تھیر کی شہادت پر اصلی کتاب صفحات ۳۱۳ تا ۳۵۲ و ۵۳۹ تا ۷۶۔ اور شہادت مصنفۂ فلپس طبع ششم صفحہ ۶۷۶ تا ۸۲ء۔

[2] (de Praesumptionibus) (قیاسات مصنفۂ الکیاٹس (—Alciatus) فقرہ ۲ نوٹ ۳۔ "قیاسات" مصنفۂ منوچیس Menochius de Praesumptionibus. کتاب اسوال ۳ نوٹ ۱۷ "شہادت" مصنفۂ پوتھیے جلد ادفعہ ۸۰۷۔

پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ قیاس جو عدالت مجاز کے فیصلوں کو صحیح ٹھیراتا۔ اور برقرار رکھتا ہے۔ ہم اس مقولے کی طرف پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں کہ "مملکت کا فایدہ اس میں ہے کہ مقدمے میں طوالت نہ ہو"[1] اس میں اضافہ کرنا چاہئے کہ "قانون ہوشیاروں کی نہ کہ سست آدمیوں کی مدد کرتا ہے"[2] نیز "طویل مدت گزرنے کے بعد قیاس ہوگا کہ ہر کام باضابطہ کیا گیا تھا"[3] اگر ایک طویل مدت تک پرامن قبضے کا اثر قطعی نہ ہو تو نہایت قیمتی حقوق نہ صرف مسلسل نزاع کے موضوع بن جائیں گے بلکہ ان کی حقیت کی اصلی شہادتیں مرورِ زمانہ سے گم یا تلف[4] ہو جانے پر سلب یا تلف بھی کر دیے جائیں گے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ قدرتی قانون اور اقوام کے صریحی قانون دونوں کے مصنفوں نے ملکیت کے حاصل کرنے کے مختلف طریقوں میں حق قدامت یعنی تھوڑی یا زیادہ مدت کے مسلسل استعمال یا قبضے کو بھی ایک طریقہ تسلیم کیا ہے۔[5]

لہ۔ اوپر دفعہ ۱۴۔

لہ۔ ۲ کک ۲۶ ب ۴ ایضاً ۱۰ ا ب۔ ۸۲ ب ہوبارٹ رپورٹس Hobart Reports ۲۴۴۔ ۲ بوسانکوئے وپلر Bonsauquet and Puller Reports ۲۱۲۔ ۵ کامن بنچ ۴۔

سہ لک برٹلٹن ۶ ب۔ جنک سنٹ جلد ۱۔ مقدمہ ۹۱۔

کہ۔ لارڈ پلانکٹ Lord Plunkett. کہتے ہیں کہ "اگر وقت حقیت کی شہادت تلف کر دیتا ہے تو قوانین نے دانائی و انسانیت سے طویل قبضے کو اس تلف شدہ شہادت کا بدل بنا دیا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں کھر پالے کر آتا ہے اور ہمارے حقوق کے اسناد کو کاٹ ڈالتا ہے۔ لیکن قانون ساز نے اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک گھڑیال دے دیا ہے جس سے مسلسل وہ مدتیں عطا کرتا رہتا ہے۔ جن سے اس کی یہ تلف کردہ شہادتیں بیکار ہو جاتی ہیں" تاریخی سوانح مدبران وغیرہ مصنفہ لارڈ بروہام Lord Brougham's Historical Sketches of Statesmen جلد ۲ صفحہ ۳۹۔ نوٹ۔ سوانح میر مجلس نبشی (Life of C. J. Bushe.)

شہ۔ "قانون جنگ وصلح" از گروٹیس کتاب ۲ باب ۴ "قانون قدرت واجانب" از پوفنڈارف کتاب ۴ باب ۱۲ ڈائجسٹ .Digest کتاب ۴۱ عنوان ۳۔ مجموعہ قانون روما .Codex کتاب ۷

دفعہ ۴۴ - اس لیے یہ امر بہت ہی تکلیف اور خرابی کا باعث ہوگا کہ کسی دیوانی یا فوجداری مقدمے کو آخری عدالتِ مجازہ کے فیصل کر دینے کے بعد۔ فریقین اپنی مرضی سے اس کو از سر نو یا تو مبینہ غلطی یا سنئے دلایل یا بہتر شہادت کی حقیقی یا مبینہ دریافت کی بنا پر چلا سکیں۔ بہت تھوڑے سے غور و فکر سے ظاہر ہوگا کہ اگر کوئی ایسی حد مقرر نہ کی جائے۔ جس پر عدالتی کارروائیاں لازمی طور پر ختم ہو جائیں تو کوئی شخص بھی جان۔ مال و آزادی سے امن و چین کے ساتھ متمتع نہ ہو سکے گا۔ اور غیر منصف مزاج۔ ضدی اور جھگڑالو اشخاص خصوصاً وہ جن کے پاس دولت و اثر ہو سماج کو اپنے رحم و کرم پر سمجھا کریں گے۔ اور اس میں مقدمہ بازی۔ فساد اور کینوں کے مہیب نظارے پیش کر دیں گے۔ عدالتی فیصلہ جات کے خاتم و مختتم ہونے کا اصول اعظم عالمی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کو مختلف الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ "امر فیصل شدہ صحیح ہے"[1] "فیصلہ صحیح و درست تصور کیا جاتا ہے"[2] "مملکت کا فائدہ اس میں ہے کہ فیصلہ جات کو الٹا نہ دیا جائے"[3] "فیصلوں کے منصفانہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے"[4] "فیصلے صدا۳۱

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ عنوان ۳۳ شروحات بلاکسٹن جلد ۲ باب ۷۔ اگک برٹلٹش ۱۱۳-۱۱۴۔ "شہادت" از گرین لیف طبع شانزدہم دفعہ ۱۷۔ Grand Coustumier de Normandic باب ۱۲۵ "وجوبات" از پوتھیے .Poth. obl حصہ سوم باب ۸ "مجموعۂ قوانین فرانس" .cod. civil کتاب ۳ عنوان ۲۰ -

[1] "ڈائجسٹ" کتاب ۵۰۔ عنوان ۱۷، سطر ۲۰۷۔ "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس ج ۱۲۳۷ نوٹ ۱۲۔ "شہادت" از پوتھیے جلد ۱۔ حصہ ۴۔ باب ۳۔ دفعہ ۳۔ فقرہ ۳۔ ضمنی فقرہ ۲۷۔ گگ برٹلٹش ۱۰۴۔ الف اور ۱۸۶۔ الف۔ اور نوٹ ۴ از ہارگریف .Hargr

[2] گگ برٹلٹش۔ ۳۹ الف ۱۶۸۔ الف۔ ۲۳۶ ب۔ ۲۔ انسٹی ٹیوٹ ۳۸۰ -

[3] ۲ انسٹی ٹیوٹ ۳۶۰ -

[4] "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس ۱۲۳۷ نوٹ ۲-۳ بلسٹرووڈ ۴۲-۴۳ -

سے قانون وضع ہوتا ہے[1]"، "عدالتی کارروائیوں کا غیر منتہی ہونا برا ہے[2]"، "کسی شخص کو ایک ہی امر میں دوبار تکلیف نہیں دینی چاہیئے[3]" وغیرہ۔

دفعہ ۵۴: ہم صرف ایک مثال اور دیں گے۔ جس سے یہ امر بہت ہی واضح ہو جائے گا۔ اگر یہ نظری سوال کیا جائے کہ "سب سے زیادہ خلاف انصاف کام کیا ہوسکتا ہے"۔ تو غالباً اس کا جواب یہ ہوگا کہ "کسی شخص کو ایک ایسے قانون کی خلاف ورزی کی بنا پر سزا دینا جس کے وجود سے وہ ناواقف ہو"۔ باوجود اس کے ہر جگہ یہی ہوتا ہے۔ علم اصول قانون کا کوئی اصول اس سے زیادہ عالمگیر نہیں ہے۔ کہ ہر ملک کے ہر شخص کے متعلق یہ قطعی قیاس کر لیا جائے کہ وہ اس ملک کے قوانین کو اس حد تک جانتا ہے کہ اپنے عمل کو ان کے مطابق رکھے گا۔[4] "قانون سے لاعلمی کسی شخص کو نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ وہ واقف ہے[5]"۔ یہ اصول سخت ضرور ہے لیکن اس سے بے انتہا زیادہ بڑی خرابیوں کے انسداد کے لیے ناگزیر طور پر ضروری بھی۔ کیونکہ اگر لاعلمی کے عذر کے تحت مجموعہ تعزیرات یا مجموعہ قوانین دیوانی کی خلاف ورزیوں کو روا رکھا جائے

---

[1] Ellesm. Postn. صفحہ ۵۵۔

[2] ۲-انسٹی ٹیوٹ صفحہ ۲۴۰-۶ کک رپورٹس ۵ ۴ الف۔ ۸ ایضاً ۱۶۸ ب۔ ۱۲ کک رپورٹس ۲۴۔ ہوبارڈ رپورٹس ۱۵۹۔ جنکنس سنٹ ۲ مقدمہ ۱۵ سینٹ ۴ مقدمہ ۲ اور ۹۴۔ اور سنٹ ۸ مقدمہ ۲۹۔

[3] جنکنس سنٹ ۱۔ مقدمہ ۳۲۔ ۵ کک رپورٹس ۶۱ الف "مقولات بروم" Broom's Maxims. طبع ہشتم ۲۵۹۔

[4] "ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۶ سطر ۹ ہینکس بر پانڈکٹس فقرہ ۵۔ ۴ دفعہ ۱۲۶۔ ڈکریٹل اڈیشن Sext. Decretal. کتاب ۵ عنوان ۱۲ De. Reg. Jur. صفحہ ۱۳۔ ڈاکٹر و طالب علم Doctor and Student, مکالمہ ۱ باب ۲۶۔ اور دیکھو نیچے دفعہ ۲۳۶۔

[5] دیکھیئے "مقولات بروم"۔

تو اس سے تمام قوانین عملاً بیکار ثابت ہوں گے۔ اگر قانون کے سامنے صرف وہی لوگ جواب دہ قرار دیے جائیں۔ جن کے متعلق ثابت ہو کہ وہ قانون سے واقف تھے۔ تو نہ صرف لاعلمی کا عذر خصوصاً فوجداری مقدمات میں ہمیشہ کیا جائے گا۔ بلکہ قدرتی طور پر لوگ قانون سے واقف ہونے سے گریز بھی کریں گے۔ کیونکہ واقفیت کے نتائج اتنے خطرناک ہوں گے۔

دفعہ ۴۶: لیکن اگر مصنوعی قیاسات کے فائدے ہیں۔ تو اسی طرح ان سے نقصانات بھی۔ ایام جہالت میں یا راشی حکام ان عدالت کے ہاتھ میں یہ بہت ہی خطرناک ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور بہترین زمانے میں
اور بہترین حاکمان عدالت کے ذریعے سے بھی ان کا استعمال دانشمندی ص ۳۲
کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اس قسم کے بعض بہت ہی خلاف عقل اور مضر قیاسات رومنی فقہا[1] کی تصانیف اور عصر جدید کے فرانسیسی[2] قوانین میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اس ملک میں بھی دادرسی کے بہانے سے ججوں نے اراکین جوری کو اگر حکم نہیں تو مشورہ دیا ہے کہ بدترین خرافات کا قیاس کر لیں[3]۔ قانون موضوعہ ۱۲ جیمس اول باب ۲۷۔ میں ایک نہایت ہی معروف اور نہایت ہی سخت اور ظالمانہ قیاس کی مثال پائی جاتی ہے اس کی رو سے حکم دیا گیا تھا کہ ہر عورت کے متعلق جس نے کوئی غیر صحیح النسب بچہ جنا ہو۔ اور جو ڈبونے یا چھپا کر گاڑ دینے یا کسی اور طریقے سے اس کی موت کو چھپانے کی کوشش کرے۔ اور اس وجہ سے یہ نہ

۱۔ دیکھئے Syntagma Juris Civilis از اسٹرویس .Struvius مطبوعہ ملر Muller شرح نمبر ۲۔ دفعہ ۱۸۔ نوٹ ۵۔ بارٹولس Bartolus کہتے ہیں کہ "میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ہمسایے کے مکان میں جہاں ایک خوبصورت عورت ہو پکڑا جائے تو یقینی طور پر وہ زانی ثابت ہوتا ہے"۔ ڈائجسٹ ناول .Novel (فرمان) ۱۱۷ب حصہ دوم شرح۔

۲۔ کتاب "شہادت" از بانیے۔ دفعہ ۷۵۲۔ اور بعد طبع دوم۔

۳۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۴۷۹۔

ظاہر ہو کہ آیا وہ زندہ پیدا ہوا تھا یا مردہ تو قیاس کر لیا جائے گا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ثابت کر سکے کہ بچہ مردہ پیدا ہوا تھا۔ یہ ظالمانہ قانون جو ہنری دوم شاہ فرانس کے سنہ ۱۵۵۶ء کے ایک فرمان[1] کی نقل معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کا اصول بعض دوسرے ممالک[2] کے قوانین میں بھی پایا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۰۳ء میں ۴۳ جارج سوم باب ۵۸ دفعہ ۳ کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ اسی طرح ملزموں کے اقبال[3] اور عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لیے فرار کی کوششوں کو جو پہلے قطعی اثر دیا جاتا تھا[4]۔ ایسے خلاف عقل قیاسات کی دوسری بہت ہی معروف مثالیں ہیں۔

دفعہ ۴۷: مضمون کے اس حصے سے متعلق بعض اخراجی قواعد ہیں۔ جن کی قطعی ضرورت سے انکار کے لیے بہت بے باکی چاہئے۔ ہمارا مطلب ان صورتوں سے ہے۔ جن میں شہادت اس لیے ناقابل ادخال ٹھیرائی جاتی ہے کہ اس کے پیش ہونے سے بیکار کی تکلیف خرچ اور تاخیر ہوتی ہے[5]۔ تکلیف اور صرف کی مثال ذیل کے مسئلے سے دی گئی ہے[6]۔ کوڑے کے ٹھیلے کو ایک ایسے مقام (ٹولی چوکی کی سڑک) پہ کھڑا کرنے کی وجہ سے جہاں اس کو کھڑا

---

[1] "قوانین دیوانی" از ڈوما - حصۂ اول کتاب ۳ عنوان ۲ - اور مقدمہ نوٹ - الف - اور ایضاً دفعہ ۴ دفعہ (۲) نوٹ ب -

[2] شرحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۱۹۸ -

[3] دیکھئے نیچے دفعہ ۵۵۲ -

[4] دیکھئے نیچے دفعہ ۴۶۷ -

[5] عدالتی شہادت از بنتھم۔ جس میں مصنوعی نظامات شہادت پر باقبال خود حملہ کیا گیا ہے۔ تسلیم کرتی ہے کہ نہایت ہی جائز و مناسب شہادت بھی ان وجوہات کی بنا پر ناقابل ادخال قرار دی جا سکتی ہے۔ گو اس میں ناانصافی کا خوف بھی کیوں نہ ہو۔ دیکھو جلد ۱ صفحہ ۳۱ - جلد ۴ صفحہ ۱۱۵ - اور کتاب ۹ حصۂ دوم - ابواب ۱ تا ۴ -

[6] عدالتی شہادت از بنتھم صفحات ۴۷۹ ... ۸۰۳ - جلد ۴ -

نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بی ٹی ایس پانچ شلنگ جرمانے کا مستوجب ہوتا ہے۔
ص ۳۲ اس واقعے کو سمپرونیس کے سوا کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ اور بحیثیت مصنف
سمپرونیس روزی کمانے کے لیے جزائر شرق الہند چلا گیا ہے۔ بی ٹی ایس
کو اس جرمانے سے بچانے کے امکان کی بنا پر کیا سمپرونیس کو مجبور کرنا چاہیے
(اگر وہ مجبور کیا جا سکتا ہو) کہ ان جزایر سے واپس آ جائے۔ سمپرونیس کو یہ
تکلیف دینے کا کون خیال کرے گا؟ اور کون سمپرونیس یا کسی دوسرے پر
ان اخراجات کے عاید کرنے کا خیال کرے گا"؟ اور گو ہر فریق مقدمہ کو
اپنے مقدمے کی تائید میں شہادت پیش کرنے کی کامل آزادی دینی چاہیے۔
کیونکہ "شہادت پیش کرنے کی قابلیت پر کوئی بندش نہیں ہونی
ہے"۔ لیکن اس آزادی کا ایسا برا استعمال ہو سکتا ہے کہ اس سے عدل گستری ہی ناممکن ہو سکتی
ہے۔ اور اسی لیے اس آزادی کو مناسب حدود میں رکھنے کا اختیار تمام عدالتوں کو اپنے
فرایض کی مناسب انجام دہی کے لیے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ قانونی دستاویزات سے
حشو زاید کے حذف کر دینے یا پلیڈنگس میں طوالت کو کم کرنے کا اختیار "قانونی کارروائیوں میں
کسی قسم کی طوالت کو سبھی مذموم سمجھتے ہیں"۔ فرض کیجیے کہ کوئی شخص جس پر قرضے کی یا بہت ہی
معمولی اور خفیف خلاف قانون فعل کی نالش کی گئی ہو۔ یہ ادعا کرے کہ
اس کو اپنی جوابدہی کے لیے سیکڑوں گواہوں کی جو دنیا کے بہت ہی
دور دراز اور مختلف مقامات میں رہتے ہیں۔ شہادت کی ضرورت ہے۔ تو
عدالت یقیناً مجبور نہیں ہے کہ اس کے قول پر۔ یا اس کے صداقت کے لیے
حلف پر۔ یا اس قول کی نیک نیتی پر بھی اعتبار کرے۔ اسی لیے انگلستان
کے عدالتی ضابطے کی رو سے گواہوں کے اظہار کے لیے کوئی کمیشن یا حکمنامہ
جاری نہ ہوگا۔ یا فریق درخواست گزار پر قیود عاید کیے جائیں گے۔ اگر جج اپنی
دانست میں تصور کریں کہ درخواست کمیشن وغیرہ تکلیف پہنچانے یا تاخیر کرانے

۱؎ ۱۴ انسٹی ٹیوٹ ۲۷۹ - نیز دیکھیے مجموعۂ قانون روما - کتاب ۱ عنوان ۵ سطر ۱۲ - آخر میں -
۲؎ ۲ انسٹی ٹیوٹ ۱۰۷ - ۲۳۲ - ۱۱ مجموعۂ قانون روما ۱۳۴ -

یا کسی اور نامناسب و ناروا نیت سے کی گئی ہے۔[1] اسی لیے ہر عدالت[2] کو اختیار دیا گیا ہے۔ (جس کا استعمال بلاشبہ احتیاط سے ہونا چاہئے) کہ ان اغراض کے تحت جو شہادت پیش کی جائے اس کی سماعت سے انکار کرے۔ ڈائجسٹ (Digest) میں مرقوم ہے کہ" اگرچہ بعض قوانین کی رو سے گواہوں کی تعداد مقرر کرنے میں فیاضی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن اصولاً اس اختیار کو معقول و کافی تعداد میں گواہوں کو طلب کرنے تک محدود رکھنا چاہئے۔ اور ججوں کو مناسب تعداد ہی میں گواہوں کو طلب کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ غیر محدود اختیارات کے باعث نامناسب طور پر بہت گواہ طلب کیے جائیں۔ اور اہل مقدمہ کو پریشان کیا جائے"[3] تاہم ان تمام صورتوں میں شہادت پیش کردہ دراصل متعلق اور اہم ہو سکتی اور اس کی نامنظوری سے ناانصافی ہو سکتی ہے۔ صـ ۳۴

[1] پیری بنام آیرن۔ ۸ بنگھام Bingham ۱۴۳۔

[2] بمقدمہ مُنڈل فنٹن بنام کیمبرج ۸۹ لاٹائمز ۷۷۶۔ جہاں اجازت نہیں دی گئی کہ ایک حلفنامے کے گواہ کو جرح کے لیے طلب کیا جائے۔ تاکہ ایک عورت کو جس نے ایک خاص سالیسیٹر کے خدمات حاصل کیے تھے۔ اسی بنا پر نقصان پہنچائے جائے۔ بمقدمۂ ملک بنام ہینیس ۱۹۰۹ء۔ ۱ کنگز بنچ ۵۸۲۔ ایک سمن کو منسوخ کر دیا گیا۔ کیونکہ یہ نیک نیتی سے متعلق شہادت حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ ستانے اور تکلیف دینے کے لیے جاری کرایا گیا تھا۔ ریورٹ آیرستانی فوجداری شاہی مقدمات بابت ۱۸۴۳ء میں مدعی علیہم پر باغیانہ سازش کا الزام تھا۔ باغیانہ افعال میں سے ایک فعل یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آیرستان کے مختلف حصوں میں "مہیب جلسے" منعقد کیے گئے تھے۔ یعنی ایسے جلسے جن میں لاکھوں اشخاص شریک تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مقدمے کو کبھی جوری تک نہ جانے دینے کے لیے مدعی علیہم کو مشورہ دیا گیا کہ یہ دکھلانے کے بہانے سے کہ وہ جلسے باغیانہ نہیں تھے۔ ان جلسوں کے ہر شخص کو بطور گواہ طلب کریں۔ جوابدہی کا یہ ذلیل طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ لیکن فرض کرو کہ اختیار کیا جاتا تو کیا عدالت اور جوری اجازت دینے پر مجبور ہوتے۔

[3] "ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۵ کالم ۱۔ فقرہ ۲۔

دفعہ ۴۸ :بعض ممالک کے قانون سازوں سے مذکورۂ بالا جیسے ناشائستہ حرکات کے انسداد کی کوشش میں صریحی بیہودگیاں سرزد ہوئی ہیں ہم اس عمل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جس سے ہر امر نزاعی[ا] کے ثبوت کے لیے گواہوں کی تعداد بلالحاظ مقدمے کی نوعیت۔ گواہوں کی راست بازی۔ ان کی شہادت کی کیفیت یا ان کی گواہی دینے کے طریقے کی مقرر کی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ امور ایسے ہیں کہ ان کی کسی پہلے سے مقرر کردہ قاعدے کی رو سے تعریف نہیں کی جاسکتی۔

دفعہ ۴۹ ۔دوسری نمایاں خصوصیت جس سے عدالتی ثبوت ثبوت کے دوسرے اقسام سے ممتاز ہے۔ یہ ہے کہ قانون ساز کو جو ثبوت کے قاعدے وضع کرتا ہے۔ ہر مقدمے میں متنازع فریقین سے آگے دیکھنا اور معاشرے پر عدالتی فیصلہ جات کے اثرات کا اندازہ لگانا ہوتا ہے کیونکہ جو خرابیاں قانون کے قابل مذمت سکوت سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اتنی بڑی نہیں ہوتی ہیں۔ جتنی کہ وہ جو اس کے غلط عمل سے وجود میں آتی ہیں۔ مثلاً کسی معصوم شخص کو کسی فرضی جرم کا مجرم ٹھیرانا اور سزا دینا۔ اور کسی مجرم کا چھوٹ جانا۔ دونوں فلسفیانہ نقطۂ نظر سے غلط فہمیوں کی صرف قسمیں ہیں جو مساوی طور پر صداقت سے دور ہیں۔ لیکن تھوڑے سے غور و فکر سے

ا۔ "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۵ صفحہ ۱۲۲۔ "قوانین دیوانی" از ڈوما حصۂ اول۔کتاب ۳ عنوان ۶ دفعہ ۳ ذیلی دفعہ ۱۲ ۔فوٹ (JC) آخری حصہ۔ "اصول قانون کلیسائی" از ڈیوئس۔کتاب ۳۔ عنوان ۹۔ دفعہ ۹۔ کلیسائی فرامین۔گریگوری نہم۔کتاب ۲۔عنوان (۲۰) باب ۳۷۔ "کسی ایک واقعہ یا سوال کے لیے اسپین کے قانون کی رو سے ۲ گواہ اور فرنچ قانون کی رو سے دس گواہ بلائے جاسکتے تھے۔کیا یہ دونوں قوانین صحیح رہیں۔ پھر تو ایک فرانسیسی گواہ تین ہسپانوی گواہوں کے برابر ہوا۔" دیکھیے بنتھم حوالۂ مذکورہ میں۔

ظاہر ہوگا کہ بلحاظ نتائج کے اول الذکر بہت زیادہ بڑا شر ہے۔ اور ہر ملک اور ہر زمانے کے قانون سازوں اور مقننوں نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے ۔۔ چاہے عملاً اس کی کتنی ہی خلاف ورزی ہوتی ہو ۔۔۔ کہ اگرچہ جرم کی سزا دینے اور معصومی کی حفاظت کا عدل گستری میں عام طور پر مساوی لحاظ ضروری ہے لیکن آخر الذکر ہی کا قانون کو پہلے خیال کرنا چاہئے۔ اور اسی لیے شبہے کی صورتوں میں مجرم کو چھوڑ دینا سزا دینے سے زیادہ محتاط طریقۂ عمل ہے۔ یہ قابل ذکر امر ہے کہ اگرچہ اس اصول کو رومی و کلیسائی فقہا نے پوری طرح تسلیم کیا تھا۔ لیکن انھوں نے اس کو ان صورتوں ہی میں جن میں معصومی
کی حفاظت زیادہ درکار ہوتی ہے۔ الٹ دیا تھا۔ اور ان کا یہ مقولہ کہ ص ۳۵
"سنگین معاملات میں خفیف قیاس کافی ہیں اور جج کو قانون کی سختی سے پابندی لازمی نہیں[1]" اس کے واضعوں کی وحشت و ضعیف العقلی کی زندہ یادگار رہے گا۔ اور نہ یہ ازمنۂ ماضیہ ہی کے تصورات ہیں۔ کلیسائی قانون کی ایک جدید کتاب میں ذیل کا فقرہ موجود ہے۔ "قیاسات دیوانی مقدمات میں فوجداری مقدمات سے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں۔ موخر الذکر میں محض رائے پر چاہے وہ کیسی ہی قوی ہو کسی شخص کو مجرم نہیں قرار دینا چاہئے۔ مگر الحاد کی شکل مستثنیٰ ہے۔ اس میں محض رائے پر ملزم کو مجرم قرار دیدیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ ہر شبہے کو دور کرنے میں کامیاب ہو[2]" انگریزی قانون اکثر دوسرے ممالک کے قوانین کی بہ نسبت سمت مخالف میں بڑی دور جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے یہ اصول قرار دیدیا ہے کہ بہت سے مجرموں کا بچ جانا ایک معصوم شخص

[1] Beccaria, Dei delitti delle pene دفعہ ۸- نوٹ- نیز "ثبوت قطعی" از پاسکارڈس ۱۳۹۲- نوٹ ۱۳- "تعزیرات اسکاٹ لینڈ" مصنفہ برنٹ Burnett's Crim. Law of Scotland. صفحہ ۶۱۲

[2] اصول کلیسائی از ڈیوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۱۶- پیرس ۱۸۵۲ء شعبۂ اعلیٰ۔

کے سزا پانے سے بہتر ہے[1]۔ اس کا ایک مفید ثمرہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں مبینہ مجرموں کے خلاف خالص آزاد شہادت اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ جتنی کہ انگلستان میں۔ کیونکہ تمام لوگوں کو یہ یقین ہے کہ اگر مبینہ مجرم دراصل معصوم ہے تو قانون اس کی احتیاط کرے گا کہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لیکن جن اصولوں پر یہ شریفانہ و مصلحت آمیز اصول مبنی ہے۔ عام طور پر سمجھے نہیں گئے ہیں۔ اس کا بہترین ثبوت اس واقعے سے ملتا ہے کہ مشہور ڈاکٹر پالی (Docter Paley) نے اپنی کتاب "اخلاقی و سیاسی فلسفہ" Moral and Political Philsophy, (کتاب ۶ باب ۹) میں اس پر باضابطہ حملہ کر دیا ہے۔ اور اس کو ایک عامیانہ مقولہ قرار دیا ہے جس کے قابل لحاظ اثر سے بہت سے ملزم غیر منصفانہ طور پر چھوٹ جاتے ہیں۔ ان کا استدلال ہے کہ "جب فصل خصومات کے لیئے بعض قواعد پر عمل کرنا۔ اور اعتبار کے بعض درجات کو قبول کرنا ہے تا کہ ان جرائم کا انسداد ہو۔ جن سے عوام کو ضرر پہنچتا رہتا ہے۔ تو عدالتوں کو خطرے کے ہر شبہے یا معصوم کو مجرم سے مخلوط کر دینے کے محض امکان پر ان قواعد کے اطلاق سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان کو یوں سمجھنا چاہئے کہ جو شخص ایک غلط فیصلے کی وجہ سے مرتا ہے۔ وہ اپنے ملک کے لیئے مرتا ہے" ظاہر ہے کہ اس مہلک و بیرحمانہ استدلال کے مغالطے کو ظاہر کر دینا مشکل نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مدنی زندگی کا امن و چین تعزیری قوانین کا مقصد اول ہے۔ اور یہ کہ اس امن کی حفاظت زیادہ تر سزا کے خوف سے کی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایسی سزا کا خوف ہوتا ہے جو جرم کا نتیجہ ہو۔ نہ کہ ایسی سزا کا جو بلا کسی فرق کے سب کو ملے۔ چاہے ارتکاب جرم کی بنا پر وہ اس کے مستوجب ہوں یا نہ ہوں۔ جب کوئی مجرم بچ جاتا ہے تو قانون صرف اپنے ارادے میں ناکام رہتا ہے۔ لیکن جب کوئی معصوم شخص اس کی بھینٹ چڑھتا ہے۔ تو قانون انھیں اشخاص کو

[1] پلیس آف دی کراؤن مصنفہ ہیل 2 Hale, P.C. جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ شرح جات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۸

ضرر پہنچاتا ہے جن کی وہ حفاظت کرنا چاہتا تھا۔ اور اسی امن کو برباد کرتا ہے۔ جس کو قایم رکھنا اس کا مقصد تھا۔ یہی سب کچھ نہیں اور نہ اس قربانی کے یہ بدترین نتائج ہیں۔ کیونکہ یہ سمجھنا ایک بڑی غلطی ہے کہ معصوم آدمی پر ظلم وستم ہی غلط فیصلے کے بُرے نتایج ہیں۔ عدل گستری پر اعتماد لازمی طور پر کھوکلا ہو جاتا ہے۔ جب لوگ سوچتے ہیں اور صحیح سوچتے ہیں کہ ہر شخص جس کو وہ مستوجب سزا قرار دیا ہوا دیکھتے ہیں۔ حد درجہ بدقسمت ہے۔ قطعاً مجرم نہیں۔ اور اس کی یہ تکلیفیں ایک فرضی مصلحت کی قربانیوں کے لیے پہنچائی جا رہی ہیں۔ تو ایسے نظام کے تحت بہت ہی کم اشخاص جرائم کے خلاف استغاثہ پیش کریں گے۔ اور اور بھی کم اشخاص ملزموں یا ان اشخاص کے خلاف جن پر ارتکاب جرم کا شبہہ ہو۔ از خود شہادت دینا پسند کریں گے قانون اپنی مہیب سطوت کے ساتھ سخت سے سخت سزائیں سناتا اور خونیں اور ظالمانہ اصولوں پر عمل کرتا ہوا بیٹھا تو رہے گا۔ لیکن عدم ثبوت اور سماج کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ سزائیں بہت جلد حرف غلط ہو جائینگی ایک سپاہی کی شہادت میں جو اپنے ملک کی مدافعت کرتے ہوئے مرا ہو۔ اور ایک معصوم شخص کی قربانی میں جس کی گردن انصاف کا نام لے کر قصداً ماری گئی ہو۔ مشابہت دیکھنے تخیل کی نہایت ہی قوی طاقتیں درکار ہیں ایک عزت سے مرتا ہے۔ اس کی یاد عزیز رہتی ہے۔ اس کے بیوی بچوں کو غالباً وظیفہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے دوسرے کو یہ پرحسرت اطمینان بھی حاصل نہیں ہوتا کہ لوگوں نے اس پر رحم کھایا۔ وہ عوام کی نظروں میں اپنے کو ذلیل پاتا۔ اور اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا دیکھتا ہے۔ اور وہ اپنے پیچھے ایک ایسا نام چھوڑتا ہے جس سے وحشت و نفرت کے سوائے کوئی اور جذبہ پیدا نہیں ہوتا یہاں تک شاید مرور زمانہ سے اس کی معصومی ظاہر ہو جائے جس سے صرف یہی ہوتا ہے کہ قوم کے صحیح الدماغ اشخاص میں اپنی غیر محفوظ حالت کی وجہ سے خوف و بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ سر سیمول روملی Sir Samuel Romilly نے اپنی کتاب "تعزیرات انگلستان

ص ۳۷

کے مشاہدات وغیرہ" Observation on the Criminal Law of England etc. میں ـــ جہاں سے اوپر کے بعض اقوال لیے گئے ہیں ـ زور سے پوچھا ہے، کہ "کیا اس نہایت ہی بے باک مجرموں کے بچ جانے سے سماج کو اتنا نقصان پہنچا جتنا کہ کیالے (Calas) ڈانگ لیڈ (d'Anglade,) یالی برون (LeBrun) کو سولی دینے سے پہنچا" یہ تین مشہور مقدمات ہیں جو فرانس میں گزرے ہیں۔ اور جن سے وہ خوفناک حالت ظاہر ہوتی ہے۔ جو اس ملک میں نظام حکومت قدیم کے تحت عدل گستری کی ہو گئی تھی۔ لیکن ایک اور شر کا جس تک ڈاکٹر پالی کی نظر گئی ہی نہیں۔ ذکر کرنا ابھی باقی ہے۔ سر سیمول رومِلی کہتے ہیں کہ "کیالے کے جیسے مقدمے بھی گزرے ہیں۔ جن میں قوانین کو ایک شخص کی قربانی دی گئی تھی۔ حالانکہ قوانین کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔ اور جہاں عدالتوں سے دوگونہ غلطی ہوئی تھی کہ انھوں نے جرم کو فرض کر لیا حالانکہ کوئی جرم سرزد نہیں ہوا تھا۔ اور ایک شخص کو مجرم قرار دے دیا۔ درآنحالیکہ کوئی جرم ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ گمرہ عدالتی غلطیوں کی بہت ہی بڑی اور اسی لیے بہت ہی شاذ مثالیں ہیں۔ اکثر صورتوں میں وقوع جرم یقینی ہوتا ہے۔ صرف مجرم کی دریافت تحقیق طلب رہتی ہے۔ ایسی ہر صورت میں اگر غلط فیصلہ سنایا جائے تو اس سے دو شر پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی مجرم کا بچ جانا اور معصوم شخص کا سزا پانا۔ شاید اس مجمع میں جو سولی کے جلوس میں مجرم کو حیرت سے تکنے جمع ہے۔ اصل قاتل بھی کہیں موجود ہے۔ اور اگر وہ اس بدبخت کی بدنصیبی پر غور کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی قانون کی کمزوری پر بھی حقارت بھیجتا۔ اپنے جرم پر اور زیادہ مضبوط ہو جاتا۔ اور اپنے خطرناک پیشے پر اس کو اور زیادہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے[1]۔"

نیز ہر ایک کے قوانین میں بہت سی ایسی شہادت نامنظور کی جاتی

---

[1] شناخت کی شہادت پر مزید معلومات کے لیے دیکھئے نیچے۔ دفعہ ۱۷۵۔

ہے۔ جو اگرچہ متعلق بلکہ قطعی بھی ہوتی ہے لیکن جس کی منظوری سے نہایت ہی اہم امور جن کا اخفا مصلحت عامہ اور نظم معاشرت کے لیے ضروری ہوتا ہے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مملکت کے راز پیشے کی اعتمادی اطلاعات[1] وغیرہ۔

دفعہ ۵۰: قانونی و تاریخی شہادت میں ایک دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ ان کی سچ کی ضمانتیں جدا جدا ہیں۔ اور ان میں خطرات اور فریب کے ماخذ مختلف۔ آیندہ نسلوں اور ازمنۂ مستقبلہ کو اکثر ایک ایسی عدالت کہا جاتا ہے۔ کہ جس کے روبرو حال کے فیصلہ جات سے مرافعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور استعارے کے ایسا کہنا نامناسب نہیں ہے۔ لیکن استعارات کو واقعات نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ آیندہ نسلوں کی عدالت باقی تمام عدالتوں سے بہت ہی مختلف ہوتی ہے۔ اس کے عدالتی و تحقیقاتی دونوں اختیار سماعت غیر محدود ہیں۔ اس کا اجلاس ہمیشہ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ تحقیقات میں مصروف اور فیصلے کرتی ہے۔ اس پر کوئی میعاد عارض نہیں۔ کسی امر مانع تقریر مخالف کی وہ پابند نہیں۔ اور نہ وہ کسی اقتدار کے روبرو جواب دہ ہے۔ ماضی کی روایتوں اور تاریخوں کی جو مرور زمانہ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ سچائی کی ضمانتیں یہ ہیں کہ ان کا کئی ماخذوں سے پتا چلتا ہے۔ ان اشخاص کی تعداد بہت ہوتی ہے۔ جنھیں ان کو فراموشی اور خرابی سے محفوظ رکھنے میں دلچسپی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حالات کے مستقل نتائج موجود ہوتے ہیں۔ جو روضوں۔ مقبروں۔ اور مادی شہادت[2] کی دوسری شکلوں میں

---

[1] دیکھئے نیچے دفعات ۵۷۸، ۵۸۷۔

[2] ذیل کا فقرہ اخبار "اگزامنر" Examiner کے ایک تبصرے سے لیا گیا ہے۔ جو لینگ کی کتاب "قدیم اسکاٹی مہروں کے نقوش کی مفصل فہرست" Laing's 'Descriptive Catalogue of Impression from Antient Scottish seals' پر ۲۰ دسمبر ۱۸۵۰ء کو کیا گیا تھا۔ "مہریں اور سکے یادداشتوں سے بھری ہوئی بوتلیں تصور کی جا سکتی ہیں۔ جن کو سابقہ ملاحوں نے

ص ۳۸ ظاہر ہوتے اور باقی رہتے ہیں۔ نیز رواجات۔ رسومات وغیرہ بھی یادگار رہتے ہیں۔ اور آخر میں یہ امر بھی کہ اصل اشخاص جن پر یہ واقعات گزرے چونکہ فوت ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لیے شاذونادر ہی انھیں اپنے نظریوں کو تقویت یا اپنے عمل کے جواز کے لیے جعلی شہادت بنانے کا موقع یا دلچسپی باقی رہتی ہے لیکن صحیح معنی میں کسی عدالتی حاکم کے روبرو کسی قانونی تحقیقات میں یہ سب کچھ الٹ جاتا ہے جج یا جوری کو جیسی بھی صورت ہو پیش شدہ شہادت پر ہمیشہ کے لیے تصفیہ کرنا ہوتا ہے۔ واقعات ـــ نزاع کے واقعات متعلقہ بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان میں دلچسپی تو اور بھی کم لوگوں کو ہوتی ہے۔ اور فریقین جنھیں صداقت بہترین طریقے پر معلوم ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں۔ ان کا مفاد زیر تصفیہ ہوتا ہے جس سے انھیں غلط بیانی کی قوی ترین ترغیب ہوتی ہے۔ اسی لیے ظاہر ہے کہ جب تک اس شہادت کی جو عدالت میں پیش ہوتی ہے۔ صداقت و جامعیت کی خاص ضمانتیں نہ ہوں، عدالتی حکام کو نزاعی واقعات کی تحقیق میں غلطی کے وہی خطرات پیش ہوں گے جو مورخ کو ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو غلطیوں سے بچنے کے وہ تحفظات حاصل نہیں ہوں گے جو موخرالذکر کو حاصل ہوتے ہیں ـــ مختصر یہ کہ عدالتی شہادت پر غور کرتے وقت قانون ساز پر لازم ہے کہ مخصوص خطرات کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ سمندر وقت میں بعد کے آنے والوں کے فائدے کے لیے پھینکے ہوں۔ ان کے اکثر قلعے، کارخانے اور مینارے مٹ گئے، لیکن بہت دنوں بعد بھی یہ بوتلیں ہمیشہ ملتی رہتی ہیں ..... قدیم مصنفوں کے بہت سے تاریک حوالے۔ ایک منقوش جواہر کی صاف شعاع خاص سے روشن ہو گئے ہیں۔ طالب علم کو ان قیمتی پتھروں میں اکثر درس کے درس ملتے ہیں جو شارحوں کی سخت محنت سے لکھی ہوئی شرحوں سے صفائی اور اختصار میں کہیں بہتر ہوتے ہیں ـ اور وہ اکثر ایک سکے سے صحیح راہ پا جاتا ہے۔ حالانکہ علما اور فضلا سے اس کی رہنمائی نہیں ہوئی تھی"۔

مقابلے کے لیے مخصوص تحفظات وضع کرے۔

دفعہ ۱۵۱: تاریخی وقانونی شہادت کے اس فرق کی توضیح ملکسوبی یا بالواسطہ شہادت پر غور کرنے سے کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کی شہادت کی کمزوری کو ہم بتا چکے ہیں[1]۔ اور یہ در اصل ایک ایسی بدیہی چیز ہے۔ جس کو ذہن انسانی فوراً قبول کرلیتا ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی مساوی طور پر بدیہی ہے کہ شہادت اپنے ماخذ سے جتنی دور ہوگی اتنی ہی کمزور ہوتی جائے گی۔ اسی لیے سنی سنائی شہادت اتنی ہی زیادہ مشتبہ اور خطرناک ہوتی جائے گی۔ جتنے کہ واسطے زیادہ ہوتے جائیں گے۔ اور وہ ہم تک دوسرے۔ تیسرے۔ چوتھے یا پانچویں واسطے سے پہنچیگی۔ باوجود اس کے زمانہ قدیم کے حالات کی دریافت میں بغیر اس قسم کی شہادت کی مدد کے ایک قدم اٹھانا بھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔ فرض کرو کہ ان پاک وناپاک حالات کی جو سنہ عیسوی کے پہلے سال ظہور پذیر ہوئے۔ صرف زبانی روایت ہی موجود ہوتی تو ایک نسل کی عمر (۳۰) سال قرار دیتے ہوئے۔ ان حالات کی روایت پچھلی صدی کے ابتدا کے لوگوں کو ساٹھویں واسطے کی سنی سنائی شہادت کے ذریعے سے پہنچتی ـــ اور یہ ایسی شہادت ہوتی۔ جس کی کسی عدالت انصاف میں توقعت صحیح طور پر صفر یا اس سے بھی کم سمجھی جاتی۔ اور گو اس واقعے سے کہ ان حالات میں سے اکثر کے ص ۳۹
بیان کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ صداقت کی ایک بہتر ضمانت حاصل ہوتی۔ تاہم ان دستاویزات کی صحت جن میں یہ واقعات درج ہوئے کم سے کم ایک حد تک زبانی شہادت پر موقوف ہوتی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا بڑی غلطی ہے کہ "اس صدی کے واقعات کی جو ہمارے پاس شہادت ہے۔ اس کی حقیقی ثبوتی وقعت اس سے زیادہ نہیں ہے جتنی کہ اس استدلال سے

---

[1] دیکھیے اوپر دفعہ ۳۰۔

ظاہر ہوتی ہے۔ اس استدلال میں مغالطہ یہ ہے کہ ہر نسل کو ایک واحد شخص تصور کیا گیا ہے۔ جس سے ان واقعات کی ایک ہی روایت دوسری نسل کو کی گئی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر یہ تصور کرنا چاہئیے تھا کہ اس میں متعدد اشخاص ہوتے ہیں جنھیں دریافت صداقت میں دلچسپی ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ مستقل یادگاروں اور افعال انسانی کی تائیدی شہادت کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ جیسا کہ ایک جدید مورخ نے اچھی طرح بیان کیا ہے[۱] تاریخی قیاس جس کے آئینے پر اخلاقی شہادت کی منتشر شعاعیں مرتکز ہوتی ہیں۔ ناقابل انکار ہو سکتا ہے۔ جبکہ متفرق افعال سے قانونی قیاس نہ صرف اصطلاحی طور پر بلکہ فی الحقیقت غیر قطعی ہوتا ہے۔"

دفعہ ۵۲: اسی لیے کسی تاریخی واقعے کو مکسوبی شہادت سے ثابت کرنے کی کوشش سے نامناسب کارروائی کا قلیل ترین قیاس بھی نہیں پیدا ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب کہ یہ شہادت علانیہ طور پر کسی دوسری شہادت کا بدل ہو جو پیش کی جا سکتی تھی۔[۲] لیکن مکسوبی شہادت جو عدالت میں جدید حالات کے ثبوت میں کسی فریق کی جانب سے جس کا علانیہ مقصد اپنے موافق فیصلہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ پیش ہوتی ہے۔ اتنے صاف طریقے پر

---

[۱] "تاریخ دستور انگلستان" مصنفہ ہالم" Hallam's Constitutional History of Enland. جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ طبع ہفتم۔

[۲] گبن نے جو قانون داں نہیں تھے۔ اپنی کتاب " زوال و اختتام سلطنت روما" کی چوتھی جلد کے مقدمے میں اپنے خیالات اس طرح ظاہر کئے ہیں کہ" میں نے ہمیشہ اصل سرچشموں سے مستفید ہونے کی کوشش کی ہے۔ میرے تجسس اور احساس فرض نے مجھے ہمیشہ اصل ماخذوں کے مطالعے پر مجبور کیا ہے۔ اور اگر بعض وقت یہ دستیاب نہیں ہوئے ہیں۔ تو میں نے احتیاط سے اس منقولی شہادت کا ذکر کر دیا ہے جس کے اعتبار پر کوئی فقرہ یا کوئی واقعہ مجبوراً موقوف رکھا گیا ہے"۔

فریب پر مبنی نظر آتی ہے کہ اکثر اقوام کے قوانین میں یا تو اسے ناقابل ادخال ٹھیرایا گیا ہے۔ یا اس کو شبہے کی نظروں سے دیکھا گیا ہے[1]۔ انگریزی قانون اس کو عام طور پر ناقابل ادخال ٹھیراتا ہے لیکن اس قاعدے کو ان صورتوں میں الٹ دیتا ہے۔ جن میں امر ثبوت طلب اسنے عرصے پہلے واقع ہوتا ہے کہ اس کی اصلی شہادت علانیہ طور پر ناقابل حصول ہو جاتی ہے۔ اور اس حد تک یہ واقعہ اپنی ماہیت میں مثل ایک تاریخی واقعے کے ہو جاتا ہے[2]۔

دفعہ ۵۳: قانونی شہادت کو فلسفیانہ د تاریخی شہادت سے مخلوط کرنے سے عظیم ترین غلط فہمیاں وغلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ اس کی مثال سر والٹر رالے (Sir Walter Raleigh) کے ایک بہت ہی مشہور قصے سے دی جاسکتی ہے۔ جب وہ ٹاور (Tower) میں قید۔ اور تاریخ عالم لکھ رہے تھے۔ ان کے دریچے کے نیچے ایک ہنگامہ ہوا۔ اور جب وہ اس کے اصل وجوہات اس کے متعلق متضاد بیانات کی وجہ سے دریافت نہ کر سکے تو کہا جاتا ہے کہ ان کے منہ سے بے تحاشا نکل گیا کہ ماضی کے حالات پر اعتبار کرنا کتنی بیوقوفی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی صداقت دریافت کرنا جو ہمارے ارد گرد ہوتے ہیں۔ اتنا مشکل ہوتا ہے[3]۔ لیکن اس دریافت میں وہ ایک مماثل عدالتی وظیفہ بغیر ان جبری قوتوں کے جو حصول صداقت کے لیے عدالتوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ ادا کر رہے تھے۔ اور قید ہونے سے ان کو مزید دشواری بھی درپیش تھی۔ برخلاف اس کے ماضی کے حالات کی تحقیق میں ان کو تاریخی صداقت کی ضمانتوں کے وہ فواید صفحہ ۴۰

ملہ۔ دیکھئے نیچے دفعات ۱۰۸ آتا ۱۲۰۔ ۴۹۲ تا ۵۰۵۔

ملہ نیچے دفعات ۴۹۲ تا ۵۰۵۔

ملہ۔ تاریخ آیرستان مصنفۂ بارو Barrow's History of Ireland. جلد ۱ صفحات ۲۵، ۲۶۔

حاصل تھے جن کو ہم بیان کر چکے ہیں[۱]۔ لیکن کسی جگہ بھی ان دو قسموں کی شہادت کو مخلوط کرنے کے نتائج اتنے ظاہر نہیں ہیں جتنے کہ عدالتی شہادت پر بنتھم کی تصنیف میں۔ بار ثبوت کے قواعد[۲] کی ماہیت اور فواید کے متعلق ان کے خیالات سخت غلط تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر امر تنقیح طلب کو جو عدالت میں پیش ہوتا ہے ایک ایسا فلسفیانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ جس کی اصل صداقت کا بہر نہج دریافت کرنا۔ یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے متعلق، بہترین قیاس پر کوئی فیصلہ کر دینا عدالت کا فریضہ ہوتا ہے۔ مثلاً ان قوانین کا ذکر کرتے ہوئے جن میں بعض صورتوں میں قانون ایک سے زیادہ گواہ ضروری قرار دیتا ہے وہ کہتے ہیں[۳] کہ "ہر شخص خارج کیا جاتا ہے ـــ ہر شخص چاہے وہ کوئی بھی ہو جب تک وہ اپنے ساتھ ایک دوسرے کو نہ لائے۔ یہاں دو قضیے فرض کر لیے جاتے ہیں۔ تمام انسان جھوٹے ہیں اور تمام جج بیوقوف۔ بغیر دوسرے قضیے کو ماننے کے پہلا قضیہ ناکافی ہوگا" اس حجت کا غیر منطقی ہونا ایک ہی نظر میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ ان صورتوں میں قانون جو کچھ کہتا ہے وہ یہ ہے کہ ـــ گواہ ممکن ہے کہ جھوٹا ہو اور جج ممکن ہے کہ بیوقوف۔ اور وہ خرابی جو ایک کی جھوٹ اور اسی وجہ سے دوسرے کی بیوقوفی سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی ایسے فایدے سے جو ان کی متفقہ صداقت و عقلمندی پر مبنی فیصلے سے ہو سکتا ہے۔ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بہبودی عامہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہم مقدمے کو روک دیتے ہیں۔

دفعہ ۵۴: انسان ساختہ قانون نے اس شہادت میں جو عدالت ہائے انصاف میں پیش ہوتی ہے۔ صداقت و جامعیت حاصل کرنے کے لیے جو

۱۔ اوپر دفعات ۵۰ و ۵۱ -

۲۔ دیکھئے "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۳۶ -

۳۔ "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۴ صفحہ ۵۰۲ - نیز دیکھئے ایضاً جلد ۵ صفحہ ۴۶۳ و ۴۶۴ -

تحفظات وضع کئے ہیں۔ وہ جیسا کہ توقع کی جا سکتی ہے۔ مختلف ممالک اور مختلف نظام ہائے قانون میں مختلف ہیں۔ انگریزی قانون جن پر زیادہ بھروسا کرتا ہے۔ ان میں سے اکثر مثلاً عدالتی کارروائیوں کا شایع کرنا کھلی عدالت[1] میں گواہوں کی جبری حاضری۔ حق جرح وغیرہ کا ذکر ان کی جگہ کیا جائے گا۔ فی الوقت ہم صرف ان چند تحفظات یا ضمانتوں کی طرف توجہ دلائیں گے جو یا تو اپنی ذاتی وقعت یا مقبولیت عام کی وجہ سے خاص توجہ کی قابل ہیں۔

دفعہ ۵۵: سچ کی ان تین تہدیدات میں جن کا ذکر اس مقدمے کے ابتدائی حصے[2] میں کر دیا گیا ہے۔ اکثر اقوام کے قوانین نے ایک اور کا اضافہ کیا ہے۔ جس کو قانونی یا سیاسی تہدید کہہ سکتے ہیں[3]۔ اور جس کی رو سے جھوٹی گواہی دینا ایک جرم قابل دست اندازئ انصاف تعزیری ہے۔ اس جرم کی سزا مختلف ازمنہ اور مختلف ممالک میں مختلف رہی ہے۔ قانون ۵ ایلزبتھ باب ۹ (Eliz. c. 9.) کی رو سے اس کی سزا بیس شلنگ جرمانہ تھی۔ اور جرمانے کی عدم ادائی کی صورت میں پلری[ع] (Pillory) یا چوبیخے کی سزا دی جاتی تھی۔ جس میں حکم ہوتا تھا۔ کہ مرتکب کے دونوں کانوں میں کیلے ٹھوکے جائیں۔ اسی قانون کی رو سے مرتکب مستقبل میں ہمیشہ کے لیے شہادت دینے کے ناقابل کر دیا گیا تھا۔ اور آدھا جرمانہ فریق متضرر کو دلایا گیا تھا۔ قانون ۷، ولیم چہارم اور ۱۔ وکٹوریہ باب ۲۳ کی رو سے چوبیخہ موقوف کر دیا گیا۔ اور گواہی دینے کی ناقابلیت کے متعلق عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ قانون شہادت ۱۸۴۳ء (۶ و ۷، وکٹوریہ باب ۸۵) کی رو سے منوخ ہوئی[4]۔ اور خود

۱ دیکھئے نیچے دفعہ ۱۰۰ تا ۱۰۷۔
۲ دیکھئے اوپر دفعات ۱۶۔ اور بعد۔
۳۔ "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ و ۲۲۱۔
ع۔ پلری لکڑی کا ایک کٹہرا ہوتا تھا جس میں سر اور ہاتھ ڈال کر سر بازار کھڑا کر کے مجرم کو سزا دیتے تھے۔ مترجم۔
۴۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۲۶۴ الف۔ ۱۶۷۶ء میں ٹیٹس اوٹس کو کوڑوں وغیرہ کی جو سزا دی گئی اس کے لئے لغت

اصل قانون ۵ ایلزبیتھ باب ۹ بھی آخر کار قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ئہ (ا ور ۲ جارج پنجم باب ۶۰) کی رو سے منسوخ ہوا۔ اس قانون کا اطلاق اسکاٹ لینڈ یا ایرستان پر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن انگلستان میں دروغ حلفی کا پورا قانون آج کل اسی کی رو سے منضبط ہوتا ہے۔ اس قانون کے دفعہ (۱) کی رو سے اس جرم کی سزا قید سخت۔ ہے جو سات سال سے زیادہ نہیں ہو گی۔ یا قید بامشقت یا بلا مشقت ہے جو دو سال سے زیادہ نہیں ہوگی یا جرمانہ ہے۔ یا دونوں یعنی قید سخت اور قید و جرمانہ بھی۔

اسکاٹ لینڈ میں ۱۸۵۵ئہ کے قانون باب ۲۲ کی رو سے دروغ حلفی کی سزا منقولہ جائداد کی ضبطی اور زبان میں سوراخ کرنے سے دی جاتی تھی۔ اس میں جج سنگین صورتوں میں کسی اور سزا کا جس کی زیر بحث مقدمے میں ضرورت سمجھی جائے اضافہ کر سکتا تھا۔ ایک اور ناقابلیت آیندہ گواہی دینے کی بھی تھی۔ لیکن یہ ۱۵ وکٹوریہ باب ۲۷ دفعہ (۱) کی رو سے دور کر دی گئی۔ اور زبان میں سوراخ کرنے کے بجائے آج کل حبس دوام یا قید کی سزا دی جاتی ہے[۱]۔ سات سال کے حبس دوام کی انتہائی سزا شاذ و نادر ہی دی جاتی ہے لیکن ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ قومی سوانح عمری" Dictionary of National Biography. میں اس دروغ گو حلفی، کی سوانح دیکھیے۔ جلد ۴۱ عنوان اوٹس ٹیٹس" (Oates, Titius.)

[۱] دیکھیے "لغت قانون اسکاٹ لینڈ" مصنفہ بلس Bell's Dictionary of the Law of Scotland. ۱۸۸۲ئہ عنوان دروغ حلفی ۱۵۵۵ئہ کے قانون کے الفاظ یہ ہیں "یہ قانون ہے اور حکم دیتا ہے کہ جو گواہ جھوٹی قسم کھائے یا کسی شخص یا اشخاص کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دیں۔ ان تمام اشخاص کو آیندہ سے سزا دی جائے۔ زبانوں میں سوراخ کرنے اور ان کا تمام سامان بحق ملکہ معظمہ ضبط کر لینے سے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ یہ لوگ آیندہ سے کوئی اعزاز عہدہ یا مرتبہ حاصل کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اور یہ کہ انھیں مزید سزا ججوں کی صوابدید و عقل اور جرم کی کیفیت کے لحاظ سے دی جا سکے گی۔"

مشہور مقدمے میں یعنی مقدمۂ ملکہ بنام کاسٹرو یا آرٹن یا سر آر۔ سی۔ ڈی ٹچبورن
Reg. v. Castro, otherwise orton, otherwise Sir R. C. D. Tichborne, Bart. میں مدعی علیہ کو سات سات سال کے حبس دوام کی دو سزائیں دی گئیں۔ اور حکم دیا گیا کہ دوسری سزا پہلی کے ختم ہونے پر شروع ہو۔ اس مقدمے میں چالان میں دو الزام تھے کہ دو مختلف موقعوں پر ایک ہی مقصد سے دو وقت دروغ حلفی سے کام لیا گیا۔ اور اس سزا کے صحیح ہونے کو دارالامرا نے بھی تسلیم کیا۔[۱] ص ۴۲

دفعہ ۵۶: سچ کی دوسری ضمانت نہایت قابل لحاظ ہے۔ اور اس کی رو سے ضروری ہے کہ عدالت ہائے انصاف میں شہادت حلفیہ دی جائے۔ کیونکہ اصول ہے کہ "عدالتی کارروائیوں میں گواہی پر اعتبار نہیں کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ حلفی نہ ہو۔[۲] لیکن حلف جیسا کہ ہم جانتے ہیں عدالتوں کی خصوصیت نہیں ہے۔ اور نہ وہ انسان ساختہ قانون کے وضع کردہ ہیں۔ ان کا استعمال معاشروں کے قیام اور شہروں کے بننے سے پہلے ہوتا تھا۔ اور سیاسی و معاشری زندگی کے اہم ترین افعال کی حفاظت ان کی تہدید سے ہوتی تھی۔" انسانوں کے درمیان

۱۔ کیاسٹرو بنام ملکہ ۱۸۸۱ء۔ ۶ مقدمات مرافعہ ۲۲۹۔ ۵۰ لا جرنل کوئنس بنچ ۴۹۷۔ 50 L. J. Q.B. 497. اس مقدمے کی تاریخ کے لیے جس میں مدعی علیہ نے ٹچبورن جاگیرات پر قابض ہو جانے کی نیت سے قسم کھائی تھی کہ وہ سر ریچرڈ ٹچبورن ہے "قانون جاگیرات ٹچبورن و ڈفٹی "The Tichborne & Doughty Estates Act'' ۱۸۷۴ء۔ ۳۷ و ۳۸ وکٹوریہ باب ۷) کا مقدمہ دیکھئے۔ نیز نیچے دفعہ ۵۱۷ ب۔ مدعی علیہ پر دروغ حلفی کا مقدمہ بول Bovil میر مجلس کے حکم سے چلایا گیا تھا۔ کیونکہ ایک بے دخلی کے مقدمے میں اس نے گواہی دی تھی کہ وہ جاگیروں کا دعویدار ہے۔

۲۔ کروکس رپورٹس عہد چارلس اول صفحہ ۶۴ Croke's Reports. نیز ۳ انسٹی ٹیوٹ ۷۹۔

حلف سے زیادہ کوئی قوی رشتہ نہیں ہے[1]" اور گو جہالت و اوہام کی وجہ سے اس کا کتنا ہی برا اور الٹا استعمال کیا گیا ہو۔ لیکن ہر زمانے میں یہی پایا گیا ہے کہ انسانوں کے ضمیر پر آیندہ کے عمل کی کفالت یا صداقت بیان کی ضمانت بطور حلف کی بڑی قوی گرفت ہوتی ہے۔

دفعہ ۵۷: حلف یا قسم مذہبی تہدید کا ایک اطلاق ہے۔ "قسم کھانا خدا کو گواہ کرنا ہے[2]۔ اور وہ ایک فعل عبادت ہے"۔ وہ انسان کے بیان کی تائید میں خدائے تعالیٰ کو گواہ بنانا ہے[3]۔ اور اسی لیے اپنی صحت کے لیے قسم کھانے والے کے کسی خاص مذہبی عقیدے پر موقوف نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ "رومن شہنشاہ نے ایک عدالتی فیصلہ کر دیا تھا کہ قسم کی پابندی کرنی چاہیے کیونکہ وہ مناسب مذہبی رسومات کے ساتھ کھائی جاتی ہے[4]"۔ اور لارڈ چیف جسٹس ولس Lord Chief Justice Willes نے مقدمۂ امی چند بنام بارکر[5] (Omichund v. Burker) کے مشہور فیصلے میں اپنے خیالات ص ۴۳
اس طرح ظاہر کیے ہیں کہ "حلف عیسائیت سے پہلے رائج ہوئے

[1] جنگ سنٹ جلد ۳ مقدمہ ۵۴

[2] ۳ انسٹیٹیوٹ صفحہ ۱۶۵۔ بعض ممالک میں گواہوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ روزہ رکھ کر گواہی دیں دیکھیے ڈیولٹس کی تصنیف مذکورہ کتاب ۳ عنوان ۹۔ دفعہ ۱۲۔ نوٹ ۱۔

[3] حلف خدا کو انسان کے کسی بیان کی صداقت کا گواہ بناتا ہے۔ لوگوں کا ایک عدل کل پر یقین اس اعتبار کی بنیاد ہوتا ہے اور یہ ہر ملک اور زمانے میں پایا جاتا ہے۔ فیثاغورث کہتے ہیں کہ خود دنیا نے اپنی تخلیق سے پہلے قسم کھائی تھی۔ جس کو خدائے تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ عزیز رکھے گا۔ اور تخلیق کے بعد اس کی تکمیل کر دے گا۔ یہ کیا ہی اچھی توضیح ہے اور ایسی ہی ہے جیسی کہ فلسفے میں دنیا کی ہر راز ابتدا کے متعلق بعض توضیحات ہیں یعنی خود اس واقعے سے گنجلک جس کی یہ توضیح کرنے چلے تھے"

(کتاب شہادت" از پانٹے دفعہ ۴۰۳ طبع دوم۔

[4] ڈائجسٹ کتاب ۱۲ عنوان ۲۔ سطر ۵ دفعہ ۱۔

[5] امی چند بنام بارکر ۱۷۴۴ء ولس صفحہ ۵۴۸ اور بعد۔ اس مقدمے کی رپورٹ اٹکنسن جلد ۱ صفحہ ۲۱ میں

اس زمانے میں بھی آج کل ہی کے اغراض کے لیے استعمال کئے جاتے تھے۔ حد درجے ان کی عظمت تھی۔ اور وہ اتنے ہی قدیم ہیں۔ جتنی کہ دنیا۔ "حلف اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ خدا کو گواہ بنایا جائے" اور اسی لیے کسی شخص کو حلف اٹھانے کے قابل بنانے کے لیے خدا پر یقین اور اس عقیدے کے سوا کہ وہ ہم کو ہمارے اعمال کے مطابق سزا یا جزا دے گا کوئی اور امر ضروری نہیں۔ حلف کی شکلیں مختلف ممالک میں مختلف قوانین۔ مذہب اور ان ممالک کے دساتیر کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں۔ لیکن ان سب میں اصلیت ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان سب میں جو کچھ ہم کہتے ہیں اس کے سچ ہونے پر خدا کو گواہ کیا جاتا ہے"۔

دفعہ ۵: قسموں میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ — ان میں سے اکثر میں ایک برگزیدہ قوت کو گواہ رکھنے کے علاوہ قسم کھانے والے کے منہ سے چند خاص یا ضابطہ الفاظ کہلائے جاتے ہیں۔ جن کی رو سے وہ اپنے کو اپنی گواہی جھوٹی ہونے کی صورت میں خدائی انتقام کے حوالے کرتا ہے۔ ایک شکل جو قدیم رومنوں میں رائج تھی۔ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ "مشتری کی قسم کھانے والے قسم کھانے سے پہلے چقماق منہ میں پکڑتے اور یہ الفاظ کہتے تھے۔ "اگر میں عمداً جھوٹی گواہی دوں تو مشتری مجھے میرے یہ پتھر پھینکتے ہی میرے ملک کو بغیر نقصان پہنچانے کے جلا وطن کر دے[۱]" اور پہلے فرانس میں اپنے لیے بد دعا حلف کا ایک جزو ہوتی تھی[۲]۔ خود

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ امی چند بنام بارکر کے نام کے تحت بھی ملیگی۔

[۱] Festus, "de Verbor. Signif." کتاب ۱۰ بمقام "Lapidens" اور اس رواج کا سسرو (Cicero) نے بھی اپنے رقعات و مختلفات کتاب۔ دفعہ (۱) میں ذکر کیا ہے نیز آلس گلیس Sulus gellius نے بھی Noct. Attic کتاب ا باب ۲۱ میں۔ نیز دیکھئے گرین لیف کی شہادت دفعہ ۳۲۸۔ طبع شانزدہم۔

[۲] "کتاب شہادت" از بانئے دفعہ ۳۵۲ طبع دوم۔

ہمارے قانون میں بعض ممتاز اساتذہ نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے
ظاہر ہوتا ہے کہ قسموں میں لازمی طور پر اپنے لیے بد دعا بھی ہوتی ہے۔ مثلاً
ملکۂ کیارولن Queen Caroline کے مقدمے[۱] میں لارڈ چیف جسٹس ابٹ
Lord Chief Justice Abbott نے دارالامرا کے ایک سوال کا ججوں
کی جانب سے جواب ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اپنی حد تک
دوسرے ججوں کو اس کا پابند نہ کرتے ہوئے۔ (اگو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے
بھی یہی جذبات ہیں) میری رائے میں جب گواہ کہتا ہے کہ قسم سے
وہ اپنے ضمیر کو پابند سمجھتا ہے تو دراصل وہ یہ بھی کہتا ہے کہ قسم کھانے سے
اس نے خدا کو شاہد کیا ہے کہ جو کچھ وہ کہے گا سچ ہوگا۔ اور یہ کہ وہ خدائی
انتقام اور لعنت کو اپنے سر پر بھیج لیتا ہے۔ اگر قسم کھانے کے بعد جو کچھ
وہ کہے جھوٹ ہو"۔ مقدمۂ ملک بنام وائٹ[۲] Rex v. White میں بھی
عدالت نے کہا کہ "قسم ایک مذہبی اقرار ہے جس کی رو سے کوئی شخص اگر ص ۴۴
وہ سچ نہ بولے تو خدا کے رحم کو ترک کرتا اور خدائی انتقام کی بد دعا کرتا ہے"
لیکن بد دعا قسم کی ماہیت کا کوئی جزو نہیں ہے۔ بلکہ اس پر محض ایک
ایسا اضافہ جس کی واجبیت قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے
توجہ قسم کے رسومات کے صحیح معنوں سے ہٹ جاتی۔ اور اس کی محض ظاہر
ادائگی تک محدود ہو جاتی ہے۔ پوفنڈارف[۳] کہتے ہیں کہ "قسم ایک مذہبی اقرار ہے

---

[۱] براڈرپ د بنگھام رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔

[۲] لیچ کامن لا جلد ا صفحہ ۴۳۰۔

[۳] "قانون قدرت دا جانب" کتاب ۴ باب ۲ دفعہ ۲۔ "قسم ایک مقدس وجوب ہے۔
جس سے اگر ہم سچ نہ بولیں تو خدا کے رحم کو ترک کرتے اور خدا کی سزا کے طلب گار
ہوتے ہیں۔ کیونکہ جن الفاظ میں قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہی ان کے
معنی ہیں۔ اُس پر خدا میری مدد کرے، خدا میرا گواہ رہے، خدا مجھے محفوظ رکھے وغیرہ جملوں پر غور کیجئے
سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ کیونکہ جب ایک برتر خدا جسے سزا کا اختیار ہے گواہ بنایا جاتا ہے تو

جس کی رو سے اگر ہم سچ نہ بولیں تو خدا کے رحم کو ترک کرتے۔ اور خدائی انتقام کے طلب گار ہوتے ہیں۔ قسم کے یہی معنی ہونا ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جن میں قسمیں اکثر کھائی جاتی ہیں۔ مثلاً "اس پر خدا میری مدد کرے"۔ "خدا میرا گواہ ہے" "خدا مجھ سے انتقام لے" یا ایسے ہی دوسرے الفاظ جن کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم ایک برتر ہستی کو گواہ کرتے ہیں۔ جسے ہم کو سزا دینے کا حق ہے۔ تو ہم اپنے اس فعل سے یہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کا بدلا لے۔ اور وہ ہستی جو ہر چیز جانتی ہے۔ جرم کی گواہ ہونے کی وجہ سے اس کی منتقم ہوتی ہے۔ نیز خدا کی خوشنودی کا نقصان خود ہی ایک نہایت سخت سزا ہے"۔ ایک جدید کلیسائی قانون داں نے قسم کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "وہ ایک مذہبی اقرار ہے۔ جس میں منتقم حقیقی کو اس امر کا گواہ کیا جاتا ہے جس کا اقرار کیا جاتا یا جو بیان کیا جاتا ہے"[1]۔ اور قانون رومانے صحیح طور پر قرار دیا ہے کہ قسم کی خلاف ورزی کا کافی منتقم خدا تعالیٰ ہے[2]۔

دفعہ ۵۹ : حلف گو کسی شکل میں ہو۔ اس کے افادے کے متعلق بہت سے شکوک ظاہر کئے گئے ہیں[3]۔ بعض وقت کہا جاتا ہے کہ نیک۔ آدمی بغیر کسی قسم کے سچ کہتا۔ اور بدآدمی اس کے وجوب کا مضحکہ اڑاتا ہے۔ اس اعتراض کا حسب ذیل جواب دیا گیا ہے[4]۔ "یہ ماننا چاہئے کہ بہت لوگ بغیر کسی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ اس سے حلفیہ جھوٹ کہنے پر سزا دینے کی بھی دعا کی جاتی ہے۔ اور خدا ہی جو سب کچھ جانتا ہے۔ سزا دینے والا ہے کیونکہ وہ گواہ ہوتا ہے نیز اسی معاملے میں جب رحیم خدا کسی شخص کی مدد نہ کرے تو یہی سخت ترین سزا ہے"۔

[1] اصول کلیسائی از ڈیوٹس کتاب ۳ عنوان ۹ دفعہ ۲۳

[2] مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ایسطراد

[3] عدالتی شہادت از بنتھم کتاب ۲ باب ۶۔

[4] سکر بطریق اعظم, Archbishop secker ' کتاب "واقعات" مصنفۂ رام میں اس کا حوالہ ملے گا۔ دیکھئے صفحات ۲۱۱ و ۲۱۲۔

حلف کے سچ بولیں گے۔ اور بہت زیادہ لوگ قسم کھاکر بھی سچ نہیں کہینگے۔ لیکن عام طور پر انسان درمیانی قسم کے ہوتے ہیں۔ نہ اتنے نیک کہ کسی اہم معاملے میں ان کے محض قول پر اطمینان سے بھروسا کیا جاسکے۔ نہ اتنے
ص۲۵ بدچلن کہ ایک سنجیدہ مذہبی اقرار کی خلاف ورزی کریں۔ اسی لیے ہم تجربے سے پاتے ہیں کہ بہت سے اشخاص جو نڈری سے جو جی میں آئے کہہ ڈالتے ہیں۔ ہرگز یہ سب کچھ قسم کھاکر کہنے کی جرائت نہیں کرتے۔ اور ان دو صورتوں میں یہ لوگ اتنا زیادہ فرق کرتے ہیں۔ کہ در اصل انھیں اتنا زیادہ فرق نہیں کرنا چاہیئے۔ تاہم اس سے اہم ترین تحفظ پر اصرار کرنے کی ضرورت ظاہر ہوجاتی ہے۔ جب ایک مرتبہ انسان اُس زبردست ذمہ داری کے تحت آجاتے ہیں۔ اور انجیل کے الفاظ میں "اپنی روحوں کو اس اقرار کا پابند کرلیتے ہیں" (Numb ۳۰-۲) تو یہ امر ان کے جذبات میں سکون پیدا کرتا ہے۔ ان کے تعصبات اور مفاد میں توازن قایم کرتا۔ ان کو ان کے اقرار یاد دلاتا رہتا۔ ان سے ان کے بیانات میں بے احتیاطی نہیں ہونے دیتا۔ اور ان سے ہر واقعے کو ٹھیک ٹھیک بیان کراتا ہے۔ اور حالات مقدمہ کے لیے یہ اکثر بہت ہی اہم امور ہوتے ہیں۔ اگر حلف کے مذہبی فعل کا نہایت اہم اثر نہ ہو تو نیک لوگ بھی بہت ہی بے احتیاط ہوسکتے ہیں۔ اور بدوں کو تو اکثر اپنے الفاظ کی پروا بھی نہیں ہوتی۔"

لیکن قسموں کے خلاف بڑے دلایل تو ان کے برے استعمال پر مبنی ہیں۔ ایسا ایک نہایت ہی برا استعمال قسموں کے اثر کو قطعی قرار دینا ہے۔ یہ وہ صورتیں ہیں جن میں قانون کسی شخص سے جس کی جان و مال، وآزادی خطرے میں ہو کہتا ہے کہ ان کو بچانے کے لیے اس کو صرف فلاں امر کی قسم کھانا کافی ہے۔ حلف وجنگ کے طریقے میں جو قدیم انگلستان[1] میں

[1] شرحات بلاکسٹن جلد ۳۔ صفحہ ۳۴۱۔

رائج تھا۔ اور کلیسائی قانون کے حلف[1] میں بعینہٖ یہی ہوتا تھا۔ اسی طرح قانون میں بھی فریقین مقدمہ میں سے ہر ایک دوسرے کو قسم کھانے کہہ سکتا تھا۔ ایسی قسم کو "فیصلہ کن" قسم کہتے تھے۔ اس سے فریق ثانی مقدمہ ہارنے کی تہدید کے تحت پابند ہو جاتا تھا کہ یا تو قسم کھائے۔ اور اس صورت میں بغیر کسی مزید دشواری کے فیصلہ اس کی موافقت میں ہو جاتا تھا۔ یا اپنے مخالف کو خود قسم کھانے کہے۔ اور یہ شخص بھی قسم سے انکار کر کے ایسے ہی خطرے میں پڑتا۔ یا قسم کھا کر ایسا ہی فائدہ حاصل کرتا۔ جج کو بھی (یاد رہے کہ وہاں جوری نہیں تھی) مشکوک معاملات کو قسم کے ذریعے سے تصفیہ کرنے کا اختیار تمیزی حاصل تھا۔ ایسی قسم کو "اتمامی قسم" کہتے تھے۔ اور اسے جج فریقین میں سے کسی کو بھی کھلا سکتا تھا[2]۔ ان قسموں کے متعلق خارجہ ممالک کے اکابر علما میں سے ایک عالم اجل نے جسے مقنن کے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ جج کا عملی تجربہ بھی حاصل تھا اپنے حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں[3]۔ "میں ججوں کو ۷۶

[1] ۔ اصول قانون کلیسائی مصنفۂ ڈیوٹس کتاب ۳ عنوان ۹ دفعہ ۲۶۔ نوٹ ۳۔ شرحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۶۸۔

[2] ۔ حلف پر دیکھئے۔ ڈائجسٹ کتاب ۱۲ عنوان ۲۔ مجموعۂ قانون روما۔ کتاب ۴ عنوان ۱۔ "قوانین دیوانی" مصنفۂ ڈوما حصۂ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ دفعہ ۶۔ "شہادت" مصنفۂ پوتھیے۔ وجوبات جلد (۱)۔ حصۂ چہارم باب ۳ دفعہ ۴۔ کتاب شہادت مصنفۂ بانیئے دفعات ۳۳۸۔ ۳۷۸۔ طبع دوم لغت قانونی از کالون۔ لفظ "قسم" (Jurmentum "et " jurisjur. Usus" اصول قانون کلیسائی مصنفۂ ڈیوٹس۔ کتاب ۳ عنوان ۹ دفعات ۲۳ و بعد۔

[3] ۔ شہادت مصنفۂ پوتھیے۔ جلد ۱ دفعہ ۸۳۱۔ سوائے ان صورتوں کے جن میں مدعی علیہ کو حلف دجنگ کی اجازت تھی۔ اور جس کو قانون ضابطۂ دیوانی ۱۸۳۳ء (۳ و ۴ ولیم چہارم باب ۴۲) کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ انگلستان کے قانون عمومی نے جیسا کہ اچھی طرح معلوم و معروف ہے۔ رومن قانون دانوں کے فیصلہ کن اور اتمامی حلفوں کو ہمیشہ مسترد کیا ہے۔ فرانس میں "فیصلہ کن" قسم کی فوجداری مقدمات میں اجازت نہیں تھی۔ کتاب شہادت مصنفۂ بانیئے دفعہ ۳۴۲ طبع دوم۔

مشورہ دوں گا کہ بطور احتیاط ایسی قسمیں دینے میں بخالت کریں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے بہت سی دروغ حلفیاں سرزد ہوئی ہیں۔ کسی دیانت دار آدمی کو ایسی چیز کے مطالبے سے رد کرنے کے لیے جو اس کی نہیں ہے۔ یا کسی ذمہ داری کے متعلق جو اس پر واجب ہے نزاع نہ کرنے کے لیے کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ایک بے ایمان آدمی جرم دروغ حلفی کے ارتکاب سے کہیں خائف ہوا ہے۔ اپنے پیشے کی چالیس سال سے زیادہ مدت میں میں نے ایسے حلف کو اکثر ملتوی ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور دو وقت سے زیادہ کا مجھے علم نہیں کہ کوئی شخص حلف کے تقدس کی وجہ سے اپنے پہلے بیان پر اصرار کرنے سے باز رہا ہو[۱]۔ سابق میں اس ملک کے نظم مملکت کے ہر حصے میں قسموں کا ایک نظام چاروں طرف پھیلا ہوا تھا اور یہ کہا گیا ہے کہ "ایک پونڈ چاء جہاز سے خریدار تک باضابطہ طریقے پر نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جب تک کہ نصف درجن قسمیں کھائی نہ جاتی تھیں[۲]۔" اور لوگوں کے مجسٹریٹ کے روبرو جانے اور چھوٹے چھوٹے موقعوں پر از خود قسمیں کھانے سے زیادہ کوئی اور بات معمولی نہیں تھی۔ دورہ کن ججوں کے روبرو ان امور کے متعلق جن کی سماعت کا اختیار نہ ہو قسمیں کھانے کو "قانون اعلانات قانونی" کی دفعہ ۱۳ کی رو سے ممنوع قرار دیا گیا ملحوظ رکھئے کہ ۵ و ۶ ولیم چہارم باب ۶۲ کا یہ چھوٹا نام قانون انتقالات ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۶۸ کی رو سے دیا گیا ہے۔ ۱۸۳۵ء کے قانون نے بہت سی کارروائیوں میں جو غیر عدالتی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ دفعہ ۳۶۰ میں وہ کہتے ہیں کہ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ ان مقدمات میں اس کا استعمال اقوام جدید میں کلیۃً مفقود ہو گیا ہے۔ فرانس میں اور جدید قانون میں دونوں جگہ اتمامی حلف دیوانی مقدمات تک محدود ہے۔ ایضاً دفعہ ۳۷۸۔ اور ڈیوٹس کی کتاب مذکورہ بالا۔ کتاب ۳۔ عنوان ۲۔ دفعہ ۲۶۔

[۱] نیز نیچے دفعہ ۱۲۶ دیکھیے۔ جہاں "جے۔ ایم" (مسٹر جسٹس ٹلر مرحوم) کے طویل عدالتی تجربے سے پیدا شدہ یقین کا بھی ایسا ہی ہونا مذکور ہے۔

[۲] "اخلاقی و سیاسی فلسفہ" از پالی۔ کتاب ۳ حصۂ اول باب ۱۶۔

نوعیت کے ہوں۔ قسم کے بجائے ذیل کا ایک اعلان مقرر کر دیا ہے۔[۱]

"میں الف ب سچائی اور ذمہ داری سے اعلان
کرتا ہوں کہ ...... اور میں یہ اہم اعلان ایمان
سے اس کو سچ سمجھتے ہوئے اور قانون اعلانات قانونی
۱۸۳۹ء کے احکام کی وجہ سے کرتا ہوں۔"

اور قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ء کی دفعہ (۵) کی رو سے مذکورۂ بالا دفعہ کے ایک حصے کو منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جان کر اور قصداً کسی ایسے اعلان میں کوئی بیان دے جو کسی اہم امر میں غلط ہو تو وہ ایک خفیف جرم کا مرتکب اور قید با مشقت یا بلا مشقت کا مستوجب ہوگا۔ جس کی مدت دو سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ یا اس کو جرمانہ یا یہ دونوں سزائیں قید اور جرمانے کی دی جا سکیں گی۔

ایسے ہی "جرائم خفیف" دفعات ۵ اور ۲۱ کی رو سے بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ اور دفعہ (۲۰) کی رو سے مذکورہ بالا نمونہ قابل اطلاق قرار دیا گیا ہے۔ سوائے اس صورت کے جس میں کوئی خاص نمونہ مقرر کیا گیا ہو۔ ان "جرائم خفیف" کی چونکہ کوئی سزا صراحتہً مقرر نہیں کی گئی ہے۔ میقاتی عدالت دورہ کنندہ کا جج اپنے غیر محدود اختیار تمیزی سے جرمانہ قید۔ یا دونوں سزائیں دے سکتا ہے۔ برخلاف اس کے دروغ حلفی میں جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں جج کا اختیار تمیزی محدود کر دیا گیا ہے۔

دفعہ ۶۰: شہادت کے سچ ہونے اور فریب اور دروغ حلفی پر روک ۴۷
رکھنے کی ایک اور ضمانت یہ ہے کہ قانون چند معین ضابطے مقرر کر دیتا ہے جن کی پابندی پہلے سے مقررہ شہادت میں ضروری ہوتی ہے۔ ان میں

---

[۱] عہدی قسموں یا ید دیکھئے قانون حلف عہدی ۱۸۶۸ء (۳۱ و ۳۲ وکٹوریہ باب ۷۲) اور ارکان پارلیمنٹ و ارکان جیوری کے اقرارات صالح کے لیے دیکھئے قانون حلف ۱۸۸۸ء (۵۱ و ۵۲ وکٹوریہ باب ۴۶)۔

اہم اور نہایت ہی اہم ضابطہ تحریر ہوتی ہے۔ پائداری اور اعتبار کے کئی لحاظ سے مکتوبی شہادت کی زبانی شہادت پر ترجیح بہت ہی قدیم زمانے سے محسوس کی جاچکی تھی۔ لاطینی مقولہ ہے کہ ـــــ "سنی ہوئی آواز فنا ہو جاتی ہے۔ لکھا ہوا لفظ باقی رہتا ہے۔" گزرے ہوئے واقعے کا جھوٹا بیان اور در اصل گزرے ہوئے واقعات کے متعلق بھی گواہوں کی ناقص یاد۔ کمزور حافظے۔ اور عمداً دروغ بیانیاں۔ اس پر ان کی موت سے جلد یا دیر شہادت کے اصلی ماخذ کے تلف ہو جانے کا یقین ـــــ یہ تمام وجوہات ثبوت کے کسی بہتر یا کم سے کم زیادہ پائدار طریقے کے مقرر کرنے کی۔ اُن امور میں جن میں یہ مقرر کیا جاسکتا ہو۔ دانشمندی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور بنفسہٖ اتنے اہم ہیں کہ اس کے حصول کی دقت اور صرف سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں[۱]۔ قانون عمومی انگلستان میں مصلحۃً قرار دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ اور بڑی عدالت ہائے انصاف کی کارروائیوں کو اور بعض دوسرے اہم و دقیع امور عامہ کو تحریر میں محفوظ رکھنا چاہیے۔ نیز خانگی اشخاص کے درمیانی بہت سے افعال بھی دستاویز یا تحریر کے ذریعے سے کئے جانے چاہییں۔ پس کسی جہاز یا اس میں کسی حصے کی بیع یا انتقال کو قانون جہاز رانی تاجران ۱۸۹۴ء (۵۷ و ۵۸ وکٹوریہ باب ۶۰ دفعہ ۲۴) کی رو سے جس میں منسوخ شدہ قانون جہاز رانی تاجران (۱۷ و ۱۸ وکٹوریہ باب ۱۰۴) کی دفعہ ۵۵ کو دوبارہ وضع کیا گیا ہے۔ تحریر میں ہونا چاہیے۔ اسی طرح کسی حق تصنیف کی بیع یا انتقال کو بھی[۲] اور قابل اجارہ ناقابل توریث جائداد غیر منقولہ کے تین سال سے زیادہ کے لیے اجارے بھی دستاویز کے ذریعے سے ہونا چاہییں[۳]۔ اسی طرح کسی مدیون کا ایسے قرض کو ادا کرنے کا اقرار جس پر تمادی عارض ہو چکی ہو باطل ہے۔ اگر وہ تحریری نہ ہو۔

۱۔ دیکھئے قوانین دیوانی مصنفہ ڈوما حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ دفعہ (۲)۔

۲۔ قانون حق تصنیف ۱۸۴۲ء (۵ و ۶ وکٹوریہ باب ۴۵)

۳۔ قانون جائداد اراضی ۱۸۴۵ء ۸ و ۹ وکٹوریہ باب ۱۰۶ دفعہ ۳۔

اور اس پر اس فریق کے دستخط نہ ہوں۔ جس پر ذمہ داری عاید ہوتی ہو۔ اور مشہور قانون انسداد فریب (۲۹ چارلس دوم باب ۳) کی رو سے کسی وصی یا مہتمم ترکہ کا اپنی جائداد سے ہرجے ادا کرنے کا کوئی خاص اقرار۔ یا کسی شخص کا دوسرے شخص کے قرضے۔ اور قرضوں کی عدم ادائی کی جوابدہی کا کوئی خاص اقرار۔ یا کسی شخص کا کوئی اقرار جس کا بدل نکاح ہو۔ یا کسی اراضی۔ یا قابل اجارہ و قابل توریث جائداد غیر منقولہ۔ یا ان میں یا ان سے متعلق کسی حق کا کوئی معاہدہ یا بیع۔ یا کوئی اقرار جس کی تعمیل اس کے کرنے کے ایک سال کے اندر نہیں ہوتی ہے ان سب کو کسی ایسی تحریری یادداشت یا نوٹ کے ذریعے سے ثابت کرنا چاہئے۔ جس پر اس فریق کے دستخط ہوں گے جس پر ان کی ذمہ داری آتی ہو۔ یا کسی دوسرے شخص کے جس کو اس نے جائز طور پر مجاز گردانا ہو[۲]۔ اس قانون کی وجہ سے بہت مقدمہ بازی ہوئی ہے۔ ص ۴۸ اور ایک بڑے قانون داں نے دارالعوام کی منتخب کمیٹی کے روبرو کہا ہے کہ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ اس قانون کے تحت بعض فیصلے نہایت ہی عجیب وغریب ہیں۔ "مثلاً اس فاضل کونسل نے کہا کہ "قانون انسداد فریب منجملہ دوسرے امور کے یہ بھی قرار دیتا ہے کہ نکاح کے کسی اقرار بدل کی بنا پر کوئی نالش نہیں کی جانی چاہئے۔ جب تک کہ یہ اقرار تحریری نہ ہو۔ اس پر دستخط نہ ہوں وغیرہ۔ اس قانون کے نافذ ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی خلاف ورزی اقرار نکاح کی بنا پر ایک نالش کی گئی۔ ظاہر ہے کہ اس میں بدل یہ تھا کہ مدعی علیہ کے مدعی سے نکاح کرنے کے اقرار کے بدل میں مدعی نے مدعی علیہ سے نکاح کرنے کا اقرار کیا تھا' اس مقدمے میں یہ اقرار زبانی تھا۔ سوال پیدا ہوا کہ کیا یہ پارلیمنٹ کے اس قانون کے منشا کے تحت آتا ہے اور عدالت نے فیصلہ کر دیا کہ نہیں آتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نالشات

[۱] ۹ جارج چہارم باب ۱۴ دفعہ ۱۔

[۲] دفعہ ۴۔

ہوتی رہتی ہیں جن سے عوام وقتاً فوقتاً محفوظ ہوتے رہتے ہیں[۱]۔ لیکن ہمیں یہ تبلادینا چاہئے کہ گو اکثر ابتدائی نظیریں اس امر پر تھیں کہ یہ اقرار اس قانون کے تحت آتا ہے اور اسی لیے اس کا تحریری ہونا ضروری ہے اور ریفلپاٹ بنام والٹ[۲] کا مقدمہ تھا جس میں یہ اعتراض کئے جانے پر کہ اس قانون کا مطلب ان اقراروں سے ہے جو نکاح پر رقم دینے سے متعلق ہوتے ہیں۔ نہ کہ نکاح کرنے کے اقراروں سے۔ قرار دیا گیا کہ "یہ اقرار صاف طور پر قانون کے الفاظ کے تحت آجاتا ہے۔ اور اس کے منشا کے باہر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اقرار یہ ہوتا ہے کہ ایک کے دوسرے سے شادی کرنے کے بدل کی وجہ سے دوسرا اس سے شادی کریگا۔ اور اسی لیے یہ

ـ۱ـ دیکھئے شہادت جو مسٹر جوزف براؤن کے سی (Mr. Joseph Brown, K. C.) متوفی نے قوانین پارلیمنٹ پر دارالعوام کی منتخب کمیٹی کے روبرو دی تھی اور جس کی ۱۸۵۵ء میں رپورٹ کی گئی یادداشت ہائے شہادت سوال ۳۰۰۷۔

ـ۲ـ خصوصاً دیکھئے مقدمہ ہارسن بنام کیج لارڈ ریمنڈ جلد ۱ صفحہ ۳۸۷۔ جہاں فیصلے کی رپورٹ کے آخر میں جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک عورت خلاف ورزی معاہدۂ نکاح کی بنا پر نالش کر سکتی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ "نوٹ۔ نارفوک کے گزشتہ میقات موسم گرما میں۔ وارڈ۔ لارڈ چیف بیرن نے یہ قرار دیا ہے کہ قانون انسداد فریب (۲۹ چارلس دوم باب ۳) دفعہ (۴) کی رو سے یہ ضروری نہیں کہ ایسا اقرار تحریری ہو۔ اور مسٹر نارتھی (Mr Northey) (کونسل) نے اجلاس پر کہا تھا کہ قانون کا مطلب صرف ان اقرارات سے تھا جو نکاح پر رقوم وجہیز وغیرہ کے دینے کے متعلق ہوتا تھا۔ اور یہ کہ ہولٹ میر مجلس نے متعدد مرتبہ ایسا قرار دیا ہے۔ اس سے ہولٹ نے انکار نہیں کیا"۔ یہی امر بحث کے بعد مقدمۂ کارک بنام بکر ۱۷۳۰ء۔ اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۳۴ میں بحث کے بعد قرار دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ جو مقدمہ لیونز (Levinz Reports) جلد سوم میں بیان کیا گیا ہے۔ "وہ بعد کی قراردادوں سے منسوخ ہو چکا ہے۔" اور بلر "نیسی پری یس رپورٹس (Buller, Nisc prius Reports) طبع ہفتم صفحہ ۲۸۰ میں بھی یہی قرار دیا گیا ہے۔

ـ۳ـ فلپاٹ بنام والٹ ۱۶۸۳ء ۳ لیونز ۶۵ منتخب مقدمات۔ اس نام کے تحت۔ فلپاٹ بنام والکٹ اسکز ۴۲۔ ازونڈہام چارلٹن۔ اور لیونز جسٹس۔ نیز دیکھئے کمن ڈائجسٹ "Comyn Digest," نالش

اقرار نکاح بدل کی وجہ سے ہوتا ہے"۔ لیکن اب یہ مستقل قانون سمجھا جاتا ہے۔ اور ص ۴۹
ایک جدید مستند تصنیف کی رو سے[1] عرصے سے سمجھا جا رہا ہے کہ ایسے اقرارات
کا تحریری ہونا ضروری نہیں اور سوائے پارلیمنٹ کے قانون موضوعہ کے
دارالامرا[2] تک سے بھی اس قانون کو بدل دینے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔
اور جیسا کہ ہم آگے جلد ہی دیکھیں گے۔ نکاح کرنے کے معاہدے کو ثابت
کرنے کے لیے خود فریقین کی شہادت عرصے تک ناقابل ادخال رہی ہے۔
اور جب ۱۸۶۹ء میں پارلیمنٹ نے اس کو قابل ادخال ٹھیرایا تو اس کی
دوسری شہادت سے تائید کو بھی ضروری قرار دیا۔ لیکن بمتابعت اس
ترمیم کے قانون یہ ہے کہ اگرچہ دس شلنگ قیمتی سامان کے بیع کے معاہدے
کو ثابت کرنے کے لیے تحریر ضروری ہے۔ مگر نکاح کرنے کا معاہدہ باوجود اس کی
خود زوجین اور اشخاص ثالث کے لیے بے انتہا اہمیت کے زبانی طور پر
ہی ثابت کیا جا سکتا ہے ـــــ یہ ایسی حالت ہے جو شاید عوام کے لیے
نقصان رساں بھی ہے۔
قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء (۵۶ و ۵۷ وکٹوریہ باب ۷۱) جو مرممہ[3] قانون انسداد فریب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہرجہ جسے Assumpsit کہتے تھے صفحہ ۳۔

[1] شہادت بہ دیوانی مقدمات جوری" مصنفہ راسکو Rosco's Nisc Prius Evid. دیکھیے مثلاً صفحہ ۴۹۲۔ طبع ہفدہم از پادل ۱۹۰۰ء جس میں "دیوانی مقدمات جوری" از بلر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور کارک بنام بیکر۔ اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۳۴۔ اور ہاریسن بنام کیج لارڈ ریمنڈ رپورٹس جلد ۱ صفحہ ۳۸۷۔

[2] نیز۔ مگر عرصے سے مانے ہوئے فیصلوں کو منسوخ کرنے میں عدالتوں کے پس و پیش کے لیے دیکھیے فوکس بنام بیر ۱۸۸۴ء مقدمات مرافعہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۵۔ اور معاہدات مصنفہ چٹی طبع چہاردہم صفحہ ۳۰۷۔ اور "ڈائجسٹ" مؤلفہ میوس (Mew's Digest) میں عنوان مقدمات فیصل شدہ بھی دیکھیے۔

[3] دفعہ ۱۶۔ (جسے عام نقول میں دفعہ ۱۷ لکھا گیا ہے)۔ قانون ترمیم قانون انسداد فریب ۱۸۲۸ء (۹ جارج چہارم باب ۱۴) جسے معمولاً قانون لارڈ ٹنٹرڈن کہتے ہیں کی دفعہ ۷ کی رو سے دس شلنگ مالیتی کے بجائے "دس شلنگ قیمتی" کر دیے گئے ہیں۔

کی دفعہ ۱۶ اکو (جسے عام طور پر دفعہ ۱۷ سمجھتے ہیں) منسوخ کرکے ازسرنو وضع کرتا ہے کے دفعہ (۴)، کی روسے الفاظ کی چند غیر اہم تبدیلیوں کے ساتھ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ

"دس شلنگ یا زیادہ قیمت کے اشیا کی بیع کا معاہدہ نالش کے ذریعے سے قابل نفاذ نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے کہ خریدار نے اشیائے مبیعہ کا "ایک جزو" قبول اور وصول کرلیا ہو۔ یا معاہدے کو قابل پابندی کرنے کے لیے کچھ بیعانہ دیا ہو۔ یا قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہو۔ یا سوائے اس کے کہ معاہدے کا کوئی تحریری نوٹ یا یادداشت لکھی گئی ہو۔ اور اس پر فریق ذمہ دار یا اس کے کارندے کے دستخط ہوں"۔

بہت سی صورتوں میں تحریر کے علاوہ چند اور ضابطے بھی مقرر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دستاویز میں مہر اور حوالگی[۱] بہت اہم ہوتے ہیں۔ اور ہم ابھی دیکھیں[۲] گے کہ وصیت نامے کے لیے بہت سے ضوابط مقرر ہیں جن کی سختی سے پابندی ضروری ہے۔ یہ احکام ہمارے قانون ہی کی خصوصیت نہیں ہیں۔ کیونکہ یہود۔ رومن۔ اور اینگلو سیکسن اقوام میں پہلے سے مقررہ شہادت کا اصول رائج تھا۔ اور اسی ضمن میں چند افعال کا بذریعۂ تحریر یا خاص طریقے پر کرنا ضروری قرار دے دیا جاتا ہے[۳]۔

قانون انسداد فریب کا جس کی رو سے بہت سے معاہدات کا تحریری اور دستخطی فریق ذمہ دار ہونا ضروری ہے۔ آیرستان اور اسکاٹ لینڈ پر اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ قانون اتحاد بہ اسکاٹ لینڈ ۱۷۰۶ء۔ اور

۱۔ قوانین عمومی مصنفہ فنچ (Finch : Com. Laws) صفحہ ۲۴۔ الف۔

۲۔ نیچے دفعہ ۲۲۲۔

۳۔ دیکھئے "شہادت" مصنفہ گرین لیف جہاں کئی قسم کی مثالیں جمع کی گئی ہیں۔ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲۔ نوٹ ۳۔ طبع شانزدہم صفحہ ۸۵۰۔ اور فرانسیسی قانون کے لیے کتاب شہادت مصنفہ بانیے حصۂ دوم کتاب دوم۔ طبع دوم۔

قانونِ اتحاد بہ ایرستان ۱۸۰۰ء کے پہلے وضع ہوا تھا۔ لیکن ایرستان کی پارلیمنٹ نے قانون ۷ ولیم سوم باب ۱۲ وضع کر لیا ہے۔ جو ذیل کے استثناؤں کے سوا تمام اہم اجزا میں لفظاً بلفظٍ قانون انسداد فریب ہی ہے۔ اور اب تک ایرستان میں نافذ بھی ہے۔ وہ استثنائیں حسب ذیل ہیں:۔ ص۵۰

(۱) پہلی دفعہ جو تین سال یا زیادہ کے اجاروں کو فاسد قرار دیتی تھی منسوخ کی گئی۔ اور اس کے بجائے قانون زمیندار و کاشت کار (ایرستان) ۱۸۶۰ء (۲۳ و ۲۴ وکٹوریہ باب ۱۵۴) کو نافذ کیا گیا ہے۔ مؤخر الذکر کی دفعہ (۴) کی رو سے سال بسال کی مدت سے کم کے پٹے کے لیے دستاویز یا تحریر ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور (۲) دفعہ (۱۳) جو انگریزی قانون کی دفعہ ۱۷ (یا ۱۶) کے مطابق ہے منسوخ کی گئی ہے۔ اور اس کے بجائے قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء کی دفعہ (۴) نافذ کی گئی ہے۔ یہ انگریزی قانون کل ممالک متحدۂ امریکا میں بھی بہت ہی تھوڑے اختلاف یا استثنیٰ[۱] کے ساتھ

۱۔ دیکھئے گرین لیف طبع شانزدہم دفعہ ۲۶۲ "شرحات" مصنفۂ کنٹ Kent's Commentaries, طبع دوازدہم از ہومس Holmes جلد ۲ صفحہ ۴۹۴۔ جہاں بعض اختلافات کا نوٹس میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس قانون کا اثر ہمارے (ممالک متحدہ کے) دیوانی علم اصول قانون کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ کہ تمام وضع شدہ قوانین میں یہ کئی لحاظ سے نہایت جامع۔ باضابطہ اور اہم قانونی آئین ہے جس سے ہمارے خانگی حقوق کی حفاظت ہوتی ہے اور "جس کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے احکام تمام معاہدات کے مضامین پر حاوی ہوں" برخلاف اس کے مسٹر تھیر نے اپنی بہت ہی مشہور کتاب شہادت ۱۸۹۸ء میں اس کے متعلق کہا ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۱۸۰) کہ "وہ نہایت ہی جامع۔ لیکن عجیب اور بہت ہی غیر انگریزی قانون سازی یعنی قانون انسداد فریب"۔ اور ۱۸۸۳ء میں مسٹر ریڈ (Mr Reid)، جو بعد میں اٹرنی جنرل اور پھر لارڈ چانسلر ہوئے۔ کے مسودۂ ترمیم قانون انسداد فریب کی دوسری خواندگی بغیر کسی مباحثے کے منظور ہو گئی۔ لیکن بحث کے بعد ۴۴ آرا بہ مقابلۂ ۴۷ آرا ہونے کی وجہ سے اس کو تیسری خواندگی میں ناکامی ہوئی۔ دیکھئے ہانسارڈ جلد ۲۸۲ صفحہ ۸۶۲۔ مسودہ نمبر ۲۰۲۔ بابتہ ۱۸۸۳ء۔ اور سالیسٹر جرنل" بابت ۱۶ رجون ۱۸۸۳ء مسودے

نافذ ہے۔ نیز تمام انگریزی نوآبادیات میں بھی۔ تمام انگریزی بولنے والے ممالک میں صرف اسکاٹ لینڈ ہی میں یہ قانون یا اس کی کوئی مرممہ شکل نافذ نہیں ہے۔ اس کے اثر کے متعلق اسس کی تمہید میں اعلان ہے کہ اس قانون کے وضع کرنے میں مقننہ کا مقصد یہ رہا ہے۔ کہ "بہت سے فریبانہ اعمال کا انسداد ہو جن کو دروغ حلفی یا ترغیب دروغ حلفی سے جاری رکھنے کی عام طور پر کوشش کی جاتی ہے"۔ ان کے انسداد کے علاوہ اس قانون نے نہایت ہی وافر طریقے پر حافظے کے لازمی نقائص کو پورا کر دیا ہے۔ اور اس کی کوئی ایسی اہم ترمیم جس کی کافی کامیابی کے ساتھ ایک نہایت ہی ذی اثر شخص کی جانب سے ۱۸۸۳ء میں کوشش کی گئی تھی مناسب نہیں معلوم ہوتی[۱]۔

دفعہ ۶۱ : عام طور پر جب قانون پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے ضابطے مقرر کرتا ہے تو ان کی عدم پابندی معاملے کے لیے مہلک ہوتی ہے اور کل معاملہ کالعدم ہو جاتا ہے "ضابطے کی عدم پابندی کارروائیوں کو کالعدم کر دیتی ہے[۲]" "قانونی ضابطے لازمی ہوتے ہیں[۳]" قانونی ضابطوں کی ص۵۱

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ میں تحریک کی گئی تھی کہ جب کسی معاہدے کا قانون انسداد فریب کی رو سے تحریری ہونا ضروری ہو۔ تو کوئی فریق مقدمہ جس کے خلاف عدم موجودگی تحریر پر اعتماد کیا جائے۔ دوسرے فریق سے دریافت کر سکتا اور جواب مانگ سکتا ہے کہ کیا کوئی تحریر لکھی گئی تھی۔ اور اس کے شرائط کیا تھے۔ اگر ایسے جواب یا اور طور پر ایسے فریق کے اقبال سے ظاہر ہو کہ ایک معاہدہ تھا جو قانوناً کافی تھا۔ تو ایسے معاہدے کو قانوناً کافی سمجھنا چاہیئے۔

[۱] پچھلا نوٹ دیکھئے۔ اور ملحوظ رکھیے کہ دفعہ ۴۔ قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء (جو دفعہ ۱۷ قانون انسداد فریب کو دوبارہ وضع کرتا ہے) کے اس حکم کا اطلاق کہ دس شلنگ سے زیادہ الیتی اشیا کی بیع بذریعۂ تحریر ہونی چاہیئے۔ اسکاٹ لینڈ میں بھی ہوتا ہے۔ اور انگلستان اور آئرستان میں بھی۔

[۲] ۵ کک (۴) الف۔ ۱۲۔ کک ۷۔

[۳] ۱۰ کک ۱۰۰ الف۔

پابندی کی جانی چاہئیے"[1] بنتھم سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس کو الٹ دینا چاہئیے۔ اور نتیجہ سخت شبہہ نہ کہ بطلان ہونا چاہئیے۔[2] لیکن وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں بطلان واجبی ہوتا ہے[3] اس سے انکار کرنا ناممکن ہے کہ زیر غور اصول کو فایدے اور واجبیت کے حدود سے آگے بڑھایا جاسکتا ہے اور اکثر بڑھایا گیا ہے۔ اور اس تمام معاملے کی صداقت و معقولیت کے متعلق سر ولیم ڈیویڈ ایوانس (Sir W. D. Evans) کا حسب ذیل مقولہ بہت جامع ہے۔[4] "عدالتی یقین کے صحیح معیار مقرر کرنے سے مفاد معاشرہ کو بہت مدد ملتی ہے۔ اگر یہ مقصد عام سہولت کے مطالبات میں بہت زیادہ مداخلت کئے بغیر حاصل ہوتا ہے۔ جب افعال جو عدالتی تنقیح کے موضوع ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہوں کہ ان کے متعلق سوچ سمجھ کر تیاری ہو سکتی ہے۔ اور ان کے اغراض سے ان کے وقوع کی باضابطہ یادداشت رکھنے کی معقولیت ثابت ہو۔ اور خصوصاً جب وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسے ہوں کہ اُن کے متعلق غلطی یا غلط بیانی ہو سکتی ہو تو معقول طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ جن لوگوں کو ان کے محفوظ رکھنے میں دلچسپی ہو۔ وہ ان کو پہلے سے مقررہ اور معینہ طریقے پر کریں۔ یا ایسا کرنے میں غفلت کرنے کی صورت میں ان کا خاص مفاد عام یقین کے اعلیٰ مقاصد کے ماتحت سمجھا جائے۔ لیکن یہ بھی یقینی امر ہے کہ احتیاط کے اس نظام پر ایسے سخت ضوابط کے مقرر کرنے سے جو دیوانی معاملات کے آسانی سے وقوع میں مزاحم اور مکلّف ہوں ضرورت سے زیادہ اصرار کیا جاسکتا ہے۔ ان اصولوں کے خاص اطلاقات کو تو قوانین کے ذریعے سے منضبط کرنا چاہئیے۔

---

[1] جنک سنٹ جلد ۱ مقدمہ ۲۲۔ اور جلد ۳ مقدمہ ۴۵۔

[2] "عدالتی شہادت" از بنتھم جلد ۲ صفحہ ۴۶۷۔ ۴۸۷۔ ۵۱۸۔

[3] ایضاً صفحہ ۴۷۰۔

[4] "شہادت" مصنفۂ پوتھیے۔ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲۔

لیکن بطور ایک عام مقولے کے یہ ظاہر ہے کہ کسی خاص نظام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اتنے ہی یقین اور باضابطگی پر اصرار کرے کہ جس سے سہولت عامہ نظر انداز نہ ہو جائے۔ اور خانگی معاملات میں اتنی آسانی فراہم کرے جو عام یقین و باضابطگی کے خلاف نہ ہو۔ یہ بھی کہنا چاہیئے کہ ان اغراض کے لیے ہر قاعدے کو نہایت درجہ واضح اور صاف ہونا چاہیے۔ اور مقررہ ضوابط کو نہایت احتیاط سے پیچیدگی سے بچانا چاہیئے۔ تاکہ ان سے وہ مضامین جن کی وضاحت کے لیے وہ مطلوب تھے۔ پیچیدہ اور پریشان کن نہ ہو جائیں۔ اور وہ انھیں امور کو تباہ نہ کردیں۔ جن کی حفاظت کے لیے وہ وضع کئے گئے تھے۔"

۵۲ ح

دفعہ ۶۲: غلط فیصلوں سے محفوظ رہنے کے لیے اکثر اقوام کے قوانین نے جو ایک اور طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان اشخاص کو گواہی کے ناقابل ٹھیرایا ہے۔ جن کی گواہی یا تو امر نزاعی میں ذاتی غرض کی وجہ سے یا کسی اور علانیہ سبب سے غالباً ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔ یہی رومن قانون دانوں کا "گواہوں پر اعتراض" ہے جو ان کے جج پر اعتراض سے جدا ہے۔ اور جس کو ہمارے قانون میں "ناقابلیت گواہان" کہتے ہیں۔ لیکن عصر جدید میں اس کی مصلحت پر بہت شبہہ کیا گیا ہے۔ شدت سے حملے بھی کئے گئے ہیں۔ اور مسئلے کے دونوں پہلوؤں پر بہت کچھ کہا اور لکھا بھی گیا ہے۔[۱] شاید اس امر کے متعلق صحیح نقطۂ نظر یہ ہے کہ اصول استرداد کو۔ کم سے کم عام طور پر پہلے سے مقررکردہ شہادت تک محدود رکھنا چاہیئے۔ شہادت کی نامنظوری اور گواہوں کی نامنظوری میں بہت بڑا فرق ہے۔ شہادت بجا طور پر نامنظور کی جاسکتی ہے۔ جب کہ وہ اتنی بعید ہو کہ عدالتوں کو اس پر عمل

---

[۱] عدالتی شہادت مصنفۂ بنتھم جلد ۱ صفحات ۳-۱۵۱-۱۵۲- جلد ۲ صفحہ ۵۴۱ تا ۵۴۳ اور کتاب ۹ حصۂ سوم "شہادت" مصنفہ ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۱۳۴۲ تا ۴۴۔ "شہادت" مصنفۂ فلپ ایامس صفحات ۲۴۳ تا ۴۵۔ "کتاب شہادت" مصنفۂ بانیے دفعات ۲۲۵ و بعد۔ طبع دوم۔

دفعہ ۶۳ : لیکن قابل اعتبار شہادت حاصل کرنے میں اس طریقے کی حقیقی وقعت گو کچھ ہو۔ اس کے نقصانات بے اندازہ رہے ہیں۔ رومن اور کلیسائی قانون میں ان اشخاص کی فہرست جو شہادت دینے کے ناقابل تھے۔ اتنی طویل تھی کہ اگر قواعد اخراج میں ترمیم نہ ہوتی۔ اور ان سے حیلوں کے ذریعے سے گریز نہیں کیا جاتا۔ تو پھر یہ سمجھنا دشوار ہوتا کہ باوجود فریقین پر بہم سوالات کے احتسابی طریقہ اور فیصلہ کن اور اتمامی قسموں کی خطرناک مدد کے داد رسی کس طرح کی جاتی تھی۔[1] اور انھیں ترمیموں اور حیلوں کی وجہ سے ایک اور بڑی خرابی پیدا ہو گئی جس کا ذکر ہم ابھی کریں گے۔[2] بعض صورتوں میں پوری جماعتوں کو ناقابل ادائے شہادت گردیا جاتا تھا۔ اور یہ ان کی صداقت کی کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ مقصد یہ ہوتا تھا کہ یا تو جرایم کی سزا اس طرح بھی دی جائے یا بعض سیاسی اور مذہبی رایوں کی بیحرمتی کی جائے۔ اس کی بہترین مثال یونانی شہنشاہ کے اس مشہور فرمان میں ملے گی جس کی رو سے بت پرستوں۔ شیطان پرستوں۔ اور بعض دوسرے فرقوں کے اراکین کو کسی بھی حالت میں گواہی دینے کے ناقابل ٹھیرایا گیا تھا اور ملحد و یہودی صرف انھیں مقدمات میں گواہی دے سکتے تھے۔ جن میں ملحد و یہودی ہی فریق ہوتے تھے۔ اور یہ لوگ راسخ الاعتقاد عیسائیوں کے خلاف شہادت نہیں دے سکتے تھے۔ سوائے خاص صورتوں کے

---

[1] دیکھئے "ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰۔ مقدمۂ قانون روما مصنفہ ہیو بیرس کتاب ۲۲۔ عنوان ۵۔ ہنیکس بہیا نڈکٹس فقرہ ۵۔ دفعات ۱۳۶ تا ۱۴۰۔ قوانین کلیسا از ڈیوئش کتاب ۳۔ عنوان ۹۔ دفعات ۱۳ و مابعد طبع پنجم۔ فرامین پوپ گریگوری نہم۔ کتاب ۲ عنوان ۲۰۔ بانئے اپنی تصنیف کتاب شہادت دفعات ۲۲۵ و مابعد میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ قدیم قانون روما میں گواہوں کو شاذو نادر مسترد کیا جاتا تھا۔ اور یورپ میں جو پیچیدہ نظام قائم ہو گیا تھا۔ وہ زیادہ تر ازمنہ وسطیٰ میں ہوا تھا۔

[2] دیکھئے نیچے دفعہ ۶۷۔

کرنے کی اجازت دینا۔ انھیں خطرناک اور غیر دستوری اختیارات دینا ہوتا ہے
یا جب کہ اس کے بجائے اصلی ہونے کے مکسوبی ہونے کی وجہ سے اس کے
پیش کرنے ہی سے ظاہر ہو کہ بہتر شہادت کو فریبانہ پیش نہیں کیا گیا ہے۔
یا جب کہ اس کا افشا مصلحت عامہ کے خلاف ہو۔ لیکن کسی واقعے کے اتفاقی
گواہوں کی گواہی —— یعنی ایسے اشخاص کی گواہی جنھوں نے اس کو اتفاقی طور پر
دیکھا ہو —— ان عنوانات میں سے کسی کے تحت نہیں آتی۔ ایسے گواہ شہادت
کے اصلی معدن ہوتے ہیں۔ اور ان کی گواہی کو ناقابل ادخال ٹھیرانا۔ بہت سی
صورتوں میں امر نزاعی پر تمام ممکنہ شہادت کو ناقابل ادخال ٹھیرانا۔ اور
خوف سزا کو باقی نہ رکھ کر بے ایمانی فریب اور جرم کو فروغ دینا ہے۔ اگر
یہ کہا جائے کہ امر نزاعی میں ذاتی غرض ہونے۔ یا دیوانگی۔ بے دینی۔ سابقہ
بد اعمالی وغیرہ کی وجہ سے ان کی شہادت غالباً ناقابل اطمینان ہوگی۔ تو اس کا
جواب یہ ہے کہ اس مضمون کی جو حد بھی مقرر کی جائے وہ لازمی طور پر حد درجہ
بے قاعدہ ہوگی۔ یہ ممکن نہیں کہ پیش از پیش ان تمام وجوہات کو شمار کر دیا جائے
جو لوگوں کے دلوں کو منحرف یا متعصب کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ
سچ کو جھوٹ اور ناقص کر دیتے ہیں۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ ہر انفرادی صورت
یا ہر خاص شخص کے معاملے میں ان وجوہات کے اثر کا اندازہ کیا جا سکے۔
لیکن پہلے سے مقرر کردہ شہادت کی بات دوسری ہے۔ اس میں فریقین اپنے
گواہ منتخب کر سکتے ہیں۔ ایسے فریقوں سے قانون بجا طور پر کہہ سکتا ہے کہ اس
مقصد کے لیے تم ایسے اشخاص منتخب کرو جو اپنی حیثیت۔ پیشہ اور عادات
کے لحاظ سے معمول سے زیادہ ذہانت۔ علم و اعتبار کے حامل ہوں۔ اگر
تم ایسا نہ کرو گے تو تم ہی نتائج کے ذمہ دار ہو گے۔ یہ سب قدرتی اور
منصفانہ ارتقا ہے ایک بڑے اصول کا —— جو انگریزی قانون میں بنیادی
حیثیت رکھتا ہے —— اور جس کی رو سے بہترین شہادت کو پیش کرنا ضروری ہوتا ص ۵۳
ہے۔ اور جو اس لیے بھی بہتر ہے کہ اس سے شاذ و نادر ہی کوئی ضرر یا تکلیف پہنچتی ہے[1]۔

[1] اس مضمون پر دیکھیے نیچے دفعہ ۸۷۔

جن میں ضرورت کی وجہ سے مجبوری ہوتی تھی۔[1] ایسے ہی اصولوں کی کلیسائی
قانون میں بھی حکمرانی تھی[2]۔ اور یہ قانون بھی جیسا کہ توقع کی جا سکتی ہے عیسائی
مذہب سے خارج کردہ اشخاص کی گواہی کو نامنظور کرتا تھا۔ کم سے کم جبکہ
وہ راسخ الاعتقاد عیسائیوں کے خلاف دی جاتی تھی[3]۔ بعض وقت پوری
نسلوں اور قوموں کو بھی اخراج کے دائرے میں لایا گیا ہے مثلاً جزائر
غرب الہند[4] اور ممالک متحدۂ امریکا کی بعض مملکتوں[5] میں۔ جہاں ایک حبشی
غلام کی شہادت آزاد شخص کے خلاف ناقابل ادخال تھی۔ اور ہندوستان
میں جہاں کسی ہندو کی شہادت مسلمان کے خلاف نہیں سنی جاتی تھی[6]۔ اور
مملکت الابایا کے حسب ذیل قانون نے جو سنہ ۱۸۵۲ء جیسے حال کے زمانے
میں نافذ ہوا۔ اس معاملے کو اور بہت آگے بڑھا دیا۔ "حبشی ملائے" یا ہندی
اور مخلوط نسل کے تمام اشخاص جو تین پشت تک کسی حبشی یا ہندی اسلاف صـ ۵۴
کے اخلاف ہوں۔ چاہے ہر پشت میں ایک جد۔ غلام یا آزاد۔ سفید آدمی
ہو۔ سوائے ایک دوسرے کے مقابلے کے کسی دیوانی یا فوجداری مقدمے
میں گواہ نہیں ہو سکیں گے[7]۔ گو اس خصوص میں انگریزی قانون میں کبھی اتنی

---

[1] مجموعۂ قانون روما کتاب ا عنوان ۵ سطر ۲۱۔

[2] اصول قانون کلیسائی از لانسی لوٹس کتاب ۳۔ عنوان ۱۴، دفعہ ۱۹۔ Ayliffe's Pare gon juris Cononici Angliconi, صفحہ ۴۴۴۔ اصول قانون کلیسائی کتاب ۲ عنوان ۹۔ دفعہ ۱۳۔

[3] ایضاً مقام محولہ پر۔

[4] قانون دیوانی، از براؤن Browne's Civil Law, جلد ا صفحہ ۱۰۷ نوٹ طبع دوم۔ سینٹ ونسنٹ کے آبادیانہ قواعد عمل مصنفۂ شیپرڈ Shephard's Colonial Practice of St. Vincent صفحہ ۶۹۔

[5] شہادت مصنفۂ ایپل ٹن ضمیمہ ۲۷۱۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ تا ۲۷۸۔

[6] رپورٹس عدالت فوجداری، از آربٹ ناٹ صفحہ ۱۔ اور مقدمہ صفحہ ۲۳ شہادت از گڈایف صفحہ ۱۱۳ (Goodeve, Evid.)

[7] "شہادت" مصنفۂ ایپل ٹن Appleton, Ev ضمیمہ صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶۔

افراط و تفریط نہیں ہوئی ہے جتنی کہ اکثر دیگر ممالک کے قوانین میں ہوئی ہے۔ تاہم پہلے ہمارے قانون میں بھی شہادت دینے کی ناقابلیت کے وجوہات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ عصر جدید میں ججوں کے فیصلہ جات اور مقننہ کی مداخلت سے ان میں بہت کمی کر دی گئی ہے[1]۔

دفعہ ۶۴: اس اصول کا ایک نہایت ہی عجیب اور نہایت ہی لغو اطلاق مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی گواہی کو نامنظور یا کم از کم اس کو شبہے کی نظروں سے دیکھنا تھا۔ جوسیفس (Josephus) نے ذیل کے قانون کو حضرت موسیٰ (Moses) سے منسوب کیا ہے۔ "عورتوں کی گواہی نہ سنو کیونکہ وہ تلون مزاج اور بے باک ہوتی ہیں[2]" یہ ایسا قانون ہے جو توراۃ کے مشکوک حصے کا قانون معلوم ہوتا ہے[3]۔ اور جو اگر صحیح بھی ہو تو عالمی اطلاق نہیں رکھ سکتا۔ دھرم شاستر بھی اگر قطعی طور پر نہیں تو عام طور پر ان کی شہادت نامنظور کرتی تھی[4]۔ اسی طرح شرع شریف بھی زنا کے الزامات اور بعض دوسرے مقدمات[5] میں ان کی گواہی کو مسترد کرتی تھی۔ اور یہ محض ایشیائی خیالات نہیں تھے۔ قدیم قانون روما گو ان کی گواہی کو عام طور پر قبول کرتا تھا لیکن بعض صورتوں میں

---

[1] ناقابلیت گواہان پر دیکھئے نیچے دفعات ۱۴۲ تا ۱۹۵۔

[2] Joseph Antiq. Jadiac. کتاب ۴ باب ۸ نمبر ۱۵۔

[3] توراۃ کی پہلی پانچ کتابوں (Pentatench) کے الہامات۔ اور ان کی اس مضمون پر پر معنیٰ خاموشی سے بھی قطع نظر اس قانون کا طرز حضرت موسیٰ کے طرز سے بالکل علٰحدہ ہے۔

[4]۔ دیکھئے مثلاً Deut (داؤد) ۱۷-۸ تا ۲۱ حضرت سلیمان بھی اپنے مشہور فیصلے میں (۱ شاہان ۳-۱۶- اور ابعد) عورتوں کی گواہی سننے میں کوئی دشواری پیدا کرتے نظر نہیں آتے ہیں۔

[5] پوٹی کا ترجمہ دیکھئے باب ۳ دفعہ ۸۔ جو ہالہیڈ کے مجموعۂ دھرم شاستر میں مذکور ہے۔ اور "شہادت" مصنفہ گڈائیف ۸۷

[6] دیکھئے "تاریخ زوال و اختتام سلطنت روما" مصنفہ گبن باب ۵۰۔ ہدایہ مترجمہ ہاملٹن (Hamilton) جلد ا صفحہ ۳۸۲ شرع شریف مصنفہ میکناٹن (Macnaghten) ۷۷ اور ریورٹس فوجداری عدالت

اس کو مسترد بھی کرتا تھا[۱]۔ ازمنۂ وسطیٰ کے یوربی مدنی اور کلیسائی قوانین نے ان کی ناقابلیت میں اور بھی اضافہ کر دیا[۲]۔ ماسکارڈس[۳] (Mascardes) کہتے ہیں کہ "عام طور پر عورتوں پر پورا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بے ایمانی۔ فریب اور مکاری پر آمادہ رہتی ہیں"۔ اور لانسی لوٹس (Lancelottus) نے اصول قانون کلیسائی (Institutions juris canonici) میں نہایت ہی واضح الفاظ میں قرار دیا ہے۔ کہ عام قاعدہ یہ ہے کہ عورتیں گواہ نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور اس نے ورجل (Vergil) کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ "عورتیں متلون مزاج اور بے وفا ہوتی ہیں"[۵] ——— یہ ایک ہی مثال نہیں ہے جس میں شاعری کی مدد ایسے مقولات اور قوانین کے جواز کے لیے لی گئی ہے۔ جو عقلاً قابل تسلیم نہیں ہوتے ہیں ——— یہ امر کہ یہ قواعد بھی ان نظامات کے دوسرے قواعد کی طرح کافی لچکدار تھے۔ اور اسی وجہ سے ان کے بہت سے استثنا تھے آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے[۶]۔ لیکن ہمارے زمانے کے ایک قابل فرنچ مقنن کی تصنیف ذیل کے ایک تراشے سے ظاہر ہوگا کہ یہ اصول کتنے طویل عرصے تک برّ یورپ میں قائم رہا[۷] "چارلس ششم (Charles vi) (فرانس) کے فرمان مصدرۂ ۱۵ نومبر ۱۳۹۴ء کی رو سے عورتوں میں گواہی دینے کی ص۵۵

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ از اربتھ ناٹ (Arbuthnot's Reports of Foujdaree Udalut) صفحہ۳۔

[۱] ڈایجسٹ کتاب۲۲ عنوان ۵۔ سطر ۱۰۔

[۲] "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس ۳۳۱ تا ۱۵ ۷۶۔ اصول قانون کلیسائی مصنفہ لانسی لوٹس کتاب ۳ عنوان ۱۴۔ دفعات ۱۴ و ۱۵۔ فرامین گراٹین حصہ ۲۔ وجہ ۳۳۔ سوال ۵۔ فقرہ ۱۱۔ نیز دیکھیے ہیکس بر بانڈکٹس حصۂ چہارم دفعہ ۱۲۷۔ (۲)

[۳] ثبوت قطعی از ماسکارڈس صفحہ ۳۳۱ ۷۶۔ نوٹ ۲ و ۳۔

[۴] کتاب ۳ عنوان ۱۴۔ دفعات ۱۴ و ۱۵۔

[۵] اینیڈ ۴۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔

[۶] دیکھیے ماسکارڈس مقام مذکور۔

[۷] کتاب شہادت مصنفہ بانئے دفعہ ۲۴۳ طبع دوم۔

قابلیت تسلیم کئے جانے کے باوجود ایک طویل عرصے تک ان کی شہادت مردوں کی شہادت کے مساوی نہیں سمجھی گئی۔ برونو (Bruneau) اگرچہ مڈام ڈی ساوینی (Mde. Savigné) کا ہم عصر تھا۔ لیکن اسے ۱۶۸۶ء میں یہ لکھتے ہوئے کچھ پس و پیش نہ ہوا کہ تین عورتوں کے اظہار دو مردوں کے مساوی ہوتے ہیں۔ برن (Berne) میں ۱۸۲۱ء تک اور کینٹن واؤ (Canton of Vaud) میں ۱۸۲۴ء تک ایک مرد کی گواہی کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی ضروری تھی۔ ہم ان چھوٹے فرقوں کا ذکر نہیں کریں گے۔ جن سے یہ نظام پیچیدہ ہو گیا تھا۔ مثلاً ایک اصول یہ تھا کہ باکرہ بیوہ سے زیادہ اعتبار کی مستحق ہے۔" اصول قانون کلیسائی مصنفہ ڈیوٹس[۱] (Institutiones Canonicae of Devotus) کی اس طباعت میں جو پیارس میں ۱۸۵۲ء میں ہوئی یہ امر صراحتہً مذکور ہے کہ سوائے چند خاص صورتوں کے عورتیں فوجداری مقدمات میں گواہی دینے کے قابل نہیں ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں بھی اٹھارھویں صدی کی ابتدا تک کثیر التعداد صورتوں[۲] میں جنس لطیف گواہی کے کٹہرے سے خارج کرنے کا سبب اور ۱۸۶۸ء تک دستاویزات کے گواہ بننے کی نااہلیت کا باعث تھی۔ لیکن قانون اجتماع حقیت اراضی اسکاٹ لینڈ ۱۸۶۸ء (۳۱ و ۳۲ وکٹوریہ باب ۱۰۱) کی دفعہ ۱۳۹ کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ:۔

"ہر عورت جو چودہ سال یا زیادہ کی ہو۔ اور کسی قانونی نااہلیت کے تابع نہ ہو۔ اس قابل ہوگی کہ کسی دستاویز کی اسی طرح گواہ بنے۔ جس طرح کہ اسی عمر کا کوئی مرد شخص گواہ بن سکتا ہے۔ اگر وہ کسی قانونی نااہلیت کا تابع نہیں ہوتا اور موجودہ

---

[۱] کتاب ۳ عنوان ۹ دفعہ ۱۴۔

[۲] "تعزیرات اسکاٹ لینڈ" مصنفہ ہیوم جلد ۲ صفحہ ۳۳۹ - و ۳۴۰ "تعزیرات اسکاٹ لینڈ" مصنفہ برنٹ ۳۸۸ و ۳۹۰ - "دی اسٹیٹ ٹرائلس" از ہوول (Howell's State Trials) جلد ۲۰ صفحہ ۴۴ نوٹ۔

قانون یائل کے تحت گواہ بن سکتا ہے۔ اور اس امر کی اجازت
نہیں ہوگی کہ کسی بھی نوعیت کی کوئی سند۔ انتقال نامے تحریر یا
دستاویز سے چاہے وہ اس قانون کے پہلے تکمیل پائی ہو یا بعد
اس بنا پر انکار کیا جا سکے کہ اس کی دستاویزی گواہ کوئی عورت تھی"

ہمارے قدیم انگریزی قانون دان عورتوں کی شہادت کو اس بنا پر نامنظور کرتے تھے کہ وہ کمزور ہوتی ہیں[1]۔ سر ایڈورڈ کک[2] (Sir Edward Coke) نے ص ۵۶ چارلس اول کے عہد حکومت میں بغیر کسی کے اختلاف کئے یا برا سمجھے کے اس طرح لکھا ہے کہ "بعض صورتوں میں عورتیں کلیتہً شہادت دینے سے محروم کی گئی ہیں۔ مثلاً کسی شخص کو بدمعاش[3] ثابت کرنے کے لیے۔ کیونکہ عورتوں کی شہادت مردوں کی حیثیت قانونی ثابت کرنے کے لیے ناقابل ادخال ہے" بہت ہی قدیم زمانے میں ان کی گواہی کسی بچے کے زندہ پیدا ہونے کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ اور اس امر کے متعلق ان کی گواہی کی وجہ سے کوئی شخص کسی حقیت کا مستحق[4] نہیں ہو سکتا تھا۔ اور نہ ان کی گواہی سے[5] عدالت دورہ کنندہ کے اجلاس کے لیے جوری کے طلبناموں کو ثابت کیا جا سکتا تھا

دفعہ ۶۵: غلط فیصلوں سے محفوظ رہنے کا ایک بہت ہی صاف

---

[1] مختصر از فٹز ہربرٹ۔ باب جاگیری غلامی Fitz. Abr. villenage. صفحہ ۳۱۔ مختصر از بروک باب گواہی (Bro. Abr. Testmoignes) صفحہ ۳۰۔

[2] کک برٹلٹن صفحہ ۶ ب۔

[3] حسب مختصر مصنفۂ فٹزہربرٹ باب جاگیری غلامی صفحہ ۳۱، مختصر بروک باب گواہی صفحہ ۳۰۔ جو ۱۲۔ ایڈورڈ اول کے ایک مقدمے کا ذکر کرتے ہیں۔ برٹن باب ۳۱۔ ۱۳ ایڈورڈ سوم میں یارک کی عدالت دورہ کنندہ کا ایک مقدمہ جس کا فٹزہربرٹ نے جاگیری غلامی میں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

[4] کک برٹلٹن از ہارگریف ۲۹ ب، نوٹ ۵۔

[5] کک برٹلٹن ۱۵۸ ب۔

وصریح طریقہ یہ ہے کہ تعدّدِ گواہان کو ضروری قرار دیا جائے۔ کیونکہ ان کی شہادت کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ایک جھوٹے قصے کے جھوٹے ثابت ہونے کا بڑا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً اگر ان گواہوں پر ہوشیاری سے اور ایک دوسرے کی سماعت سے باہر سوالات کئے جائیں[1]۔ لیکن گو یہ قاعدہ ان ممالک کے لیے جہاں جھوٹ اور دروغ حلفی اتنے عام ہوں کہ مشکل سے جرم سمجھے جاتے ہوں[2]۔ اور دوسرے مقامات کے لیے بھی بعض اہم اور خاص نوعیت کے مقدمات میں کتنا ہی مفید و باضابطہ ثابت ہوا ہو۔ وہ یقیناً علم اصول قانون کے کسی اصول پر مبنی نہیں ہے۔ اور جہاں کہیں اس کو ایسا سمجھا گیا ہے۔ اس کے ذیل میں ہزاروں خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں[3]۔

دفعہ ۶۶: حضرت موسیٰؑ کے قانون (توراۃ) کی رو سے بعض فوجداری

---

[1] ۔ اس اصول کا ایک مشہور اطلاق قصۂ سوسنا اور شیوخ ہے۔ جو توراۃ کے مشکوک حصے میں مندرج ہے۔

[2] ۔ اس تصویر کو دیکھئے جو سسرو نے فلاکس (Flaccus) کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے یونانیوں کی اس امر میں بدکاری کی کھینچی ہے۔ بنتھم "عدالتی شہادت" جلد ۳ صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹ میں کہتے ہیں کہ بعض ممالک میں ہر امر پر گواہی دینے والے گواہوں کے ایک قسم کے داخلہ گھر یا دفاتر اندراج ہوتے تھے۔ اسی طرح جس طرح لندن میں خانگی نوکروں یا مختلف پیشوں کے مزدوروں۔ یا اطالیہ میں قاتلوں کے ہوتے ہیں۔ ایرستان کے متعلق ایک زمانے میں یا تو مذاق سے یا دراصل مشہور تھا کہ وہاں پیشہ ور گواہ ہوتے ہیں جو نشانی کے لیے اپنے جوتوں میں گھاس کے تنکے لگا لیتے ہیں ترکی حکومت میں بھی یہ عام طور پر معلوم تھا کہ گواہی دینے کا پیشہ بھی کم سے کم اتنی ہی مرفہ الحالی کے ساتھ موجود ہے جتنا کہ کوئی اور پیشہ" ازمنۂ وسطیٰ میں یورپ کے اخلاق کا اس امر میں نہایت درجہ خراب ہونا بہت ہی معروف امر ہے۔ اور تمام روایتیں اس امر پر متفق ہیں کہ مشرقی ممالک میں سخت دروغ حلفی اب بھی نہایت عام ہے "ہندوستان کے متعلق شہادت" مصنفہ گڈایف صفحہ ۲۴۸ دیکھئے۔

[3] ۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۶۹ اور بعد۔

مقدمات میں۔ اور انجیل کی رو سے بعض کلیسائی امور میں دو گواہ ضروری
تھے۔ اس سے رومن اور کلیسائی فقہا (کم سے کم موخر الذکر) نے یہ نتیجہ نکالا
کہ تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات میں گواہوں کی یہ تعداد حکم الٰہی
کی رو سے ضروری ہے[1]۔ شاہنشاہی مجموعۂ قانون روما کی یہ عبارت تحکمی
ہے کہ "ہم صاف طور پر حکم دیتے ہیں کہ جو جواب کہ ایک گواہ پر موقوف
ہو نہ سنا جائے۔ گو عدالت عالیہ میں اس گواہ کی ممتاز حیثیت ہو[2]" "یہ یقینی ص۵۷
ہے کہ جو امر صرف ایک گواہ پر موقوف ہو۔ اور دوسرے قانونی امور سے
اس کی تصدیق نہ ہوتی ہو کچھ وقعت نہیں رکھتا ہے[3]۔" اور کلیسائی فرامین
کا متن اس طرح حکم فرما ہے کہ[4] "اگرچہ بعض مقدمے ایسے ہیں کہ جن میں
دو سے زیادہ گواہ ضروری ہوتے ہیں۔ لیکن ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا
صرف ایک کی گواہی پر تصفیہ ہو سکے گو وہ گواہ قابل ہو" بعض وقت
دو گواہ بھی ناکافی تھے۔ شہنشاہی قانون کی رو سے بعض رقومات کی
ادائیوں کو ثابت کرنے کے لیے پانچ گواہ ضروری تھے[5]۔ اور کلیسائی قانون
بعض وقت مکمل ثبوت کے لیے پانچ سات یا اس سے بھی زیادہ گواہوں
کو ضروری قرار دیتا تھا[6] اور کلیسائی عہدہ داروں کے خلاف الزامات جرایم

---

[1] دیکھئے نیچے دفعہ ۵۹۷۔

[2] مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹ دفعہ ۱۔

[3] مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۴۔ بانئے نے اپنی کتاب شہادت دفعہ ۴۱۲ طبع دوم میں ایک قابلانہ بحث سے ثابت کیا ہے کہ یہ اصول رومن علم اصول قانون میں بعد کی شاہنشاہی تک قایم نہیں ہوا تھا۔ اور یہ کہ اس کا ماخذ شہنشاہ قسطنطین کا ایک فرمان ہے مجموعۂ قانون روما۔ کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹ دفعہ ۱ کے متعلق بانئے کا خیال ہے کہ اس نے اس امر کو جو پہلے احتیاط اور مشورہ کے لیے مقرر کیا گیا تھا قانون بنا دیا۔ اس مضمون پر نیز دیکھئے مقدمۂ قانون روما کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۲۔ اور نیچے دفعہ ۵۹۷ از ہیو بیرس۔

[4] کلیسائی فرامین گریگوری نہم کتاب ۲ عنوان ۲۰ باب ۲۳۔

[5] مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۱۸۔

[6] ضمیمۂ قانون کلیسائے انگلشیہ" ازایلیف Ayl. Par. Jur. Can. Angl. صفحہ ۴۴۴۔ شہادت

کو ثابت کرنے کے لیے جو تعداد مقرر کی گئی تھی اس پر مشکل سے یقین کیا جا سکتا
ہے۔[1] حضرت محمد صلعم کے قانون کی رو سے الزام زنا پر کسی عورت کو چار
مردوں کی گواہی سے مجرم قرار دیا جا سکتا تھا۔[2] اور اسی قانون کے متعلق آپ
کے خلیفہ حضرت عمر رضؓ نے قرار دیا کہ تمام قرائنی شہادت گو وہ کیسی ہی قریبی
اور یقینی ہو بے اثر ہے اور یہ کہ چار مرد گواہوں کا اس فعل کو اس کے

ص ۵۸

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ از گرین لیف جلد ۱۔ دفعہ ۲۶۰۔ الف نوٹس طبع شانزدہم مقدمہ ایوانس بنام ایوانس۔ کلیسائی رپورٹس از رابرٹس جلد ۱ صفحہ ۱۷۱۔

[1] فارٹسکیو نے اپنی کتاب "قابل تعریف قوانین انگریزیا" Fortescue, Treatise de Land. leg. Angl. باب ۳۲ میں (جو عہد اصلاح سے پہلے لکھی گئی تھی) ''وہ مجلس عام کے ایک قانون کا ذکر کیا ہے جس میں احتیاط کی گئی تھی کہ کارڈینلس کو الزام جرایم پر سزا نہ دی جا سکے۔ جب تک کہ بارہ گواہوں کی شہادت ان کے خلاف نہ ہو جائے'' واٹر ہاوس (Waterhouse) نے فارٹسکیو کی شرح میں صفحہ ۲۰۵ پر کہتے ہیں کہ وہ نہیں جانتے ہیں کہ یہاں کس مجلس کی طرف اشارہ ہے۔ اور نہ وہ اس کو دریافت کر سکے۔ لیکن وہ روما کے عہد سلوسٹر (Sylvester) کی دوسری مجلس جس کا ذکر "مجالس بنیاس" (Concilia of Binius) جلد اول صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۸ میں ذکر ہے حوالہ دیتے ہیں۔ اس کتاب کے باب سوم میں لکھا ہے کہ " اسقف کو سزا نہیں دی جا سکتی جب تک کہ ۷۲ گواہ نہ ہوں۔ اور اسقف اعظم کو تو عدالت میں کھینچا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ تحریر یہی ہے۔ شاگرد اپنے استاد سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ نیز کسی پادری کو مجرم نہیں ٹھیرایا جا سکتا جب تک کہ ۴۴ گواہ نہ ہوں۔ نہ روما کی کسی عدالت اسقف سے تعلق رکھنے والے ڈیکن کو جب تک کہ ۳۶ گواہ نہ ہوں۔ ایک ماتحت ڈیکن۔ اکولائیٹ۔ جھاڑ پھونک کرنے والے قاری انجیل یا بیاہے شخص کو جو تبلیغ عیسائیت میں مشغول ہو۔ جب تک کہ (۷) گواہ نہ ہوں۔" نیز قوانین ہنری اول باب ۵ میں ذیل کا فقرہ ہے " اسقف کو مجرم نہیں ٹھیرانا چاہیے جب تک کہ ۷۲ گواہوں کی شہادت نہ ہو۔ اور اسقف اعظم کو عدالت میں کھینچا ہی نہیں جا سکتا۔ بڑے پادری کو سوائے ۴۴ گواہوں کی گواہی کے مجرم نہیں ٹھیرایا جا سکتا۔ اور نہ بڑے ڈیکن کو ۲۶ سے کم گواہوں کی گواہی پر۔ اور نہ ماتحت ڈیکن اور اس سے چھوٹے درجے کے پادریوں کو سات سے کم گواہوں کی گواہی پر۔ اور نہ بڑے درجے کے لوگوں پر نیچے کے درجے کے پادری کوئی الزام لگا سکتے ہیں۔"

[2] تاریخ زوال و اختتام سلطنت روما" باب ۵۰۔ نیز دیکھیے "شہادت" مصنفہ گڈلیف صفحہ ۱۱۳۔

لغوی معنوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا ضروری ہے"[1]

دفعہ ۶۷: لیکن شہادت چونکہ بلاواسطہ ہونے کے علاوہ قراینی بھی ہوتی ہے۔ یہ نظام ناقص ہوتا اگر ان قرائن کی بھی جو سزا دہی کے لیے ضروری ہوں ٹھیک ٹھیک صراحت نہیں کردی جاتی۔ اسی لیے رومی قانون کے بعض علما کے نزدیک کم سے کم تین قیاس ضروری تھے۔ لیکن اگر یہ بہت ہی قوی ہوتے تو اس صورت میں دو کافی سمجھے جاتے تھے[2]۔ آسٹریا کی مقننہ نے سنہ ۱۸۳۳ء میں ایک قانون کے ذریعے سے قراین کی بنا پر تمام سزاؤں کو ممنوع قرار دیا تھا۔ جب تک کہ کم سے کم تین قراین نہ ہوں۔ یہ قانون اب منسوخ کردیا گیا ہے۔ لیکن بیہودگی کی معراج تو اس مجموعۂ قانون میں ہوتی ہے۔ جو حال حال تک باویریا میں نافذ تھا۔ یہ بیان کرتے ہوئے کہ مجرمانہ قراین تین قسم کے ہوتے ہیں —— یعنی فعل سے مقدم مثلاً تیاریاں۔ دھمکیاں وغیرہ فعل کے ہمعصر مثلاً قتل انسان میں جب کہ نعش کے قریب ملزم کا کوئی ہتھیار پایا جائے۔ اور فعل سے متاخر۔ مثلاً انصاف سے فرار۔ اور گواہوں کو جھوٹی شہادت دینے کی ترغیب دینے کی کوشش وغیرہ —— باویریا کی مقننہ نے حکم دیا کہ ہر قسم کے بعض قراین ثابت کئے جائیں[3]۔

دفعہ ۶۸: بلاشبہ علم اصول قانون کی کوئی شاخ ایسی نہیں ہے۔ جس کے اصولوں کا اتنا برا استعمال کیا گیا ہو اور ان کو ان کے جائز حدود سے اتنا آگے بڑھایا گیا ہو جتنا کہ عدالتی شہادت کے اصولوں کو خاص کر

---

[1] گبن مقام مذکورہ پر۔

[2] کتاب شہادت مصنفۂ بانٹے دفعہ ۲۳۷ طبع دوم۔

[3] آسٹریا و بویریا کے قانون سے متعلق جو بیانات یہاں لکھے گئے ہیں وہ بانٹے کی کتاب شہادت سے لیے گئے ہیں۔ دفعات ۲۳۶ و ۲۴۷۔ طبع دوم۔

اس کے اخراجی قواعد کو۔ اس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ اگلے زمانے میں یہ قاعدے نسبتہً کم سمجھے گئے تھے ___ کیونکہ قانون کے اصلی حصے اس کے اضافی حصوں کی نسبت کرتے پہلے کمال کو پہنچ جاتے ہیں ___ اور کچھ اس لیے کہ شہادت کے مصنوعی قاعدے ان افعال کے لیے جن کا روکنا مقصود نہیں ہوتا۔ لیکن جن کو جائز کر دینا غیر محفوظ اور بدنامی کا باعث ہوتا ہے۔ اچھی سپر کا کام دیتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں فعل کو ممنوع قرار دینا۔ لیکن اس کے ثبوت کے لیے ایسی عجیب شہادت کو ضروری قرار دینا جو بلحاظ کمیت صـ۵۹ یا کیفیت ایسی ہو کہ ثبوت جرم عملاً ناممکن ہو جائے۔ خراب قانون سازی کا آسان حیلہ ہوتا ہے۔

اس مقدمے کے دوران میں عدالتی شہادت کے بعض بیجا استعمال کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اب ہم صرف دو امور کی جانب توجہ دلائیں گے۔ جو بلحاظ اپنی وسعت۔ رواج اور تمام عدالتوں خصوصاً مستقل نوعیت کی عدالتوں کے لیے خطرہ ہونے کی وجہ سے خاص توجہ کے محتاج ہیں۔

دفعہ ۶۹: ان میں سے پہلے کا ماخذ۔ ذہن انسانی کے ردّعمل اور اپنے پر پلٹ جانے کا وہ رجحان ہے۔ جس کی وجہ سے وہ حصول مقصد کے ذرائع کو خود مقصد سمجھ لیتا ہے۔ زیر غور مضمون سے متعلق اس کا اظہار یقین کے مصنوعی گویا میکانکی نظام کے وضع کرنے میں ہوتا ہے۔ جس میں یقین آلات شہادت کی ایک خاص تعداد پر موقوف ہوتا ہے۔ اور جس کو بانئیے[1] نے اپنی کتاب شہادت (Bonnier, Traite des Preuves) میں نہایت صداقت و قوت کے ساتھ ایسے "نظام" سے موسوم کیا ہے۔ جس میں "بجائے اس توازن کو دیکھنے کے جو جج کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ گواہوں کی تعداد کو دیکھا جاتا ہے۔" اس کی بہترین مثال

[1] دفعہ ۱۰۰ الطبع دوم۔

برّیورپ میں قانون روما اور کلیسائی قانون کے عمل سے ملتی ہے۔ اور اس کو ممتاز فرانسیسی قانون داں نے جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح بیان کیا ہے[1] "شہادتی ثبوت کے جن فنی قواعد کو ازمنۂ وسطیٰ کے علمانے وضع کیا یا کم سے کم ترقی دی۔ وہ دو قسم کے تھے۔ بعض قانونی یقین کے وجود کے لیے قطعی طور پر یقینی شرائط کو ضروری قرار دیتے تھے اور بعض دوسرے قواعد کو۔ اور بھی زیادہ بیہودہ تھے۔ جو ان صورتوں میں بھی جہاں یقین پیدا نہیں ہوسکتا ہے مصنوعی قانونی یقین پیدا کرنے کا رجحان رکھتے تھے۔" ایک دوسری جگہ وہ کہتے ہیں[2] کہ "اگر ایک گواہ کی گواہی کو نامنظور کرنے کا قاعدہ کامل طور پر معقول نہیں تھا۔ تو ایک دوسرا اصول جو ایک دوسری طرح خطرناک تھا وہ تھا جو ایک مصنوعی قانونی یقین پیدا کرنے کے لیے قرار دیتا تھا کہ ایک ہی امر پر دو غیر مشتبہ گواہوں کی گواہی پر لازمی طور پر سزا دینی چاہئے۔ یہاں مجموعۂ قانون روما کے متون کے اطلاق کو بالکل غلط سمجھا گیا۔ کیونکہ ایسی قانونی غلطی کا اقرار نہ روما میں کبھی ہوا۔ اور نہ قسطنطنیہ تک میں۔" لیکن یہ امر بعد کے زیادہ جدید زمانے کی متکلمانہ اور نہایت ہی دقت پسند طبیعت کے بالکل موافق تھا۔ مجموعۂ قانون روما اور کلیسائی فرامین کے متون تحکمی ہونے کی وجہ سے ایک گواہ کی گواہی پر کسی بھی صورت میں عمل نہیں کیا جاسکتا تھا[3]۔ اور یہ کہ دو گواہوں کی گواہی تمام صورتوں میں جہاں قانون نے صراحۃً دو سے زیادہ گواہ ضروری نہیں قرار دیئے[4] تھے کافی تھی قانون روما اور

---

[1] "کتاب شہادت" مصنفہ بانیئر دفعہ ۲۳۹۔

[2] ایضاً دفعہ ۲۴۲ طبع دوم۔ نیز دیکھئے عدالتی شہادت مصنفۂ بنتھم صفحہ ۴۷۰ و ۴۷۱ ۔ جلد پنجم

[3] مجموعۂ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹۔ "ایک گواہ کی گواہی ناقابل سماعت ہے۔ چاہیے اعلیٰ ترین عدالت میں اس گواہ کی ممتاز حیثیت ہو۔"

[4] ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۵ سطر ۱۲۔ "جب گواہوں کی کوئی تعداد مقرر نہ کی جائے تو دو گواہ بھی کافی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو جملہ جمع میں بیان کیا جائے وہ اس تعداد سے بھی پورا ہو جاتا ہے۔" نیز دیکھئے

ص ۶۰

کلیسائی قانون کے علما نے زود بازی سے (اپنے خیال میں منطقی طور پر) نتیجہ نکال لیا کہ دو ایسے گواہوں کا اظہار جو تمام اعتراضات سے بالا ہوں ثبوت ہوتا ہے۔ اور اسے کامل ثبوت ــــ "الثبوت الکامل"[۱] کہنے لگے۔ اور وہ یہ بھول گئے کہ ثبوت سے مراد وہ یقین ہوتا ہے۔ جو ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی لیے لازمی طور پر وہ آلاتِ شہادت کی تعداد پر موقوف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کی قوتِ اعتبار۔ اور باہمی اتفاق یعنی توافق پر مبنی ہوتا ہے۔ غلطی بس اتنی ہی نہیں تھی۔ اگر دو گواہوں کی گواہی ثبوت کامل ہوتی تھی تو ایک گواہ کی گواہی نصف ثبوت ہوگی۔ اور اس کو انھوں نے "نصف مکمل ثبوت"[۲] کہا اور گواہی کی وقعت دریافت کرنے کا یہ حسابی طریقہ جب ایک وقت قایم ہوگیا۔ تو اسے قیاسی شہادت پر بھی تشبیہاً اطلاق دینے لگے۔ اس طرح پر "ثبوت" اور "نصف ثبوت" کی نزاکتیں تمام عدالتی نظام میں پھیل گئیں مثلاً اقبال جو اذیت دے کر کرائے گئے ہوں[۳]۔ اندراجات جو تاجروں نے اپنی کتابوں میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کیے ہوں[۴] حلف۔ مطالبہ یا جواب دہی کے سچ ہونے کے متعلق جو جج نے مدعی یا مدعی علیہ کو دیا ہو[۵]۔ اور بعض وقت شہرت اور افواہ بھی[۶] نصف ثبوت تسلیم کیے گئے اور ان میں سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: منیکس برپانڈکٹس حصۂ چہارم دفعہ ۱۲۳۔

۱ـہ ایضاً حصۂ چہارم دفعات ۱۱۰ و ۱۲۳۔ "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس۔ سوال ۱۱۔ ضمیمۂ قانون کلیسائے انگلشیہ" از الیفیف صفحہ ۴۸ و ۴۴۵۔

۲ـہ ماسکارڈس مقام مذکورہ پر۔ قانون کلیسائے انگلشیہ صفحہ ۴۴۴۔

۳ـہ "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس صفحہ ۱۳۹۲۔ نیز دیکھیے کتاب "شہادت" از بانیٔ دفعہ ۱۴۲۔ آخری حصہ طبع دوم

۴ـہ منیکس برپانڈکٹس حصۂ چہارم دفعہ ۲۲۴ "شہادت" مصنفہ پوتھیے جلد اصفحہ ۷۱۹۔

۵ـہ "شہادت" مصنفہ پوتھیے دفعات ۷۱۹۔ ۸۲۹۔ ۸۳۴ منیکس برپانڈکٹس حصہ سوم دفعات ۲۸ و ۲۹۔

۶ـہ "ثبوت قطعی" از ماسکارڈس صفحہ ۷۴۵۔ ۷۵۵۔ اُصول قانون کلیسائی' از لانسی لوٹس کتاب ۳ عنوان ۱۴۔ دفعات ۱ و ۴۵۔ ضمیمۂ قانون کلیسائے انگلشیہ" از الیفیف صفحہ ۴۴۴۔

دو کو معمولاً کامل ثبوت سمجھا جاتا تھا۔ بعضے متاخرین نے اس موقف کی لغویت کو محسوس کر کے کہ شہادت کی ثبوتی وقعت کو صفر یکائی یا نصف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ نصف ثبوت کی ایک اور ذیلی تقسیم ایجاد کی۔ یعنی نصف ثبوت اکبر۔ نصف ثبوت۔ اور نصف ثبوتِ اصغر[1]۔ جس سے غالباً اور زیادہ ابتری پیدا ہو گئی۔ کیونکہ اس سے یہ نظام اور زیادہ فنی ہو گیا۔ اور ایک ایسے ہی قاعدے کا بعض وقت گواہوں کے اعتبار پر بھی اطلاق دیا جاتا تھا۔ بائیے[2] ایک دوسرے فرانسیسی مصنف کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ٹولوس (Toulouse) کی پارلیمنٹ کے پاس اعتراضات کا تصفیہ کرنے کا ایک عجیب طریقہ تھا۔ وہ بعض وقت ان اعتراضات کو ان کی مختلف کیفیت کے لحاظ سے قبول کرتی تھی۔ جس سے گواہ کا اظہار پوری طرح
ضائع نہیں ہو جاتا تھا۔ بلکہ آٹھویں یہ چوتھائی۔ نصف تین چوتھائی حد تک ص ۶۱
وقیع رہتا تھا۔ اور جو اظہار اس طرح پر وقعت میں کم ہو جائے وہ دوسرے اظہار کی مدد سے مکمل ہو جاتا تھا۔ مثلاً اگر چار گواہوں کے اظہارات پر اعتراض کئے جانے کی وجہ سے دو اظہار آدھے ہو جائیں تو یہ ایک گواہ ہوں گے۔ اور اگر تیسرا اظہار ربع ہو جائے اور چوتھا تین چوتھائی تو یہ ایک اور گواہ ہو جائیں گے۔ اس طرح پر گواہوں کے ذریعے سے کافی ثبوت حاصل ہو جائے گا۔ اگرچہ کہ تمام گواہوں پر اعتراض کیا گیا تھا۔ اور اعتراضات کی

---

[1] سینیکس ریپانڈکس حصہ چہارم دفعہ ۱۱۰ - اصول قانون خاص ہنگری از کلمن Kelemen, Institutiones juris Hungarici Privati, کتاب ۳ دفعات ۹۸ اور ۱۰۰ -

[2] کتاب شہادت' از بائیے دفعہ ۲۴۳ - طبع دوم - ٹولوس کی پارلیمنٹ کے عمل کا حوالہ "قانون تعزیرات" (اسکاٹ لینڈ) مصنفہ ابرنٹ میں بھی دیا گیا ہے - صفحہ ۵۲۰ - یہ کہنے کی بات ہے کہ اسی مضر اصول کے اثرات ایک زمانے میں موخر الذکر ملک کے جس نے قانون روما سے بہت کچھ لیا ہے علم اصول قانون میں سرایت کر گئے تھے - دیکھئے قانونِ تعزیرات اسکاٹ لینڈ" مصنفہ ہیوم جلد ۲ باب ۱۰ صفحہ ۲۹۳ - اور بعد اور ہیوول اسٹیٹ ٹرائلس صفحہ ۵ ، نوٹ -

وجہ سے ان سب کے اعتبار میں ایک حد تک کمی ہوئی تھی۔"

دفعہ ۷: فرانس کے قانون میں یہ مضر اصول اتنی مضبوطی سے جاگزیں ہو گیا تھا کہ اس بڑی قانونی اصلاح میں جو پچھلی صدی کی ابتدا میں وہاں عمل میں لائی گئی۔ اس کے دور کرنے کے لیے موثر تدابیر کے اختیار کرنے کو مناسب سمجھا گیا۔ اور اسی مقصد سے نپولین کے مجموعۂ قانون[1] Code Napoleon, نے حکم دیا کہ جوری کے غور کرنا شروع کرنے سے پہلے ان کے فورمین (صدر) کو ایک قسم کی عام ہدایت پڑھ کر سنانی چاہئے۔ اور اس کو اس کمرے میں جہاں وہ غور کرنے کے لیے جاتے ہیں موٹے حروف میں لکھ کر لگانا چاہئے اس ہدایت کا ایک حصہ حسب ذیل تھا "قانون جوری سے ان ذریعوں کا حساب طلب نہیں کرتا جس سے انھیں یقین حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ایسے قواعد مقرر کرتا ہے جن سے ثبوت کا ٹھیک اور تکمیل ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ اور نہ وہ ایسے قواعد مقرر کرتا ہے۔ جن کے مطابق وہ تخلیے کی خاموشی میں یا اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں اپنے سے سوال کرکے کوئی رائے ملزم کے خلاف پیش کردہ شہادت کی معقولیت یا اس کی جوابدہی کے طریقوں کے متعلق قایم کریں۔ قانون ان سے یہ نہیں کہتا ہے کہ پوری طرح صداقت کی دریافت کے لیے تم کو اتنے یا اتنی تعداد میں گواہوں کو سننا چاہئے۔ اور نہ ان سے یہ کہتا ہے کہ وہ اس کو کافی ثبوت نہ سمجھیں جو ان کے نزدیک زبانی شہادت سے یا اور طور پر گواہوں کے ذریعے سے یا اور تمام دیگر ذرایع سے ثابت سمجھا جا سکتا ہے۔ ان کے نزدیک صرف ایک ہی سوال ہونا چاہئے۔ جو ان کے فرض کا پورا پورا معیار ہے کہ 'کیا ان کو دلی یقین' حاصل ہے"۔ ہماری رائے میں یہ دوسری جانب مبالغہ کرنا ہے۔ کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جوری اپنے کو قانونی شہادت

---

[1] مجموعۂ احکام تعزیرات۔ کتاب ۲ عنوان ۲ باب ۴ دفعہ ا ضمن ۳۴۲۔

پیش شدہ تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ امور زیر بحث کے متعلق اپنا فیصلہ ذاتی علم۔ دوسری جگہ سنے ہوئے واقعات اور ظن غالب کے مطابق کرے۔ بہر حال فرانسیسی مجموعۂ قانون دیوانی میں اس کے مثل کوئی احکام نہیں ہونے کی وجہ سے بائنے نے (۱۸۴۳ء تا ۱۸۵۲ء) میں یہ ضروری سمجھا کہ اس امر پر غور کیا جائے کہ کیا دیوانی مقدموں میں دو گواہ اب بھی ضروری ہیں۔ اور کیا "دلی یقین" کی اب ضرورت نہیں رہی ہے۔ اور اس نے ان دونوں سوالوں کا جواب نفی میں دیا ہے[1]۔

دفعہ ۷۱ تا ۷۳: شہادت کی وقعت کا اندازہ کرتے وقت مشاہدے اور ص ۶۲
استدلال کے بجائے علم حساب سے کام لینے کا طریقہ زمانۂ گزشتہ ہی تک محدود نہیں ہے۔ بنتھم نے بھی ایک منصوبہ یا "حرارت نما یقین" تجویز کیا تھا۔ جو اتنا ہی غیر معمولی اور عجیب تھا جتنا کہ رومن فقہا کا کوئی طریقہ ہو سکتا ہے۔ اس کے مغالطے کو ان کے فرنچ مترجم موسیو ڈومان M. Demont, نے قابلیت کے ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ اور اسی لیے یہاں صرف ان کا حوالہ دے دینا کافی ہے[2]۔

ریاضی میزانِ احتمالات یا "نظریۂ اتفاقات" جیسا کہ بہت ہی معروف امر ہے۔ بہت سے سیاسی اور معاشی امور میں جن کو بظاہر علوم حسابی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً جان کے بیمے کے جدید نظام کا وجود ریاضی کی اسی شاخ پر تقریباً تمام تر موقوف

---

[1] کتاب شہادت مصنفۂ بائنے دفعات ۲۰۱ و ۲۰۲۔ اور طبع دوم دفعات ۲۴۱ و ۲۴۲۔ یہ کہنا اُن بہت سے قابل رومن فقہا کے ساتھ انصاف کرتا ہے جنھوں نے بعد کے زمانے میں قانون روما پر شرحیں لکھی ہیں کہ وہ پوری طرح ثبوت اور نصف ثبوت کے نظریے کی لغویت سے واقف تھے۔ دیکھیے "مقدمۂ قانون روما" از ہیوبیرس کتاب ۲۲ عنوان ۳۔ نوٹ ۲ ہینیکس بر پانڈکٹس حصۂ چہارم دفعہ ۱۱۸۔

[2] اس میزان اور اس کی تردید کو اس تصنیف کے سابقہ اڈیشن میں دیکھیے دفعات ۷۱ و ۷۲۔

ہے۔ لیکن اس خصوص میں عدالتی شہادت اور جان کے بیمے یا اسی نوعیت کے دوسرے امور میں کوئی حقیقی مشابہت نہیں ہے۔ مؤخر الذکر میں اعداد و شمار کے سلسلوں سے جو طویل و صحیح مشاہدے سے جمع اور احتیاط سے درج کئے جاتے ہیں۔ وہ مواد حاصل ہوتا ہے جس پر تجزیے کے ریاضی اصولوں کو اطلاق دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی شرط ہے جو عدالتی شہادت میں عملی لحاظ سے یعنی ہمارے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے کی صورت میں کلیتہً مفقود ہوتی ہے۔[۱]

دفعہ ۴۷: عدالتی شہادت کا دوسرا بیجا استعمال پہلے سے کم برا ہی[۲] لیکن اتنا ہی خطرناک ہے۔ اور ہر اس مقام پر یقینی طور پر پایا جائے گا۔ جہاں قواعد شہادت بہت ہی فنی یا مصنوعی ہوتے ہیں۔ اور سوالات واقعاتی کا تصفیہ بجائے جوری یا اسیسروں کے ذمے ہونے کے جج کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ کوئی عدالت شہادت کے کسی قاعدے کو گو وہ کتنا ہی لغو اور مضر ہو ہمیشہ نظر انداز کرنے کی جرائت نہیں کر سکتی — کیونکہ یہ قانون کو ترک کر دینا ہوتا ہے۔ لیکن عدالتیں کبھی کبھی ایسے قاعدے کے اطلاق کو بغیر کسی خطرے کے قابل ستائش طور پر بھی جبکہ اس کا نفاذ عقل سلیم کے خلاف ہو ترک کر سکتے ہیں۔ اور سیدھا آدمی جو بدقسمتی سے جج ہوا ہو ایسے نظام کے تحت یا تو ان صورتوں میں اس قاعدے کو ترک کر دیتا ہے۔ یا باوجود تمام خطرات کے تمام حالات میں اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے غیر منصف جج قانون کی اسی سختی کو مطلق العنانی کا انجن بنا دیتا ہے۔ اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ من مانے مکمل یا غیر مکمل انصاف

---

[۱] میزان احتمالات جس بنیادی اصول پر مبنی ہے یہ ہے کہ ہمیں موافق اتفاقات یا صورتوں کا تناسب ان تمام ممکنہ صورتوں کے ساتھ دیکھنا چاہئیے۔ جو ہماری دانست میں واقع ہو سکتی ہیں۔

[۲] دیکھئے اوپر دفعہ ۲۹ اور بعد۔

کرے۔ ساری دنیا ظاہری نظام ہی کو دیکھتی ہے۔ اور اس کو شبہہ تک نہیں ہوتا کہ اس کے پیچھے ایک پوشیدہ نظام بھی ہوتا ہے۔ جس سے صرف جاننے والے ہی واقف ہوتے ہیں۔ جب اس قسم کا کوئی قاعدہ کسی ناپسندیدہ فریق کے خلاف ہوتا ہے تو جج کہتا ہے کہ وہ مجبور ہے کہ جو بھی قانون ہو اس پر عمل کرے۔ یہ اس کا کام نہیں ہے کہ اس کے پیشرووں کے فیصلے کو الٹ دے۔ یا مقننہ کی دانشمندی پر اعتراض کرے۔ لیکن جب فریق جس کے خلاف یہ قاعدہ ہوتا ہو پسندیدہ ہوتا ہے تو جج کہتا ہے کہ قوانین انسانوں کے فائدے کے لیے وضع ہوئے ہیں۔ نہ کہ ان کی تباہی کے لیے۔ اصطلاحی اور لفظی اعتراضات کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ غیر واجبی ہے اور یہ کہ ہر عدالت کا فرض اولین یہ ہوتا ہے کہ بہر صورت انصاف کرے۔ ص ۶۳

دفعہ ۵۷: مذکورۂ بالا دفعات میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ان اصولوں کی وضاحت کر دیں جن پر عدالتی شہادت مبنی ہے۔ اس کے افادے اور ضرورت کو ثابت اور اس کے بڑے بڑے بیجا استعمالات کو ظاہر کر دیں۔ ظاہر ہے کہ کسی خاص مقام کا کوئی مخصوص نظام زیادہ تر وہاں کے انسان ساختہ اصلی قانون۔ معاشرے کے رواجات و عادات اور آبادی کے معیار صداقت پر موقوف ہوتا ہے۔ اور اس کی بھی وہی قیمت ہوتی ہے جو عام طور پر قوانین کی ہے جس کے متعلق صحیح طور پر کہا گیا ہے کہ ”یہ ایک ابدی قانون ہے کہ کوئی انسانی یا صریحی قانون دوامی و ناقابل تبدیل نہیں[1]۔“ ”قوانین قدرت نہایت ہی کامل و غیر متبدل ہوتے ہیں۔ انسانی قوانین پیدا ہوتے ہیں۔ نشوونما پاتے اور رفنا ہو جاتے ہیں[2]۔“

---

[1] مقولات بیکن ضمنی قاعدہ (۱۹)۔
[2] مقدمہ کالون۔ ۷ کک رپورٹس ۲۵۔الف۔

دفعہ ۷۶: اب ہم اس تصنیف کے زیادہ قریبی مقصد کا ذکر کریں گے۔ یعنی عدالتی شہادت کے اس نظام کا جو انگلستان میں قانون عمومی کی رو سے اس کی معمولی اور باضابطہ عدالتوں کے استعمال کے لیے قایم ہوا ہے۔ تاکہ وہ اس کے مطابق ان کے روبرو پیش شدہ امور نزاعی کا تصفیہ کر سکیں۔ اور جس کو عملاً "قانون شہادت" کے عنوان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح ٹھیک ٹھیک صراحت کر دینا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے علم اصول قانون میں اور بھی بہت سی قسموں کی شہادت پائی جاتی ہے۔ مختلف قوانین موضوعہ کی رو سے بھی ثبوت کے خاص طریقے یا تو مقرر کئے گئے ہیں۔ یا بعض کارروائیوں میں ان کی اجازت دی گئی ہے۔

دفعہ ۷۷: قانون شہادت بہترین طریقے پر سمجھ میں آئے گا۔ اگر اس سے ذیل کے چار عنوانات کے تحت بحث کی جائے۔ اسی لیے اس تصنیف کو ذیل کی پانچ کتابوں میں منقسم کیا گیا ہے:۔

(۱) انگریزی قانون شہادت عام طور پر۔

(۲) آلات شہادت۔

(۳) وہ قواعد جن سے شہادت کا قابل ادخال ہونا اور اس کا اثر منضبط ہوتا ہے۔

(۴) عدالتوں کا عمل اور گواہوں کا اظہار لینا۔

(۵) انگریزی قانون شہادت کے مقدم اور ہدایتی قضیے۔ ص ۶۴

ان سے اسی ترتیب میں بحث کرنے سے پہلے یہ بہتر ہوگا کہ یہاں چند ہدایتی مقولوں کا ذکر کیا جائے جو قانون شہادت پر اطلاق پاتے ہیں[1] اور جو حسب ذیل ہیں:۔

"رواج اشیا کا بہترین شارح ہے"۔ (دیکھئے نیچے دفعہ ۲۲۸-) "اس شخص کا اعتبار کرنا چاہیے جو اپنے فن میں ماہر ہو" (نیچے دفعہ ۵۱۳) مرتکب فعل ناجائز

[1] ان مقولات کا متن میں اضافہ سابق اڈیٹر نے کیا ہے۔

کے خلاف ہر شے کا قیاس ہوتا ہے''۔ (نیچے دفعات ۱۱۴ تا ۵۱۴) ''قیاس یہ ہے کہ ہر شے بجا و باضابطہ طور پر کی گئی ہے''۔ (نیچے دفعات ۳۵۳ تا ۳۶۵)۔ ''غیروں کے درمیانی معاملے سے دوسروں کو ضرر نہیں پہنچنا چاہئے''۔ (نیچے دفعات ۱۱۲۔ اور (۵۰۶ تا ۵۱۰)۔ ''کوئی شخص مجبور نہیں ہے کہ اپنے کو مجرم ظاہر کرے''۔ (نیچے دفعات ۱۲۶ تا ۱۳۱۔ ۵۴۵ تا ۵۴۶'' ۶۲۲ الف)۔

مذکورۂ بالا حوالہ جات کے علاوہ ان مقولات کو ''قانونی مقولات'' مصنفۂ بروم (Broom's Legal Maxims) (طبع ہشتم صفحہ ۷۱۴ تا ۷۱۶ میں فائدے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔

ص ۶۵

کتابِ اوّل

انگریزی قانون شہادت پر عام نظر

تقسیم مضمون

دفعہ ۷: اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے میں ہم انگریزی قانون شہادت پر ایک نظر ڈالیں گے۔ اور دوسرے کو اس کی ابتدا۔ اور ترقی کی تاریخ کے لیے وقف کردیں گے۔ نیز اس کی موجودہ حالت اور آیندہ کے توقعات کے متعلق بھی کچھ تبصرہ کیا جائے گا۔

حصۂ اوّل

انگریزی قانون شہادت پر ایک عام نظر

	صفحاتِ انگریزی کتاب	صفحاتِ ترجمہ
عدالتی شہادت کے اساس۔ عام بحث	۶۵	۱۰۹
انگریزی نظام کی خصوصیات	۶۶	۱۱۰
(۱) قابل ادخال ہونا امر قانونی ہے۔ قیمت امر واقعاتی ہے	۶۶	۱۱۱

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ		صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ	
۲۔ امور واقعاتی کے تصفیے کے لیے قانون عمومی کی عدالت	۶۶-۱۱۱	علائتی شہادت	۸۰-۱۳۴
اصول جن پر یہ مبنی ہے	۷۱-۱۱۹	دیوانی و فوجداری کارروائیوں میں شہادت کے قاعدے عام طور پر ایک ہی ہیں	۸۱-۱۳۵
۳۔ شہادت کے قابل دخل ہونے کے قواعد	۷۵-۱۲۵	دیوانی و فوجداری کارروائیوں میں شہادت کے اثر کا فرق	۸۲-۱۳۶
۱۔ متعلق شہادت امور نزاعی	۷۵-۱۲۵	قواعد شہادت کو رضامندی سے کہاں تک ترک کیا جا سکتا ہے۔ گواہوں پر بندشیں	۸۴-۱۴۱
۲۔ متعلق شہادت ماسوائے امور نزاعی	۷۵-۱۲۵	۱۔ اظہار کا زبانی لیا جانا	۸۵-۱۴۲
۴۔ عدالتی ثبوت کے قواعد	۷۶-۱۲۶	۲۔ کارروائیوں کا علانیہ ہونا	۸۶-۱۴۴
شہادت امور نزاعی کا ایک عام قاعدہ۔ بہترین شہادت دی جانی چاہئے	۷۶-۱۲۶	مقدمات میں گواہوں کی شخصی موجودگی کے قاعدے کے مستثنیات	۸۷-۱۴۶
یہ قاعدہ اکثر غلط سمجھا گیا ہے	۷۶-۱۲۷	عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کا اچھا اثر	۹۱-۱۵۲
اس کے تین بڑے اطلاق:-		فحش شہادت	۹۲-۱۵۴
۱۔ جج و جوری کو واقعات کا تصفیہ اپنے ذاتی علم کی بنا پر نہیں کرنا چاہئے	۷۷-۱۲۹		
۲۔ کسوبی شہادت کی نامنظوری	۷۸-۱۳۰		
۳۔ اصل اور شہادتی واقعات کا تعلق	۷۸-۱۳۱		

دفعہ ۷۹: عدالتی شہادت کو قدرتی یا اخلاقی شہادت سے فرق کرتے ہوئے اس تصنیف کے مقدمے میں بتلایا گیا ہے کہ اول الذکر کی ضرورت انسان ساختہ قانون کی ماہیت اور عدالتوں کے وظائف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ واقعات کی تحقیق کرنے والی عدالتوں پر جو بندشیں بجا طور پر اس قانون کے ذریعے سے عاید کی جا سکتی ہیں۔ ان کا وہاں ذیل کے اصولوں پر مبنی ہونا دیکھا جا چکا ہے پہلے تو اس مقولے پر کہ "وہی قانون بہترین ہے جو کم سے کم امور کو عدالت کی صوابدید پر چھوڑتا ہے[1]" یعنی عدالتوں کے اختیارات صـ ۶۶

[1] "De Augm Scient." مصنفہ بیکن کتاب ۸ باب ۳ عنوان (۱) مقولہ ۴۶ دیکھئے اوپر دفعہ ۳۰۔

غیر محدود ہو جائیں گے۔ اگر ان پر واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دیدینے سے روک نہ لگائی جائے۔ دوسرے اس اصول پر کہ عدالتوں کو سریع العمل ہونا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے قانون ساز کے فرض میں یہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔ کہ امور واقعاتی کے تصفیے کے لیے جو عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں قواعد مقرر کرے۔ گو اصل صداقت کا معلوم کرنا کتنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو۔ تیسرے اس اصول پر کہ اگر فیصلوں کے صرف راست نتائج ہی دیکھے جائیں اور ضمنی نتائج کو نظر انداز کیا جائے تو اس سے بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور آخر میں اس اصول پر کہ تاریخی صداقت کی تحقیق میں اور ان واقعات کی تحقیق میں جو عدالتوں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ فرق ہوتا ہے ـــــ اور موخر الذکر کے مخصوص خطرات اس کے متقاضی ہیں کہ ان کے مقابلے کے لیے مخصوص تحفظات وضع کیے جائیں۔ نیز یہ مزید امر بھی بتایا جا چکا ہے کہ گو ان اصولوں کو بھی ان کے جائز حدود سے آگے بڑھایا جا سکتا اور اکثر بڑھایا گیا ہے۔ لیکن عدالتی شہادت کی بحث میں جن بڑی خرابیوں سے بچنے کے لیے قانون ساز کو تحفظات وضع کرنا ہوتا ہے وہ تعداد میں دو ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ خرابی کہ یقین کا ایک فنی و مصنوعی نظام وضع کیا جاتا ہے جو شہادت کی ایک خاص مقدار کی موجودگی پر بلا لحاظ اس کی وقعت و اعتبار کے موقوف ہوتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ ایسے سخت قواعد مقرر کیے جاتے ہیں کہ ان کا نفاذ دشوار ہوتا ہے۔ اور اسی لیے ایک غیر متدین اور متعصب عدالت اس قابل ہو جاتی ہے کہ بغیر اپنے کو خطرے میں ڈالے اپنے مفاد۔ خوشی یا وہم کے مطابق ان پر اصرار کرے یا انھیں ترک کر دے۔

دفعہ ۸۰: انگریزی قانون عمومی کی عدالتی شہادت کے نظام کی خاص خصوصیات مثل ہر دوسرے نظام کے اس عدالت کی ساخت سے لازمی طور پر تعلق رکھتی ہیں۔ جو ان کو نافذ کرتی ہے اور جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ تین بڑے اصولوں پر مبنی ہیں:۔ (۱) شہادت کا قابل ادخال ہونا امر قانونی ہے۔ لیکن شہادت کی وقعت و اعتبار امر واقعاتی ہے۔ (۲) مناسب

ہے کہ امور قانونی جن میں شہادت کا قابل ادخال ہونا بھی داخل ہے۔ ایک مستقل عدالت اور امور واقعاتی ایک اتفاقی عدالت کے ذریعے سے تصفیہ پائیں لیکن یہ ایسا اصول ہے۔ جس کو عدالت چانسری (عدالت نصفت) نے پسند نہیں کیا ہے۔ اور کل انگریزی نظام میں اس کا حصہ رفتہ رفتہ کم ہوتا جارہا ہے۔ (۳) شہادت کے قابل ادخال ہونے کا تصفیہ کرتے وقت بہترین شہادت کے پیش
کئے جانے پر اصرار کرنا چاہیئے۔ ہم ان اصولوں پر اسی ترتیب سے غور کریں گے۔ صـ ٦٧
اور بعد میں ہمارے نظام کی دو اور قابل لحاظ خصوصیات کا ذکر کریں گے۔ جو گو کم خصوصی ہیں۔ لیکن سچ کی دریافت اور صحیح فیصلہ حاصل کرانے میں نہایت درجہ اثر رکھتے ہیں۔ یعنی ہماری عدالتوں کا شہادت سماعت کرنے کا طریقہ۔ اور ان کی کارروائیوں کا علانیہ ہونا۔

دفعہ ۸۱: ان تین اصولوں میں سے پہلے اصول کو چند الفاظ میں ختم کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ بہت کم غور کرنے ہی سے ظاہر ہوگا کہ کسی مقنن کا یہ فعل کتنا لغو ہوگا کہ وہ گواہوں کے اعتبار۔ یا فطرت و افعال انسانی کے گوناگوں تعلقات کے ہر واقعہ کا اندازہ لگانے قواعد مقرر کرے[1]۔ اسی لیے گواہوں کے بیانات پر جو اعتبار کیا جاسکتا ہے اور ثابت شدہ واقعات سے جو نتائج نکالے جاسکتے ہیں۔ ان کو

---

[1] ڈائجسٹ کے ذیل کے فقرے کا اس مذکورۂ بالا امر کے ثبوت اور مثال کے لیے اکثر ذکر کیا جاتا ہے۔ شاہنشاہ ہیڈرین (Hadrian) نے ویویس وارس Vivius Varus: گورنر سلیشیا Cilicia کو بذریعہ خط ہمایونی جواب لکھ بھیجا تھا کہ گورنر ہی یہ بہتر طور پر جانتا ہے کہ گواہوں پر کتنا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ خط ہمایونی کے الفاظ یہ تھے۔ کہ "تم ہی بہتر طور پر جان سکتے ہو کہ گواہوں پر کتنا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ وہ کون ہیں۔ کس حیثیت و مرتبے کے ہیں۔ اور ان گواہوں کے متعلق بھی جو صاف دلی سے بولتے نظر آتے ہیں۔ کیا وہ پہلے سے احتیاط سے سوچی ہوئی شہادت دے رہے ہیں۔ یا جو تم ان سے پوچھتے ہو۔ ان کا فی البدیہہ جواب دیتے رہے ہیں"۔ اسی شاہنشاہ کا گواہوں کا اعتبار ساقط کرنے کے متعلق بھی ایک خط والیسیس ویسس (Valesius vesus) کے نام موجود ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ "یقین کے ساتھ اس امر کی صراحت نہیں کی جاسکتی کہ ہر معاملے میں

بڑی حد تک عدالتوں کی ذہانت اور زیرکی پر چھوڑنا چاہیئے۔ لیکن باوجود اس کے ان وجوہات کی بنا پر جو بیان کیئے جا چکے ہیں۔ کچھ بندشیں ضرور لگانی چاہئیں اور وہی اسباب جو عدل گستری کے لیے مصنوعی قواعد شہادت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ یہ قواعد جہاں تک ممکن ہو۔ انسان ساختہ قانون کے دوسرے قواعد کے ہم نوعیت ہوں[۱]۔ اور چاہے عدالت کی ساخت کیسی ہی ہو لیکن خصوصاً جب کہ وہ اس مخلوط شکل کی ہو جس کا ابھی ذکر کیا جائے گا۔ تو صحیح حد یہ معلوم ہوتی ہے کہ عام طور پر اس مضمون کے متعلق قواعد قانون کو شہادت کے قابل ادخال ہونے تک محدود رکھنا چاہیئے۔ اور شہادت کی وقعت کو عدالت کے اندازے پر چھوڑنا چاہیئے۔ ص ۶۸

دفعہ ۸۲ : دوسرے اصول کے متعلق ملحوظ رکھیئے کہ عدالت چانسری قانون روما کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے امور واقعاتی کا خود بغیر جوری کی مدد کے فیصلہ کیا کرتی تھی۔ سوائے اس وقت کے جب کہ کوئی قانونی حق زیر بحث آجاتا تھا۔ اور اس وقت وہ قانون عمومی کی عدالت کو "ایک امر تنقیح طلب" بھیجا کرتی تھی۔ نظمائے امن کو بھی ایڈورڈ سوم کے زمانے سے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ معمولی جرایم کی صورت میں ملزموں کو سرسری تحقیقات کے بعد یعنی جوری کی امداد کے بغیر سزا دے دیں۔ لیکن تنقیحات واقعاتی کے لیے قانون عمومی کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: کس حد تک ان دلائل کو پسند اور کافی سمجھا جا سکتا ہے۔ اُسی طرح جس طرح کہ گو ہمیشہ نہیں لیکن اکثر صداقت بغیر کسی سرکاری کاغذات کے دریافت ہو جاتی ہے۔ بعض وقت گواہوں کی تعداد۔ بعض وقت ان کی حیثیت اور اثر۔ اور بعض وقت ان کے بیانات میں ایک قسم کے اتفاق سے امر زیر بحث کی صداقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اسی لیے میں تم کو مختصراً صرف یہ لکھ سکتا ہوں کہ تحقیقات کو صرف ایک قسم کے ثبوت تک محدود نہیں کر دینا چاہئے۔ بلکہ تم کو اپنی سمجھ کے مطابق یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ تم کس امر پر اعتبار کرتے ہو۔ اور تمھارے نزدیک کیا نا کافی طور پر ثابت ہوا ہے۔" ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ ۱۔ ۳۔ فقرات ۳-

[۱] دیکھیے دفعات ۳۷ و ۳۸۔ آگے دفعہ ۸۴۔

معمولی عدالتوں میں ایک یا زیادہ جج ہوتے تھے۔ جو قانون کے عالم اور اس کے اقتدار سے مسلح ہوتے تھے۔ اور ان کی مدد بارہ اشخاص کی ایک جوری سے کی جاتی تھی۔ یہ لوگ قانون سے ناواقف ہوتے تھے۔ اور اس ضلع کے جہاں اجلاس مقرر ہوتا تھا۔ ایسے لوگوں میں سے جن کے پاس ایک معین مالیت کی جائداد ہوتی تھی۔ بلا کسی فرق کے لیے جاتے تھے۔ بہت ہی کم صورتوں میں قانون عمومی کی رو سے عدالت مقدمے کا تصفیہ بغیر امداد جوری امثلہ۔ معائنہ موقع اسناد۔ اور گواہوں کے ذریعے سے کیا کرتی تھی[1]۔ اور جدید قوانین نے فریقین کو بڑی حد تک اجازت دے دی ہے کہ جوری کو ترک کر دیں۔ مثلاً قانون عدالت ہائے اضلاع سنہ ۱۸۸۸ء (۵۱ و ۵۲ وکٹوریا باب ۴۳ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱) جو اصلی قانون عدالتہائے اضلاع سنہ ۱۸۴۶ء کے دفعہ ۶۹ کو دوبارہ وضع کرتا ہے۔ عدالتہائے اضلاع کے ججوں کو مجاز گردانتا ہے کہ امور واقعاتی کا تصفیہ بغیر امداد جوری کریں۔ بشرطیکہ فریقین مقدمہ جوری کو طلب کرنے کی خواہش نہ کریں۔ اور قانونِ ضابطہ قانون عمومی سنہ ۱۸۵۴ء (۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ دفعہ ۱) نے عدالت یا جج کو مقدمات کا فیصلہ بغیر امداد جوری کرنے کا مجاز گردانا ہے۔ بشرطیکہ فریقین تحریری رضامندی کے ذریعے سے اس کی اجازت دیں۔ اور قواعد عالیہ عدالت (حکم ۳۶ قاعدہ ۲) کی رو سے حکم ہے کہ (فریقین کے اس حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ بعض صورتوں میں جوری کا وہ مطالبہ کر سکتے ہیں)۔ نالشات یا تو ایک یا زیادہ ججوں کے اجلاس یا ایک جج اور اسیسروں یا ایک جج اور جوری یا ایک حاکم یا خاص حکم کے روبرو چاہیے ان کا اجلاس اسیسروں کے ساتھ یا ان کے بغیر ہو دائر اور سماعت کئے جا سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے نظمائے امن کے اختیار سماعت میں خاص خاص امور کے متعلق قوانین موضوعہ کے ایک سلسلے کے ذریعے سے اضافہ کیا گیا ہے۔ اور قانون تحقیقات سرسری سنہ ۱۸۷۹ء (۴۲ و ۴۳ وکٹوریا) کی رو سے قابل

[1] شروحاتِ بلاکسٹن جلد سوم صفحہ ۳۰۲۔

دست اندازی جرائم میں سرسری تحقیقات کے بعد سزا دینے کے اختیار میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

جب مقدمے میں جوری ہو تو فریقین مقدمہ ارکان جوری پر ضروری قابلیتوں کے موجود نہ ہونے اور بعض ایسے اسباب کی موجودگی کی بنا پر جن سے ان کے فیصلے پر داب نامناسب کا اندیشہ ہو۔ اعتراض کر سکتے ہیں۔ نیز ان اشخاص کو جن پر بغاوت یا جرم سنگین کا الزام ہو اجازت ہے کہ جوری کی فہرست میں سے اول الذکر (۳۵) پر۔ اور ثانی الذکر (۲۰) پر تحکمی طور پر بغیر کوئی سبب بتلائے اعتراض کریں۔ مقدمے کی تمام کارروائیوں کا عـ ۶۹ چلانا عدالت کے ذمے ہوتا ہے۔ وہ قانون و عملدرآمد کے تمام سوالات کا تصفیہ کرتی ہے۔ جس میں شہادت کی منظوری و نامنظوری بھی داخل ہوتی ہے۔ اور جب مقدمہ فیصلے کے لیے تیار ہو جائے تو وہ اس کا خلاصہ جوری کو سناتی ہے۔ امور نزاعی کو مع اس قانون کے جو ان سے متعلق ہو تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ بار ثبوت کس فریق پر تھا۔ اس کی صراحت کر دیتی ہے۔ اور پوری شہادت کو۔ اپنی مناسب تنقیدات و شروحات کے ساتھ دہرا دیتی ہے۔ نیز ـــ چونکہ امور واقعاتی کے متعلق فیصلوں کو معقول شہادت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور جب واقعات شبہے سے باہر ہوں تو یہ فیصلہ کہ کونسی شہادت معقول ہے ایک سوال قانونی ہوتا ہے۔ اور اسی لیے عدالت کے ذمے ہوتا ہے[1] نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ـــ یہ عدالت کا فریضہ ہوتا ہے کہ قرار دے بالفرض تمام واقعات جو اس فریق نے جس پر بار ثبوت تھا ثابت کئے ہیں سچ ہیں۔ کیا یہ ایسی شہادت ہے۔ جس کی بنا پر جوری مناسب طور پر ـــ یعنی قانون کی نظر میں غیر معقول طریقے پر عمل نہ کرتے ہوئے۔ اس کے موافق فیصلہ کر سکتی ہے۔ اور اگر شہادت ایسی نہ ہو تو جج کو چاہیئے کہ تصفیے کو جوری پر چھوڑے اور نہ اس سے کوئی سوال کرے۔ بلکہ بار ثبوت

[1] مجلس بنام ولیمس ا ایس وہ لزبی (M & W. (Mason & Welsbey) ۲۰۵-۲۱۶-۱ از آلڈرسن بیرن

اگر مدعی پر تھا تو مقدمے کو عدم حقیت کی بنا پر ختم کردے۔ یا اگر بار ثبوت مدعی علیہ پر تھا تو مدعی کے حق میں فیصلہ کردے[۱] کیا مقدمے میں شہادت ہے؟ یہ سوال جج کے لیے ہوتا ہے۔ اور کیا شہادت کافی ہے جوری کے لیے[۲] اس کے برخلاف واقعات تنقیحی کا تصفیہ خالصاً جوری کو کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کو اسی لیے شہادت اور اس پر تنقید کو سماعت کرنا۔ گواہوں کی گواہی کی وقعت کا تصفیہ کرنا۔ اور شہادت سے واقعات کے تمام ناگزیر نتائج کو اخذ کرنا چاہیئے۔ جج و جوری کے وظائف کی اس تقسیم کو اس مقولے میں یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ "سوالات واقعاتی کا تصفیہ جج نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ سوالات قانونی کا ارکان جوری"[۳]۔ مثلاً کینے سے فوجداری کارروائی کرنے کی نالش میں جب مدعی علیہ معقول و ممکن وجہ ثابت کرنے کے لیے شہادت پیش کرے تو جوری کا یہ فرض ہوتا ہے کہ واقعات کا تصفیہ کرے۔ اور جج کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا واقعات ثابت شدہ سے معقول و

۱؎ از ولس جسٹس .Willes, J عدالت کا فیصلہ سناتے ہوئے مقدمہ رائڈر بنام ادمبول ۱۸۶۸ء (لا رپورٹ اسچیکر ۳۲ و ۳۸) میں اور دیکھئے ڈبلن وغیرہ ریلوے کمپنی بنام سلاٹری ۱۸۷۸ء۔ لا رپورٹ ۳ مقدمات مرافعہ ۱۱۵۵۔ اور قانون عمومی کی شہادت پر ابتدائی مقالہ مصنفہ تھے یر (Thayer) میں موخر الذکر پر تنقید دیکھئے صفحہ ۳۵۹ و ۳۶۰۔

۲؎ کارپنٹر کمپنی بنام ہیورڈ۔ ا۔ ڈگلس (Douglas) ۳۷۴-۳۷۵ از بلر جسٹس۔ نیز "شہادت" از فلپ صفحہ ۴ طبع دہم۔ ملک بنام اسمتھ۔ لیچ اور کیف کا من لا کیسس صفحہ ۶۰۷۔

۳؎ یہ مقولہ ہماری پرانی کتابوں میں بہت پایا جاتا ہے۔ لک بر لٹلٹن .Co. Litt ۱۵۵ اب۔ ۲۲۶ الف۔ ۲۹۵ ب۔ ۸ گک ۱۵۵ الف۔ ۹ ایضاً ۱۳ الف ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۱۰ اب وان (Vaughan) ۱۴۹۔ وغیرہ وغیرہ لیکن بریو روپیہ میں بھی یہ عرصہ دراز سے معروف و معلوم امر ہے۔ دیکھئے "کتاب شہادت" از بائنے دفعہ ۴۷۔ جج و جوری کے علی الترتیب فرائض کے لیے اور امور قانونی و امور واقعاتی کے فرق کے لیے دیکھئے "شہادت" مصنفہ فپسن طبع ششم صفحات ۱ تا ۱۰۔

ممکن وجہ ثابت ہوتی ہے[1]۔ لیکن اس مقولے کو قیود ذیل کے ساتھ سمجھنا چاہیے:

(۱) ان واقعات کا جن پر شہادت کا قابل ادخال ہونا موقوف ہوتا ہے جج فیصلہ کرتا ہے نہ کہ جوری[2]۔ مثلاً اس امر کا فیصلہ کہ کیا منقولی شہادت کے قابل ادخال ہونے کے کافی وجوہات ہیں جج کرتا ہے[3]۔ اور اگر کسی گواہ کی قابلیت کے متعلق کوئی امر نزاعی ہو تو اسی کو اس کا فیصلہ کرنا چاہیے[4]۔ اور اسی طرح اس امر کا کہ کیا کسی فوجداری مقدمے میں کوئی اقبال قابل ادخال شہادت ہے[5]۔ نیز اسی طرح الزام قتل میں کیا متوفی نے بیان وجہ موت اس وقت دیا ہے جب کہ موت کا اندیشہ یقینی تھا کیونکہ ایسا بیان اسی وقت قابل ادخال ہوتا ہے[6]۔ اور قول راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ذیلی سوالات کے تصفیے کے لیے جج نظر کو قانونی شہادت تک محدود نہیں رکھتا ہے[7]۔

(۲) دوسرے یہ کہ جوری بھی اس حد تک ضمنی طور پر قانونی امور کے تصفیے

---

۱ پائن بنام بیمس ۱۸۴۱ء۔ عدالت اسکار کاریا (in Cam, Seac) (اسپیکر چیمبر) ۲ کوئنس بنچ ۱۶۹۔ ۱۰ رسل و ریان ۱۳۱۔ لسٹر بنام پیری مان لا رپورٹ ۴ دار الامرا ۵۲۱۔ ابرات بنام شمال مشرقی ریلوے کمپنی۔ ۱۱ مقدمات مرافعہ ۲۴۷۔ کاکس بنام انگلش۔ اسکاٹش اینڈ آسٹریلین بنک ۱۹۰۵ء مقدمات مرافعہ ۱۶۸۔

۲ بارٹ لٹ بنام اسمتھ ۱۸۴۳ء۔ ۱۱ میسن اور ولزبی ۴۸۳۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ فیصلہ پارک بیچ۔ ۶۳ رسل و ریان ۶۶۴۔ کلیف بنام جونس۔ ۷ اسپیکر ۱۲۴۔ بنی سن بنام جوایلین ۱۲۔ جورسٹ رپورٹس ۴۸۵۔ ڈوڈی جنکنز بنام ڈیوس ۱۸۴۶ء۔ ۱۰ کوئنس بنچ ۳۱۴۔ ۴۷ رسل و ریان ۲۹۰۔ بائیل بنام وائیمان ۱۱ اسپیکر ۳۶۰۔

۳ بنی سن بنام جوایلین ۱۲ جورسٹ رپورٹس ۴۸۵ فیصلہ آلڈرسن بیچ۔

۴ بارٹ لٹ بنام اسمتھ ۱۱ میسن و ولزبی ۴۸۳۔ ۴۸۶ فیصلہ پارک بیچ۔ ۶۳ رسل و ریان رپورٹس ۶۶۴۔ ملک بنام ہل۔ ۲ ڈینی سن کامن کیسیس (Den.c. c.) ۲۵۴۔

۵ ملکہ بنام وارنگ۔ ۲ ڈینی سن کامن لا کیسیس ۴۴۷ نوٹ۔ ۱۵ جورسٹ ۳۱۸۔ ملکہ بنام تھامپسن ۱۸۹۳ء ۲ کوئنس بنچ ۱۲

۶ ملکہ بنام جنکنز ۱ کامن لا کیسیس ۱۸۷۔ بارٹ لٹ بنام اسمتھ۔ مقام مذکورہ۔ ممالک متحدۂ امریکا کا قانون بھی یہی معلوم ہوتا ہے لیکن ہم کتاب ہذا کے دفعہ ۵۰ کی نوٹ میں جن متعدد مقدموں کا حوالہ دیا گیا ہے انھیں دیکھیے۔

۷ ڈیوک آف بوفورٹ بنام کراشے ۱۸۶۶ء لا رپورٹ ۱ کامن پلیس (L. R. I. C. P.) ۶۹۹۔ ۲۵

کرتی ہے کہ عموماً اس کا فیصلہ عام الفاظ میں کیا جاتا ہے — مجرم ہے۔ یا مجرم نہیں ہے۔ مدعی کے لیے یا مدعی علیہ کے لیے — اور ایسا فیصلہ ظاہر ہے کہ نہ صرف واقعات ہی پر بلکہ ان سے متعلق قانون پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن گوار کان جوری کو حق ہے کہ ہمیشہ اسی شکل میں فیصلہ سنائے۔ تاہم اگر انھیں قانون کے متعلق کوئی شبہہ ہو۔ یا اس کے اطلاق کے متعلق اپنی قوتوں پر اعتماد نہ ہو تو وہ صرف واقعات ہی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرسکتے۔ اور عدالت پہ چھوڑ سکتے ہیں کہ وہ پورے امور پر قانون کے مطابق اپنا فیصلہ سنائے[۱]۔

امور قانونی۔ یا شہادت کی منظوری یا نامنظوری اور کبھی کبھی عملی امور میں عدالت کی غلطیوں کی تصحیح ایک برتر عدالت میں رجوع ہونے سے ہوسکتی ہے۔ پہلے جب شہادت بیجا طور پر منظور یا نامنظور کی جاتی تھی تو مقدمے کو ازسرنو چلانے کا حکم دیا جاتا تھا۔ لیکن عالیہ عدالت کے موجودہ قواعد کی رو سے یہ قاعدہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ دیوانی مقدموں میں دو شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری کی بنا پر مقدمے کو ازسرنو چلانے کا حکم نہیں دیا جائے گا بجز اس کے کہ اس عدالت کی رائے میں جس کو درخواست دی گئی ہو مقدمے کی سماعت سے درحقیقت کوئی ضرر پہنچایا گیا ہو۔ یا کوئی خلاف انصاف فعل سرزد ہوا ہو[۲]۔ اور فوجداری مقدمات میں گو دوبارہ سماعت کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ لیکن چالانی مقدمات کے احکام سزا کا مرافعہ عدالت مرافعۂ فوجداری میں محض سوالات قانونی پر ہوسکے گا۔ ص ۱۷

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: لاجرنل کامن پلیس ۲۴۴۔ ہالین اللہ فورڈ رپورٹس (H.& R.) ۶۳۸۔ اور متعدد مقدمات جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔

[۱] اس مضمون پر ٹیلٹن کے دفعات ۲۹۲ تا ۳۶۸ دیکھیے۔ کک بر لٹلٹن ۲۲۶ ب اور ۲۲۸ الف۔ دیکھیے کک بر لٹلٹن کے صفحہ ۱۵۵ پر ہارگریف کی نوٹ ۵ قانون مصنفہ فنچ (Finch. Law) ۳۹۹-۳۔ شرحات بلاکسٹن ۳۱۱۔ ۳۷۸۔ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۳۶۱۔ اور ۲۲ جارج سوم باب ۶۰ ۸

[۲] قواعد عالیہ عدالت حکم ۳۹ قاعدہ ۶ دیکھیے انویل پریکٹس (Annual Practice)

یا (عدالت مرافعہ فوجداری کی اجازت یا اس جج کے صداقت نامے کی بنا پر جس نے مقدمے کی سماعت کی تھی) صرف سوالات واقعاتی یا مخلوط سوالات قانونی و واقعاتی پر۔ یا کسی اور بنا پر جو عدالت کی رائے میں کافی ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس امر کا جس کے متعلق اعتراض ہو مرافع کے حق میں فیصلہ کرنے کے باوجود بھی عدالت مرافعہ کو ان صورتوں میں خارج کردے گی۔ جن میں فی الحقیقت انصاف کی کوئی اہم خلاف ورزی نہ ہوئی ہو۔[۱]

دفعہ ۳۰: "جج و جوری کے ذریعے سے مقدمے کی سماعت" کے

اس مختصر خاکے کے بعد ہم اس مضمون کو یہیں ختم کر دیتے۔ اگر جس اصول پر یہ مبنی ہے اس کو صاف طور پر سمجھنا عدالتی شہادت کے قواعد کو سمجھنے کے لیے ضروری نہیں ہوتا۔ مختلف اقسام کی عدالتوں پر جو مختلف ازمنہ و ممالک میں رہی ہیں۔ نظر ڈالنے سے ہم ان سب میں یہ فرق پاتے ہیں کہ بعض عدالتیں مستقل ہوتی ہیں۔ اور بعض اتفاقی۔[۲] مستقل عدالتوں سے مراد وہ عدالتیں ہوتی ہیں۔ جن کے عہدہ دار یا تو مستقل طور پر۔ یا ایک معین مدت کے لیے معترجہ مقدمات کی سماعت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ اور یہ اکثر ایسے اشخاص پر مشتمل ہوتی ہیں جنھوں نے قانونی امور کو اپنے مطالعے یا عمل کا مضمون بنالیا ہو "اتفاقی" عدالتیں موقع کے لحاظ سے طلب کی جاتی ہیں۔ اور مقدمے کے فیصلے کے بعد برخاست کردی جاتی ہیں۔ اور صحیح طور پر انھیں ایسے خانگی اشخاص پر مشتمل ہونا چاہیے جنھیں کوئی خاص قانونی معلومات نہ ہوں۔ ان دو قسم کی عدالتوں میں سے ہر ایک کے فوائد و نقصانات ہیں۔ نظری قانون

---

[۱] قانون مرافعہ فوجداری ۱۹۰۷ء۔ ۷ ایڈورڈ ہفتم باب ۲۳۔ دفعات ۳۔۴۔(۲۰)۔ موخر الذکر قانون کی رو سے قانونی نکات کو اب بھی بمتابعت کراؤن کیسس ایکٹ ۱۸۴۸ء (Crown Cases Act 1848.) (۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۷۸) محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ نیچے ضمیمۂ ب میں اول الذکر قانون کا پورا متن دیا گیا ہے۔

[۲] اخلاقی و سیاسی فلسفہ بمصنفہ پیلی۔ کتاب ۶ باب ۸۔

کے سوالات کے فیصلے کے لیے مستقل عدالت کا تفوق اتنا ظاہر ہے کہ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور سوالات واقعاتی کے لیے بھی اعلیٰ التعلیم اور غالباً اعلیٰ درجہ کا دماغ اور عام انسانوں و گواہوں کے حیلوں اور وکلا کی کج بحثیوں سے برسوں کے تجربہ کی بنا پر عملی واقفیت بھی بادی النظر میں مستقل عدالتوں ہی کو تفوق دیتی ہیں۔ لیکن واقعات کے تصفیے کے لیے صحت فیصلہ کے لحاظ سے بھی اتفاقی عدالت ہی بہتر ہوتی ہے۔ ان کے موقف زندگی کے لحاظ سے اس کے ارکان فریقین اور گواہوں کے متعلق زیادہ واقف ہوسکتے ہیں۔ اور اسی لیے وہ ان کے نقطہ ہائے نظر اور وجوہ تحریک کو زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ منصب عدالت کی ندرت کی وجہ سے وہ مقدمے میں ایسی تازگی اور مستعدی سے کام کرتے ہیں کہ ایسی ہی تازگی مسلسل فیصلے لکھانے تصفیہ کرنے اور سزا دینے کی عادت کی وجہ سے جج میں باقی نہیں رہتی ہے۔ لیکن مستقل عدالت کو بڑا خطرہ تو اس کے ضابطہ پسند اور مصنوعی فیصلوں کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے — یہ ایک قسم کے عادتی فیصلے ہوتے ہیں۔ ان کا ماخذ کلیات بنانے تصنّف اور فرق کرنے کی وہ قابلیت ہوتی ہے۔ جو محض قانونی سوالات کی تحقیق میں نہایت ہی قیمتی شے ہے۔ مارکوئیس بکاریا Marquis Beccaria, نے اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ان کی گواہی اور بھی دقیع ہے۔ کیونکہ وہ ایک اجنبی کی گواہی ہے[1] وہ میں اس کو بہترین عدالتی نظام سمجھتا ہوں۔ جس میں اصل جج کے ساتھ ایسے اسیسر مقرر کیے جاتے ہیں۔ جو نامزد کردہ نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ جن کا انتخاب بذریعۂ قرعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان امور میں جہل جو حس سے فیصلہ کرتا ہے۔ علم سے جو رائے کی بنا پر فیصلہ کرتا ہے۔ بہتر ہوتا ہے۔ جب قانون صاف اور ٹھیک معلوم ہو تو ۷۲

[1] Dei Delittie delle Pene از بکاریا دفعہ ۷۔ ملک بنام برڈٹ سنہ ۱۸۲۰ء۔ ۴ بارن ول و ایلنڈ سن ۹۵۔۱۶۲-۲ و رسل وریان ۵۳۹۔ ۵۷۵۔ میں ایبٹ میر مجلس کے مقولات۔ اور اخلاقی و سیاسی فلسفہ مصنفۂ پالی۔ کتاب ۶ باب ۸

عدالت کا فرض صرف واقعات کے وجود کو دریافت کرنا ہوتا ہے۔ اور گو جرم کو ثابت کرنے کے لیے قابلیت اور ہوشیاری درکار۔ اور شہادت کو ترتیب دینے کے لیے صاف بینی و صحیح الدماغی ناگزیر ہوتے ہیں ـــ تاہم شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیے معمولی فہم سلیم سے زیادہ کوئی شے درکار نہیں ہوتی۔ اور یہ جج کے تبحر علمی سے جو مجرم ٹھیرانے کی شہادت ڈھونڈھتے رہنے کی عادی ہوتی ہے۔ کم مغالطہ آمیز ہوتی ہے۔ اور جج تو ہر شے کو ایک مصنوعی نظام کے تحت جو مطالعے پر قائم ہوتا ہے لاتا رہتا ہے"۔ اور یہاں یہ ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ اتفاقی عدالت کی غلطیوں کے نتائج بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ ان کی غلطیاں زیادہ تر جذباتی ہوتی ہیں۔ اور ان کے نتائج تقریباً تمام تر اسی مقدمے تک محدود رہتے ہیں۔ جس میں ان کا ارتکاب ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے مستقل عدالت کی غلطیاں ایک نظام کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ان کے اثرات پائدار اور عام ہوتے ہیں۔ اس کے فیصلے چونکہ ارباب اقتدار سے صادر ہوتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کی جاتی ہے اگر وہ کم سے کم حد تک بھی کسی نکتۂ قانونی کے حامل ہوتے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر قابل اعتراض بات یہ ہے کہ ان کو بغیر رپورٹ کرنے کے یاد رکھا جاتا ہے۔ اور وہ نظائر بن جاتے ہیں۔ جن سے مستقبل کی عدالتیں متاثر
ص ۷۳ ہوتی ہیں۔ اور یہی سب سے بڑی قباحت نہیں ہے۔ اس جج کو جس کے سامنے اس کے پیش رو کی بیان کی ہوئی نظیر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس پر عمل کرے تو برا نہیں کہہ سکتے۔ برخلاف اس کے چونکہ وہ دراصل غلط ہوتی ہے۔ وہ بغیر کسی خطرے کے اس کو ترک بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح پر اگر وہ بدچلن یا متعصب ہو تو ثبوت کے صحیح اصولوں یا سابقہ غلط فیصلے کو اپنا ہادی بنا سکتا ہے۔ اور من مانے مدعی یا مدعی علیہ کے حق میں فیصلہ کر سکتا ہے[1]۔

[1] ۔ مقدمہ دفعہ ۴۷۔

دفعہ ۸۴ : لیکن مستقل عدالتوں پر ـــ یعنی ایسی مستقل عدالتوں پر جن کے سپرد قانون و واقعات دونوں کے فیصلے ہوتے ہیں ـــ زبردست اعتراض یہ ہے کہ جب امور تنقیح طلب نہایت ہی اہم و دقیع ہوتے ہیں۔ تو ان کو پاک رکھنا اگر ناممکن نہ ہو تو بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ جج کا نام ساری دنیا کو معلوم ہونے کی وجہ سے بد طینت مقدمے باز کو وہ شخص معلوم ہوتا ہے جس کو رشوت دی جا سکتی ہے یا جس پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ اور عاملہ کو ایک خوفناک ترغیب ہوتی ہے۔ کہ کرسی انصاف پر بودے اخلاق یا خائف طبایع کے اشخاص کو بٹھلا کر سیاسی دشمنوں کو مجرم قرار دلایا جائے۔ ہم عام طور پر سنتے ہیں کہ برطانوی عدلیہ کی پاکی پوری طرح یا تقریباً پوری طرح قانون بند و بست (۱۲ و ۱۳ ادلیم سوم باب ۲ اور جارج سوم باب ۲۳) کی وجہ سے ہے۔ جس کی رو سے تاج کو اختیار نہیں رہا کہ ججوں کو اپنی مرضی سے علحدہ کر دے۔ لیکن ہم یہ امر بھول جاتے ہیں کہ گویہ قوانین دوسرے وجوہات کی بنا پر کتنے ہی قیمتی ہوں ججوں کا تقرر تو تاج کے ہاتھ میں اب بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ کبھی تھا۔ اور یہ کہ پرانے نظام کے تحت بھی گاسکایں۔ ہیل (Gascoigne, Hale.) وغیرہ ایسے اشخاص بھی ہوتے تھے۔ جو اپنے فرائض منصبی کی ادائی میں تاج کی پروا نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب مقدمے کی قسمت کا آخری فیصلہ ایک ایسی جماعت کرے۔ جس کا ہر رکن مقدمہ دائر ہونے تک معلوم نہ ہو تو سب اعتراض رفع ہو جاتے ہیں۔ لیکن ملحوظ رکھیے کہ عصر جدید میں راست باز شہریوں کو بدچلن یا راشی جج کا خوف نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایسی جوری کا جو نامناسب طور پر جمع کی جاتی ہے۔

دفعہ ۸۵ : ہماری عدالت قانون عمومی کی بیان کردہ تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مرکب نوعیت کی ـــ یعنی جزءً مستقل اور جزءً اتفاقی ـــ ہوتی ہے۔ اور اس کی ساخت کچھ اس طرح ہوئی ہے کہ اس میں دونوں مخالف نظامات کی تقریباً تمام خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور

وہ دونوں کی مخصوص برائیوں یا خطرات سے محفوظ ہوتی ہے[1]۔ قانون وعملدرآمد
کے تمام سوالات کے تصفیے کو جج کے سپرد کرنے سے۔ قانون وعملدرآمد جوری
کی کسی غلطی یا بدچلنی سے بھی نہیں بدل سکتے۔ شہادت کے قابل ادخال ہونے
اور پیش شدہ شہادت کے فیصلے کے لیے کافی قانونی بنیاد ہونے کو امور
قانونی تصور کرنے سے جوری کسی شہادت کے بغیر یا ناجائز شہادت پر
عمل نہیں کر سکتی۔ اور مقدمے کی کارروائیوں پر عام نظر رکھنا اور شہادت
پر تنقید کرنا جج کے ذمے ہونے سے جوری اس کے علم و تجربے سے مستفید ہوتی
ہے لیکن واقعات کے اصل فیصلے اور قانون کے ان پر اطلاق دینے کو
جج کے ہاتھ سے نکال لینے سے میکانکی فیصلوں کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔
ثبوت کے مصنوعی نظام قایم ہونے نہیں پاتے۔ اور اتفاقی عدالت کے
دوسرے فایدے حاصل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے جج و جوری میں جو
فرق بلحاظ ان کی حیثیت کسب۔ عادات۔ اور نقطہ ہائے نظر کے ہوتا ہے
اس سے نہ صرف وہ ایک دوسرے پر بہت ہی مفید اثر ڈالتے ہیں۔
بلکہ ان کے متحدہ عمل کو بہت ہی اخلاقی وقعت اور وزن حاصل ہو جاتا
ہے۔ مثلاً جب کسی مجرم کو سزا قانون کے نمایندے اور ایسے متعدد اشخاص
جو قوم میں سے لے لوٹی سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ دونوں مل کر سناتے ہیں
تو اس کا اثر مجرم پر۔ اور قوم کے دوسرے بدطینت ارکان پر اتنا قوی ہوتا
ہے کہ اتنا اثر کبھی نہیں ہوتا اگر سزا صرف ایک کے دلایل یا دوسرے کے
مشورے ہی پر مبنی ہوتی۔ ان امور میں اس دستوری حفاظت کا بھی اضافہ
کرنا چاہئے جو جوری کی موجودگی سے آزاد شہری کو حاصل ہوتی ہے — اور
جو اتنا معروف امر ہے کہ بہت وضاحت ضروری نہیں ہے۔ برخلاف
اس کے بہت سے ایسے مقدمے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں کسی تربیت یافتہ
دماغ کی ان پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کی کمی ہی بڑی کمی ہوتی ہے بہت سے

[1] اخلاقی اور سیاسی فلسفہ مصنفہ پالے کتاب ۶ باب ۸۔

مقدمے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں عدالت کا انتخاب خود فریقین ہی پر بجا طور پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ نیز بہت سے فوجداری مقدمے اتنی سادہ نوعیت کے ہوتے ہیں کہ ان کا سرسری فیصلہ ایک مستقل عدالت کے ذریعے سے۔ جس تک آسانی سے رسائی ہو سکتی ہو۔ جوری کے روبرو چالان کے طویل و تکلیف دہ ضابطے سے بہتر ہوتا ہے۔ جدید قوانین کی رو سے حساب کے سوالات کے نیصلے کا اختیار جوری سے لے لیا گیا ہے[1] اور یہ کام ججوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور انھیں اختیار دیا گیا ہے کہ اس مضمون پر قواعد عدالت وضع کریں۔ موجودہ قواعد[2] مقدمے کے طریقے کو بہت کچھ جج کی صوابدید اور فریقین کی پسند پر چھوڑتے ہیں۔ اور گو وہ قرار دیتے ہیں کہ مقدمہ بغیر جوری کے صرف جج کے روبرو پیش ہوگا۔ اگر کوئی فریق بھی اس کے خلاف خواہش ظاہر نہ کرے۔ تاہم ان کی رو سے تمام مقدمات میں کسی فریق کی درخواست پر جوری کے ذریعے سے تنقیح واقعات کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ بجز ان مقدمات کے جن میں حساب فہمی ہو۔ یا جو تعمیل امانت یا اشخاص متوفی کے اہتمام ترکہ سے متعلق ہوں۔ یا انتظامی نوعیت کے دوسرے امور سے تعلق رکھتے ہوں[3]۔ مگر اضلاع کی عدالتوں میں ہر فریق کو جوری کے ذریعے سے کسی سوال واقعاتی کی تنقیح کا حق ہے۔

۵۵ع فوجداری امور میں تمام بڑے جرائم کا تصفیہ جج و جوری کے روبرو چالان ہونے پر کیا جاتا ہے۔ لیکن چھوٹے جرائم کا فیصلہ ایڈورڈ سوم کے زمانے سے سرسری سماعت کا اختیار رکھنے والی عدالت کرتی ہے۔ جس میں ایک یا زیادہ نظمائے امن ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت صرف ایک ہی ناظم ہوتا ہے۔

---

[1] دیکھئے قانون ثالثی سنہ ۱۸۸۹ع دفعات ۱۳ و ۱۴۔ قانون عدلیہ سنہ ۱۸۷۳ع دفعات ۵۶ و ۵۷ بڑی حد تک یہ دفعات اول الذکر قانون کے بجائے ہیں۔

[2] آڈر ۳۶ قاعدہ ۲ - ۷۔

[3] یہ وہ امور ہیں جو عدالت عالیہ کے اجلاس چانسری سے متعلق کر دیے گئے تھے۔ دیکھئے قوانین عدلیہ سنہ ۱۸۷۵ع دفعہ ۳۴۔

حال حال میں اس عدالت کے اختیار سماعت میں بہت اضافہ کیا گیا ہے۔ نہ صرف خاص جرایم سے متعلق مخصوص قوانین موضوعہ کے ذریعے سے بلکہ کمسن مجرموں اور اقرار جرم کرنے والے نو عمروں سے متعلق عام قوانین موضوعہ کے ذریعے سے بھی یہ اضافہ ہوا ہے۔[۱]

دفعہ ۸۶: اب ہم قانون عمومی کے طریق ثبوت کی تیسری بڑی خصوصیت کا ذکر کریں گے — یعنی ان تمام اصولوں کا جن کے مطابق شہادت کا قابل ادخال ہونا قرار پاتا ہے۔ اور یہاں ہمیں یہ کہنا چاہیئے کہ قواعد شہادت تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) وہ جو شہادت امور نزاعی سے متعلق ہوتے ہیں یعنی اس شہادت سے جو امور نزاعی کے ثابت کرنے کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ (۲) وہ جو شہادت ماسوائے امور نزاعی پر موثر ہوتے ہیں یعنی وہ جو صرف ذرایع ثبوت کی صحت کو جانچنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۳) عدالتی عمل کے قواعد جو شہادت سے متعلق ہوتے ہیں۔ ملحوظ رہے کہ بجا طور پر پہلی ہی قسم کو قواعد شہادت کہہ سکتے ہیں — بہت سی شہادت جو اگر امور نزاعی سے متعلق ہونے کی بنا پر پیش کی جائے تو نامنظور ہو جائے گی لیکن وہ پوری طرح قابل ادخال ہوگی اگر اس کو اس بنا پر پیش کیا جائے کہ وہ امور ماسوائے نزاعی سے متعلق ہے۔ اور بعض ایسے بھی مقدمات ہوتے ہیں۔ جن میں اس قسم کی شہادت کی اہمیت نہیں ہوتی۔ نیز جج کو عدالتی عمل کے قواعد کے متعلق ایک حد تک آزادی حاصل رہتی ہے اور وہ مقدمے کی کسی بھی نوبت پر کسی بھی شکل میں سوالات پوچھ سکتا ہے۔ اور ایک حد تک فریقین یا ان کے وکلا کو بھی اس کی اجازت دے سکتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اپنی خوشی سے ناجائز شہادت کو قابل ادخال ٹھیرا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسی شہادت جوری کے سامنے پیش ہو جاتی ہے تو

[۱] قانون تحقیقات سرسری ۱۸۴۸ء و ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۹ء قوانین موضوعہ از چٹی Chitty's Statutes, عنوان جسٹس

مقدمہ از سر نو چلایا جاتا ہے۔ اگرچہ کہ یہ شہادت ان سوالات کی وجہ سے پیش ہوئی تھی جو جج نے کئے تھے۔ لیکن یہ آزادی یا اختیار اس لیے ضروری ہے کہ ضابطہ پسندی کی وجہ سے انصاف کا خون نہ ہونے پائے۔ علامتی شہادت حاصل ہوسکے[1] اور فوجداری مقدمات میں کمیت سزا کے تعین میں مدد ملے۔ اور اس کا استعمال کافی دانشمندی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ "اختیار تمیزی کے معنی یہ ہیں کہ حق بات کا قانون کے مطابق فیصلہ کیا جائے[2]۔" "انتہائی قوت کے ساتھ کم سے کم آزادی کا استعمال کرنا چاہیئے[3]۔" جج کا اختیار تمیزی یا صوابدید صداقت اور بطلان۔ سچ اور جھوٹ۔ شئے اور سایہ۔ نصفت و نمود و حیل میں فرق کرنے اور اپنی مرضی و ذاتی رجحانات کے مطابق عمل نہ کرنے کا علم و ادراک ہوتا ہے[4]۔

دفعہ ۷۸: امور نزاعی کی شہادت کے متعلق اور اسی تک اب ہم اپنی توجہ محدود رکھیں گے ـــــ ایک نہایت ہی ممتاز جج نے ایک بہت ہی اہم مقدمے میں کہا ہے کہ "قانون کے عقلا اور ججوں نے قرار دیدیا ہے کہ شہادت کا ایک ہی اصول ہے یعنی مقدمے کی نوعیت کے لحاظ سے بہترین شہادت پیش ہونی چاہیئے[5]" اور لارڈ چیف بیرن گلبرٹ (Lord chief Baron Gilbert) جنھوں ہی نے ہمارے قانون شہادت ص ۷۶

[1] علامتی شہادت کے لیے دیکھیے نیچے دفعہ ۹۳۔
[2] گک برٹلٹن ۲۲۷ ب۔ ۱۲ انٹی ٹیوٹ ۵۱۔ ۴ ایضاً ۴۱۔ ۱ کوئینس بنچ ۷۰۰۔
[3] ہوبارڈ ۱۵۹۔
[4] ۵ کک ۱۰۰ الف۔ نیز ۱۰ کک مقدمۂ کالون ۲۷ الف۔ اور ۱۰ گک ۱۴۰ الف اور ۱۹ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۰۸۹۔ ۴ برو ۲۵۲۹۔
[5] لارڈ ہارڈ ویک چانسلر (Lord Hardwicke, Chancellor) بمقدمۂ امی چند بنام بارکر ۱۷۴۴ء ۱۔ اٹکنس رپورٹس ۲۱-۴۹۔ اس اصول کی جو کبھی مشہور تھا لیکن اب متروک ہے۔ تاریخ اور تفصیلی بحث

میں نظام پیدا کر کے ہمیں رہین منت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ "قانون شہادت سے متعلق پہلا اور مشہور اصول یہ ہے کہ ہر شخص کے پاس نوعیت مقدمہ کے لحاظ سے بہترین شہادت ہونی چاہئیے[۱]" اور "اس اصول قانون کے جس کی رو سے نوعیت مقدمہ کے لحاظ سے بہترین شہادت درکار ہوتی ہے صحیح معنی یہ ہیں کہ کوئی ایسی شہادت پیش نہیں ہونی چاہئے۔ جس سے خود ظاہر ہوتا ہو کہ اس کے علاوہ خود فریق کے قبضہ و اختیار میں اس سے بہتر شہادت موجود ہے[۲]" اور ایک قدیم مستند تصنیف میں کہا گیا ہے کہ "شہادت کے متعلق یہ قاعدہ ناقابل انکار ہے کہ اس فریق کو جو کسی امر کو ثابت کرنا چاہیے اس امر کی نوعیت کا لحاظ کرتے جو بہترین شہادت ہو اس کے ذریعے سے اس امر کو ثابت کرنا چاہئیے[۳]" ایسے ہی الفاظ ہماری بہت سی جدید کتابوں میں ملیں گے[۴]۔

لیکن یہ زیر بحث اصول اکثر غلط سمجھا گیا ہے۔ کچھ تو اس لیے کہ جن الفاظ میں وہ بیان کیا گیا ہے مبہم ہیں اور کچھ اس لیے کہ وہ اکثر ایک ایسی تمثیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جسے خود اصول سمجھ لیا گیا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔ کے لیے دیکھیے "شہادت کی ابتدائی کتاب" مصنفۂ تھے یہ۔ ۴۸۴-۷۔۵۰ "شہادت" از فیپسن طبع ششم ۱۸۹۲ء۔

[۱] شہادت مصنفۂ گلبرٹ صفحہ ۴ طبع چہارم۔

[۲] ایضاً صفحہ ۱۶ طبع چہارم۔

[۳] خلاصۂ شہادت مصنفۂ بیکن (Bac. Abr. Evid.) طبع اول ۱۷۳۶ء۔

[۴] شہادت مصنفۂ پیک (Peake 's Evid.) صفحہ ۸۔ شہادت مصنفۂ پو تھیے۔ جلد ۲ ۱۴۷-۱۴۴۔ شہادت مصنفۂ گرین لیف جلد ۱۔ دفعہ ۸۲۔ طبع شانزدہم شہادت مصنفۂ ٹیلر جلد ۱۔ طبع یازدہم دفعات ۳۹۱-۳۲۷ شہادت مصنفۂ پاول (Powell's Evid.) طبع نہم صفحہ ۱۴۳۔

لارڈ چیف بیرن گلبرٹ کہتے ہیں[۱] "کہ اگر کوئی شخص کسی دستاویز یا وصیت نامے کی نقل پیش کرتا ہے۔ جب کہ اس کو خود دستاویز یا وصیت نامے کو پیش کرنا چاہئیے تھا۔ تو اس سے قیاس یہ ہوتا ہے کہ دستاویز یا وصیت نامے میں کچھ اور بھی ہے جو اس فریق کے خلاف ہے۔ وگرنہ وہ ان کو پیش کرتا۔ اور اسی لیے اس مقدمے میں نقل کا ثابت کرنا شہادت نہیں ہے۔" یہ بلا شبہہ صحیح ہے۔ لیکن اس کو اس قاعدے کی پوری حد سمجھنا بہت ہی غلط ہوگا۔ "مثالیں قانون کو واضح کرتی ہیں محدود نہیں کرتیں[۲]"۔ نیز بعض وقت اس کو یوں بھی غلط سمجھا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون چاہتا ہے کہ ہر مقدمے میں حالات کا لحاظ کرتے ہوئے جو سب سے زیادہ قابل اعتبار اور یقین دلانے والی شہادت ہو پیش کی جانی چاہیے۔ لیکن تمام اساتذہ متفق ہیں کہ اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں[۳]۔ جیسا کہ حسب ذیل مقولوں سے بھی ظاہر ہوگا۔ کہ "زبانی شہادت کے کوئی مدارج نہیں ہیں"۔ اور نہ منقولی شہادت کے کوئی مدارج ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ حملے کے لیے کوئی چالان کیا گیا ہے۔ یا مثال کو قوی بنانے کے لیے فرض کرو کہ چالان قتل کے ارادے سے زخمی کرنے کا ہے۔ (یہ ایسا جرم تھا جس کی سزا ۱۸۶۱ء تک سزا موت تھی اور اب بھی حبس دوام ہے)۔ فریق متضرر گو عدالت میں موجود ہے لیکن بطور گواہ طلب نہیں کیا جاتا ہے۔ اور قصد یہ ہے کہ اس الزام کو ایک ایسے شخص کی گواہی سے ثابت کیا جائے جس نے اس معاملے کو ایک میل کی مسافت سے دیکھا ہو۔ بلکہ دوربین سے دیکھا ہو۔ یہ شہادت قابل ادخال ہوگی۔ کیونکہ امر تنقیح طلب سے متعلق ہوگی — گواہ کے حواس اس سے متعلق رہ چکے ہیں اور فریق متضرر کا نہ پیش کرنا جس کا پیش کرنا غالباً زیادہ قابل اطمینان امر ہوتا صے

۱؎ شہادت مصنفہ گلبرٹ صفحہ ۱۶ الطبع چہارم۔
۲؎ لگ بر ٹلٹن ۴۲ الف۔
۳؎ دیکھئے نوٹ ۴ کے حوالے اوپر صفحہ ۱۲۷ پر

محض ایک قابل لحاظ امر ہے۔ جس کا جوری سے ذکر کر دینا چاہئے۔ نیز "منقولی شہادت" سے مطلب کسی تحریری دستاویز کے مضامین کی تکسوبی شہادت ہوتا ہے۔ اور یہ ایک اصول ہے کہ ایسی شہادت ناقابل ادخال ہے۔ جب تک کہ اصلی شہادت یعنی خود دستاویز کی عدم موجودگی کو قابل اطمینان طریقے پر ثابت نہ کر دیا جائے[1]۔ لیکن جب یہ کر دیا جائے تو کسی بھی قسم کی منقولی شہادت (بشرطیکہ وہ بطور منقولی شہادت کے صحیح ہو) قابل ادخال ہوتی ہے۔ اور اسی لیے کسی گواہ کی زبانی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ حالانکہ دستاویز کی نقل موجود ہوتی ہے۔ اور یہ امکان کہ وہ حافظے سے زیادہ قابل اعتبار ہے صرف قابل ذکر امر ہوتا ہے[2]

دفعہ ۸۸: اس بنیادی اصول کے صحیح معنی اس کے تین بڑے اطلاقات[3] پر غور کرنے سے سمجھ میں آئیں گے۔ شہادت کے قابل ادخال ہونے کے لئے اس کو مناسب ذرائع سے پیش ہونا چاہئے۔ اس کو عام طور پر اصلی اور قریبی[4] ہونا چاہئے۔ ان میں سے پہلے اطلاق کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ باستثنائے چند امور جن کی یا تو قانون کو اطلاع رہتی ہے۔ یا جو اتنے مشہور ہوتے ہیں کہ ان کو ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جج و جوری کو اپنے ذاتی علم سے واقعات کا تصفیہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور ان کے سامنے جو امر نزاعی پیش ہو اس کے متعلق ان کو پوری طرح قانونی حالت لاعلمی میں رہنا چاہئے[5] جب تک کہ وہ قانونی شہادت یا اس سے جائز استنباط سے ثابت نہ ہو جائے۔ "اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ جج جانتا ہے جب تک کہ وہ قانونی طور پر نہ جانتا ہو"[6]۔ ظاہر ہے کہ اگر ان کو تاثرات یا اور جگہ کی حاصل کردہ معلومات کی

[1] نیچے دفعات ۴۷۲ تا ۴۹۱۔
[2] ڈوڈی گلبرٹ بنام راس ہیمن اور دلزبی ۲۰۱۰۲ء ۵ رسل وریان صفحہ ۶۳۹۔
[3] نیچے دفعہ ۳۰۸۔ نیچے دفعہ ۲۵۳۔
[4] ۷۵ بلسٹرود صفحہ ۱۱۵۔

بنا پر فیصلہ کرنے کی اجازت دی جائے تو نہ صرف اعلیٰ عدالت فریقین و عوام کے لیے یہ جاننا ناممکن ہو جائے گا کہ فیصلہ کن وجوہات کی بنا پر کیا گیا۔ بلکہ وہ عام افواہ۔ دوسرے اقسام کی شہادت۔ بہترین کے بجائے بدترین شہادت پر مبنی ہو سکتا ہے۔

حاشیہ

دفعہ ۸۹: اس اصول کی دوسری شاخ کی رو سے ابتدائی یا اصلی شہادت ضروری قرار پاتی اور مکسوبی شہادت مسترد کی جاتی ہے۔ نیز اس کی رو سے کوئی ایسی شہادت منظور نہیں کی جانی چاہیے۔ جس سے خود ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اپنی قوت کسی دوسری شہادت سے جو پیش نہیں ہوئی حاصل کرتی ہے[۸]۔ اصل چشمہ کو جاننا نہر کو جاننے سے بہتر ہوتا ہے[۹]۔ ہمارے قانون میں "اصلی" و "منقولی" شہادت کے الفاظ تحریری دستاویزات کی اصلی و مکسوبی شہادت کے محدود معنوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور موخر الذکر اس وقت قابل ادخال ہوتی ہے۔ جبکہ قابل اعتبار شہادت سے ثابت کیا جائے کہ اصلی شہادت موجود تھی لیکن وہ پیش نہیں ہو سکتی ہے لیکن اصلی شہادت کے دوسرے اشکال کی مکسوبی شہادت کلیتہً مسترد کر دی جاتی ہے۔ مثلاً جب کہ بیان کردہ زبانی شہادت۔ زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ یا شہادت کے وہ تمام اقسام جن کو عملاً سنی سنائی شہادت کے ناقص جملے سے ادا کیا جاتا ہے[۱۰]۔

دفعہ ۹۰: اس بڑے اصول کا تیسرا اطلاق۔ جس کا اب ہم ذکر کریں گے۔

---

[۸] ڈو ڈی والش بنام لانگ فیلڈ ۱۸۴۷ء ۱۶ میسن و ولزبی ۴۹۷-۴۹۶۔ ۲ ر سل و ریان ۳۹۳۔ ڈو ڈی گلبرٹ بنام ماس ۱۸۴۸ء میسن اور ولزبی ۱۰۲-۱۰۶-۵۶ رسل و ریان رپورٹس ۹۳۹۔ میاکڈول بنام ایوانز ۱۱ کامن بنچ ۹۳۰-۹۴۲ ۱۵ اے ال جسٹس (Maule, j.)

[۹] گلک برلنگٹن ۳۰۵۔ ب ۸۔ گلک ۱۱۲ ب۔ ۱۰۰ ایضاً۔ ۱۴ الف۔

[۱۰] نیچے دفعات ۴۹۲-۵۰۵۔

اس مقولے پر مبنی نظر آتا ہے کہ "قانون میں سبب بعید کا نہیں بلکہ سبب قریب کا لحاظ کیا جاتا ہے"[1] اور اس کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ شہادت بلا واسطہ ہو کہ قراینی۔ اس کے قابل ادخال نہ ہونے کی شرط مقدم یہ ہے کہ از روئے قانون اصل اور شہادتی واقعے میں (آخری ہو کہ درمیانی) ایک صاف و علانیہ تعلق ہونا چاہیئے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی لازمی تعلق ہونا چاہیئے ——— اس سے تو تمام قیاسی شہادت ناقابل ادخال ہو جائے گی — بلکہ اس سے ایسا تعلق ہونا مراد ہے کہ جو معقول ہو اور خفی و خیالی نہ ہو۔ اس خصوص میں عدالتی شہادت کی ماہیت بھی اتنی ہی معقول ہو جاتی ہے۔ جتنی کہ بہترین انسان ساختہ قانون کی ہے۔ اور ان لوگوں کے تخیل پر جن کے ہاتھوں میں عنان عدل گستری ہوتی ہے۔ قیود قایم۔ اور بعید قیاسات و خیالی مشابہتوں پر فیصلہ کرنے سے منع کرکے لوگوں کے جان و مال و آزادی کی حفاظت کرتی ہے۔

دفعہ ۹۱: زیر غور اہم اصول کی قدر و قیمت بیان کرنے سے زیادہ آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔ قدرتی شہادت میں اصل و شہادتی واقعے کا تعلق وجدان پر چھوڑا جاتا ہے۔ قانونی شہادت میں اس کی جگہ ایک قسم کا قانونی وجدان یا قانونی حاسہ ہوتا ہے۔ جو عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ قدیم مقولہ کہ "تم بہت سی چیزیں قواعد کی بہ نسبت عمل سے زیادہ سیکھو گے"[2] پوری طرح صادق آجاتا ہے۔ اس کی چند صورتیں مثالاً بیان کی جا سکتی ہیں۔ کسی فوجداری مقدمے میں ایک شخص ثالث کا جو بطور گواہ پیش نہ کیا گیا ہو اقبال جرم کہ اصل مجرم وہ خود ہے۔ اور ملزم معصوم ہے۔ گو قدرتی وقعت سے یقیناً عاری نہیں ہے۔ لیکن اس کے بعد۔ ملزم سے

[1] مقولات قانونی مصنفۂ بیکن۔ قاعدہ (۱)۔

[2] انسٹی ٹیوٹ جلد ۴ صفحہ ۵۰۔

اس کا تعلق نہ ہونے اور سازش وجعلسازی کے علانیہ خطرے کی وجہ سے ناقابل ادخال ہوگا[1]۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی ڈائری میں لکھے کہ وہ مجھے پانچ پونڈ دینا ہے۔ تو یہ اس کے خلاف معقول شہادت ہے کہ وہ میری اتنی رقم کا قرضدار ہے۔ حالانکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ اس کو غلطی ہوئی ہو۔ لیکن فرض کیجئے کہ وہ لکھے کہ میں اس کو پانچ پونڈ دینا ہوں تو یہ بیان گو ممکن ہے کہ بالکل صحیح ہو میرے خلاف شہادت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا متعلق نہ ہونا ظاہر ہے[2]۔ نیز ملزم کا براچال چلن یا بُرا نام اس کے خلاف اگرچہ قوی اخلاقی شہادت ہے۔ لیکن قانونی شہادت نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے اچھے چال چلن کی شہادت الزام کی جوابدہی میں پیش نہ کرے[3]۔ یہ اصول اس معقول مصلحت کی بنا پر ناگزیر ہے کہ بدترین مجرم پر بھی مقدمہ انصاف اور بلا کسی طرف داری کے چلانا چاہیے۔ اسی طرح کسی شخص کی صورت اور اس کا قیافہ۔ اس کے چال چلن اور خصلت کے اکثر اچھے مترجم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو اس کے خلاف بطور قانونی شہادت کے منظور نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ وہ منظور کیے جاتے ہیں۔ بجز اس کے کہ جب وہ گواہ ہوتا ہے تو اس کے طرز اور ڈھنگ سے اس کے اعتبار پر اثر پڑتا ہے[4]۔

دفعہ ۹۲: لیکن کیا کسی واقعے کو جس کا اثر امر تنقیح طلب پر بالواسطہ ہو بطور قرائنی شہادت کے منظور کرنا یا خیالی شہادت سمجھ کے مسترد کر دینا چاہیے۔ اکثر نہایت ہی مشکل سوال ہوتا ہے۔ شاید ایک معیار یہ ہو کہ یہ دیکھا جائے کہ شہادت کے متعدد اجزا

---

[1] ملک بنام گرے۔ ایرش سرکوٹ رپورٹس (Irish Circuit Reports) ۷۶۔

[2] اسٹار بنام اسکاٹ ۲ کیارنگٹن و پین رپورٹس صفحہ ۲۱۴۔ اسمتھ بنام اینڈرسن ۲ کامن بنچ ۲۱۔

[3] اس مضمون پر پوری طرح غور ملک بنام راوٹن میں کیا گیا ہے۔ ۳۴ لا جرنل انگلش مجسٹریٹس کیس ۵۷۔

[4] بعض فرانسیسی قانون دانوں کی رائے تھی کہ ان کو قابل ادخال شہادت قرار دینا چاہیے۔ "ملزم کی بُری صورت و شکل اور بدنامی و بری شہرت بھی وہ علامات ہوتی ہیں جن کا لحاظ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بطور علامت کے ان کی شہادتی وقعت بہت ہوتی ہے۔" "کتاب شہادت" مصنفہ بانیئے دفعہ ۲۵۶۔ گواہ کے طرز

جو پیش ہوئے ہیں وہ فیصلے کی بنیاد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ صحیح قرائنی شہادت کے سلسلے کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی ہر کڑی چاہے کتنی ہی غیر قطعی ہو۔ تمام کڑیوں کو ملا کر دیکھنے سے امر تنقیح طلب ثابت ہو جاتا ہے۔ اور اکثر نہایت ہی یقینی طور پر۔ فرض کیجیے کہ تیز ہتھیار سے قتل کے ایک مقدمے میں کوئی عینی مشاہد نہ ہوں لیکن ملزم کے خلاف مجرمانہ واقعات یہ ظاہر ہوں۔ کہ (۱) کچھ عرصے قبل اس نے متوفی سے جھگڑا کیا تھا۔ (۲) وہ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ متوفی سے وہ ضرور بدلا لے گا۔ (۳) قتل سے چند روز پہلے ملزم نے ایک تلوار یا چاقو خریدا جو نعش کے پاس پایا گیا۔ (۴) قتل کے کچھ ہی بعد وہ موقع واردات کے پاس اور وہاں سے آتے ہوئے دیکھا گیا۔ (۵) ایسے نشانات جو اس کے جوتوں سے منطبق ہوتے تھے۔ نعش کے قریب پائے گئے۔ (۶) قتل کے بعد اس کے جسم پر خون پایا گیا۔ (۷) اس کے بعد ہی اپنے گھر سے غیر حاضر ہو گیا۔ (۸) اس نے اس امر کے متعلق کہ قتل کے دن وہ کہاں تھا متغائر بیانات دیے۔ ان کڑیوں میں سے ہر کڑی کی کمزوری اگر صرف اسی پر غور کیا جائے تو صاف ثابت ہے۔ لیکن متفقہ طور پر ان سے ملزم کے خلاف نہایت ہی قوی مقدمہ قایم ہو جاتا ہے۔ اب فرض کیجیے کہ مذکورۂ بالا سلسلۂ واقعات کے بجائے ذیل کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ کہ (۱) ملزم بڑے چال چلن کا شخص تھا۔ (۲) وہ ایک ایسی جماعت کا رکن ہے جس کو انسانی زندگی کی پروا نہیں اور جو قتل کی عادی ہے۔ (۳) ایک سابقہ موقع پر وہ ایک دوسرے شخص کے قتل کے الزام میں سزا پاتے پاتے بچ گیا۔ (۴) اس کی قوم میں اور متوفی کی قوم میں بہت ہی حسد و کینہ تھا۔ (۵) موخر الذکر کے ایک شخص کو ایک سال پہلے اسی جگہ اول الذکر کے ایک شخص نے بالکل اسی طرح قتل کیا تھا۔ (۶) قاتل نے متوفی کا سرقہ بھی کیا تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ بہ اور ڈھنگ پر دیکھیے نیچے دفعہ ۱۰۰۔

۱؎ یہ لفظ قانون ترمیم قانون تعزیرات میں استعمال ہوا ہے۔ (سنہ ۱۸۷۶ء ۳۰ و ۳۱ وکٹوریا باب ۳۵ دفعہ ۶)۔

اور ملزم کے متعلق یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بہت لالچی ہے۔ (۷) نیند میں اس کو ایسے الفاظ کہتے ہوئے سنا گیا۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہی قاتل ہے[۱] (۸) اس کے تمام ہمسایے اسی کو قاتل سمجھتے ہیں یا فرض کیجئے کہ یہ مقدمہ ایسا ہو جس میں کہ عوام کو دلچسپی ہو۔ اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بادشاہ کے پاس عرضداشت بھیجے ہوں۔ جن میں اس کو مجرم تصور کر لیا گیا ہو۔ ان اور ان جیسے واقعات سے چاہے ان میں کتنا ہی اضافہ کیا جائے۔ وہ معقول یقین پیدا نہیں ہوتا جس پر عمل کرنے ہی میں سلامتی ہے۔ اور اسی لیے ان میں سے کوئی واقعہ بھی بطور قانونی شہادت کے قبول نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۹۳: یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے اور در اصل بنتھم کی کتاب "عدالتی شہادت" اسی تصور پر مبنی ہے کہ مذکورۂ بالا جیسے اخراجی قواعد سے بہت ہی قیمتی شہادت کلیتہً ضایع ہو جاتی ہے[۲]۔ اگر یہ واقعہ ہو بھی تو واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دے کر عدالتوں کی صوابدید پر بندشیں لگانے کے دلایل سے جن کو بیان کر دیا جا چکا ہے۔ اس شر کی کافی تلافی ہو جائے گی[۳]۔ لیکن اس امر پر احتیاط سے غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ زیر بحث شہادت کا اغراض انصاف کے لیے تلف ہو جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ آخری فیصلے کی بنیاد بطور ۔ گو وہ کتنی ہی خطرناک اور ناقابل اطمینان ہو۔ لیکن بطور علامتی شہادت کے وہ اکثر بہت ہی قیمتی ہوتی ہے۔ یعنی بطور ایسی شہادت کے جو بنفسہ قابل ادخال نہیں ہوتی ہے لیکن بہتر شہادت کی علامت ہوتی ہے[۴]۔ مثلاً اکتسابی شہادت کو لیجئے۔ جب کوئی گواہ ایسی بات کہنی چاہے جس کو ص ۸۱

---

[۱] نیچے دفعات ۵۱ء تا ۵۶۵-

[۲] اس کتاب کو دیکھئے۔ مختلف مقامات پر۔

[۳] اوپر دفعہ ۹۰ اور مقدمہ دفعہ ۳۸-

[۴] "علامتی شہادت" کے الفاظ کو بنتھم نے اسی معنی میں استعمال کیا ہے۔ دیکھئے عدالتی شہادت جلد ۱ صفحہ ۲۷-

اس سے الف نے بیان کیا تھا۔ تو عدالت اس کو روک دے گی۔ تاہم وہ شہادت کے ایک صحیح ماخذ الف کا پتا دیتا ہے۔ جس کی گواہی لی جا سکتی۔ یا جس کو گواہی دینے کے لیے طلب کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جو اقبال جرم۔ وعدۂ رحم۔ یا خوف سزا کی بنا پر حاصل کیا جائے وہ قانوناً ناقابل ادخال ہوتا ہے۔ لیکن جو واقعات اس اقبال جرم کی وجہ سے دریافت ہو جائیں مثلاً مال مسروقہ کی برآمدگی وہ اچھی قانونی شہادت ہوتے ہیں[۱]۔ نیز کوئی شخص بھی کسی گمنام خط کو کسی ایسے فریق کے خلاف جس پر اس کے کاتب ہونے کا شبہہ نہ ہو قانونی شہادت نہیں سمجھے گا۔ لیکن ایسے خطوط کے اطلاعات سے کبھی کبھی اہم دریافتیں ہوئی ہیں۔ مرتکبین جرایم کا سراغ لگانے میں بھی خیالی شہادت اکثر بیحد اہم ہوتی ہے۔ اور اس سے نہایت قابل اطمینان ثبوت ملے ہیں۔ جو بعض وقت یقینی ثبوت یا برہان قطعی کی حد تک پہنچ گئے۔ تاہم زیادہ تر تحقیقاتی کارروائیوں ہی میں ——— مثلاً کرونر کی تحقیقاتِ امواتِ ناگہانی میں یا نظمائے امن کی تحقیقاتی کارروائیوں میں جن کے روبرو چالانات پیش کیے جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری کارروائیوں میں ——— علامتی شہادت کے فواید بہت ظاہر ہوتے ہیں۔ گو یہ عدالتیں بھی ان پر عمل نہیں کر سکتی ہیں۔

دفعہ ۹۴ : قواعد شہادت عام طور پر دیوانی اور فوجداری کارروائیوں میں ایک ہی ہوتے ہیں[۲]۔ اور یکساں طور پر بادشاہ و رعایا چالان کنندہ و ملزم۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اور کتاب ۶ باب ۱۱ دفعہ ۴۔ نیز ان کی کتاب اصول ضابطۂ عدالت وغیرہ ("Principles of judicial Procedure etc.") باب ۱۱ دفعہ ۱۔ اور ۳۔ میں ایک جگہ وہ اس کو "شہادت کی شہادت" کہتے ہیں۔ عدالتی شہادت جلد ۳ صفحہ ۵۵۴۔

[۱] ملک بنام لاکہارٹ ۲ ایسٹ پلیس آف دی کراؤن ۸۰۵-۶۔ ملک بنام وارک شل۔ ایچ کامن لا ۲۶۳ ملک بنام گولڈ و کیا رنگٹن و پین (Carring ton and Payne) ۳۶۴

[۲] ملک بنام برؤٹ ۲ بارن ول اور اڈالفس رپورٹس (Barnwall & Adolphus Reports) ۹۵

مدعی و مدعی علیہ۔ وکیل و موکل پر قابل پابندی ہوتے ہیں۔ تاہم چند مستثنیات بھی ہیں مثلاً نظریۂ امر مانع تقریر مخالف کا دائرۂ عمل دیوانی کارروائیوں میں زیادہ بڑا ہے[۱]۔ اسی طرح ملزم کم سے کم جب اس کی جانب سے کوئی وکیل نہ ہو تو اپنی جوابدہی کو اپنے بے دلیل بیان واقعات پر منحصر رکھ سکتا ہے۔ اور جوری غور کرے گی کہ اس کے بیان کو کیا وقعت دینی چاہئے[۲]۔ برخلاف اس کے دیوانی مقدمات میں جوری کے سامنے کوئی ایسا امر بیان نہیں ہونا چاہئے۔ جس کو شہادت سے ثابت کرنے کا ارادہ نہ ہو[۳]۔ نیز قیدیوں کے اقبال جرم یا دوسرے مفرد ذات بیانات نامنظور کئے جائیں گے۔ اگر وہ نامناسب وعدۂ رحم یا خوف سزا سے حاصل کئے گئے ہوں[۴]۔ لیکن ایسے ہی بیانات کے متعلق دیوانی مقدمات میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگرچہ قانون کے ان دونوں شاخوں کے اپنے اپنے قیاسات ہیں۔ تاہم بار ثبوت کو منضبط کرنے والے فنی اصولوں پر ان کی تمام باریکیوں کے ساتھ جب کہ وہ ملزمین کے خلاف ہوں عمل نہیں کیا جا سکتا[۵]۔ ص ۸۲

دفعہ ۹۵: لیکن دیوانی اور فوجداری کارروائیوں میں شہادت کے اثر کے متعلق ایک نمایاں اور مستقل فرق ہے۔ دیوانی کارروائیوں میں بار ثبوت کا مناسب لحاظ کرنے کے بعد محض رجحان غالب فیصلے کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ۲۲ رسل بوریان ۳۹ ۵۔ ازبسٹ جسٹس۔ ملک بنام مرفی ۸ کیارنگٹن وپین ۲۹۷۔ ۳۰۷ بلیع بنام سمپس ۱۸۳۹ء ۵ میین وولزلی ۳۰۹۔ ۳۱۲۔ ۵۲ رسل دریان ۳۰۷۔ ازپارک جج۔ ۲۵ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۳۱۔ ۲۹۔ ایضاً ۲۶۴۔
[۱] نیچے دفعات ۵۴۲۔ ۵۴۶۔
[۲] نیچے دفعہ ۶۳۵۔
[۳] اسپوٹس بنام وب، ۷ کیارنگٹن وپین ۶۰ و ۶۱ ڈنکوب۔ بنام ڈانیل، ۸ ایضاً ۲۲۲۔ ۲۲۷۔
[۴] نیچے دفعات ۵۲۲۔ ۵۲۴۔
[۵] مستمنہ قانون ۱۸۵۷ء کتاب ۲۲ عنوان ۲ نوٹ ۱۶۔ ۱۸ ہیوہیرس لارڈ چیف جسٹس کنین (Lord Kenyon C.J) کا قول دیکھئے بمقدمہ ملک بنام ہاڈفیلڈ صفحہ ۲۷ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۳۵۳۔

کافی اساس ہوتا ہے[1]۔ لیکن فوجداری کارروائیوں میں خصوصاً جب کہ جرم جس کا الزام لگایا گیا ہو بغاوت یا جرم سنگین، ہو تو بہت ہی اعلیٰ درجے کا یقین ضروری ہوتا ہے۔ ملزم و معاشرے کے لیے غلط سزا دینے کے نتائج اہم اور بہ نسبت غلط طور پر بری کر دینے کے کہیں زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر دانشمند و مہذب قوم کے قوانین میں یہ اصول وضع کیا گیا ہے۔ گو عملاً اس کو اکثر بھلا دیا جاتا ہے کہ ملزم کے مجرم ہونے کی جو رائے قایم کی جاتی ہے اس کو اخلاقی یقین کا درجہ حاصل ہونا چاہیے[2]۔ یا جیسا کہ ایک ممتاز جج نے کہا ہے۔ وہ ایسا اخلاقی یقین حاصل ہونا چاہیے۔ جس سے عدالتوں کو بحیثیت عقلمند اشخاص تصدیق قلبی حاصل ہو جلئے۔ اور کوئی معقول شک وشبہہ باقی نہ رہے[3]۔ یہاں "اخلاقی یقین" کے الفاظ۔ یقین یا صحیح معنوں میں یقین سے فرق کرتے ہوئے استعمال کئے گئے ہیں[4]۔ کیونکہ کسی ملزم شخص کے معصوم ہونے کا امکان ہمیشہ رہتا ہے۔ قوی ترین مثال لیجیے۔ اچھے چال چلن اور نام والے متعدد گواہ گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے ملزم کو اس جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس کا اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ اور ان کی گواہی ہر لحاظ سے باہم متوافق و مضبوط ہے۔ پھر بھی جوری کو اس کے جرم کا یقین دو قیاسات کی بنا پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک یا دونوں غلط ہو سکتے ہیں یعنی ان قیاسات

---

[1] ٹیلر دفعہ ۱۱۲۔ شہادت مصنفہ گرین لیف جلد ۱ صفحہ ۱۳۔ الف طبع شانزدہم۔ "شہادت" مصنفہ میک نالی (Mac Nally's Evidence) ۱۸۰۲۔ کوپر بنام سلیک مقدمات دار الامرا ۱۸۷۷۔ از ولس جسٹس (Willes j)

[2] دیکھیے مقدمہ دفعہ ۴۹۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رکن جوری کا نمونہ حلف مذکورۂ بالا فرق کا لحاظ کرکے بنایا گیا ہے۔ دیوانی مقدمات میں اس کو قسم دی جاتی ہے کہ وہ "اچھی طرح اور سچائی سے فریقین کے درمیان جو امر تنقیح طلب ہے اس کو جانچے گا" وغیرہ۔ مگر بغاوت اور جرم سنگین میں اس کا حلف یہ ہوتا ہے کہ وہ "اچھی طرح اور سچائی سے سماعت کرے گا۔ اور ہمارے معتمد رو مالک بادشاہ اور کٹہرے کے قیدی کے درمیان صحیح فیصلہ دے گا" وغیرہ۔

[3] پارک جج مقدمۂ ملک بنام اسٹرن۔ اجلاس گرما۔ بمقام سرے ۱۸۲۲ء قلمی نسخہ۔

[4] مقدمہ دفعہ ۶۔

پر کہ گواہوں کو نہ خود دھوکا ہوا ہے اور نہ وہ اس کو دھوکا دینا چاہتے ہیں[1]۔ اور ایسے اقبال جرم بھی جو نہایت جامعیت و آزادی کے ساتھ دیے گئے تھے کبھی کبھی غلط ثابت ہوئے ہیں[2]: اور اگر خود جوری ہی نے ارتکاب جرم کو دیکھا ہو تب بھی اس شخص کے جس کو انھوں نے ارتکاب جرم کرتے ہوئے دیکھا ہو۔ اور اس شخص کے درمیان جو ان کے روبرو بطور ملزم لایا گیا ہو[3]۔ شناخت و تعین کا سوال رہ جاتا ہے۔ اور شناخت اشخاص ایک ایسا مضمون ہے جس میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں[4]۔ قانون کے ان دانشمندی اور انسانیت پر مبنی مقولات کو کہ بری کرنے میں غلطیاں کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے زیادہ اچھا ہے[5]۔ اور یہ کہ بہ نسبت ایک معصوم شخص کے سزا پانے کے بہت سے مجرموں کا چھوٹ جانا بہتر ہے[6]۔ اکثر منقلب کر کے ایسے اشخاص کو بری کر دیا جاتا ہے کہ جن کے مجرم ہونے میں کوئی معقول شبہہ نہیں ہوتا ہے۔ قانون کے دوسرے مقولے بھی ہیں جن کو نہیں بھولنا چاہئے "مملکت کا فائدہ اس میں ہے کہ جرائم بغیر سزا کے نہ رہیں[7]۔ اور یہ کہ جو شخص مجرم کو چھوڑتا ہے معصوم کو خطرے میں ڈالتا ہے[8]۔" ۸۳

دفعہ ۹۶: نیز نیت کے نفسیاتی سوال کا جس سے افعال کئے جاتے

---

[1] قانون دیوانی مصنفہ ڈوما حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ مقدمہ شہادت مصنفہ پوتھیے جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ دیوانی شہادت مصنفہ راسکو (Rose Civ. Evid.) صفحہ ۲۵ طبع نہم۔

[2] دیکھیے دفعات ۱۸ و ۱۳۱ ھ۔

[3] دیکھیے قلمی نسخہ ۴۹ ہنری ششم ۱۹ الف صفحہ ۲۶۔

[4] دیکھیے دفعات ۱۷ الف ۱۷ ھ ج۔

[5] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۲ صفحہ ۲۹۰۔

[6] ہیل ایضاً صفحہ ۲۸۹ جلد ۲۔ شروحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۸۔

[7] جنک سنٹ ۱۔ مقدمہ ۵۹۔ نیز دیکھیے کک جلد ۴ صفحہ ۴۵ الف۔

[8] کک صفحہ ۴۵ الف۔ نیز دیکھیے جنک سنٹ ۳ مقدمہ ۵۴۔

ہیں۔ دائرۂ عمل بہ نسبت دیوانی کارروائیوں کے فوجداری کارروائیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ اصول کہ "کوئی فعل مجرمانہ نہیں جب تک کہ مجرمانہ نیت سے نہ کیا جائے"[1]، تمام قانون تعزیرات میں پایا جاتا ہے۔[2] گو بعض صورتوں میں بعض افعال سے مجرمانہ نیت کا قیاس کر لیا جاتا ہے[3] برخلاف اس کے دیوانی مقدمات میں ناجائز فعل یا غفلت کی بنا پر ہرجہ حاصل کرنے کے دعووں میں عام طور پر یہ کوئی جوابدہی نہیں ہے کہ مدعی علیہ کی نیت کسی شرارت کی نہیں تھی۔[4] "فوجداری مقدمات میں ایسے عذرات اور فروگزاشتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ جن کا دیوانی مقدمات میں کوئی لحاظ نہیں ہوتا"۔ مگر اس کے مستثنیات بھی ہیں۔ اور دیوانی مقدمات میں بھی یہ امر کہ کیا کوئی فعل جان کر کیا گیا اہم ہوتا ہے۔[5] اور بطور ایک عام اصول کے قرار دیا جا سکتا ہے کہ بشرطیکہ کسی شخص کو کوئی فعل کرنے کا قانونی حق ہو تو نیت جس سے وہ یہ فعل کرے غیر اہم ہوتی ہے۔[6] "جو شخص اپنے قانونی حقوق کے

---

[1] کک برہ لٹلٹن ۲۴۷ ب۔ انسٹی ٹیوٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۷۔ ہوول اسٹیٹ ٹرائلیس جلد ۴ صفحہ ۱۲۰۳۔ میقات ٹرینٹی از ریمنڈ ۲۲۳۔ ۲ ٹائمز رپورٹ ۴۱۵۔ ایسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔ کراؤن کیسیس از ڈینسن جلد ۱ صفحہ ۳۸۹۔ جورسٹ جلد ۲۔ سلسلۂ جدید صفحہ ۹۴۶۔

[2] نیچے دفعات ۳۲۴ تا ۳۲۸۔

[3] میقات مکلمیس (Michalmes Term.) ۶ ایڈورڈ چہارم، کامن بنچ صفحہ ۱۸ قلمی نسخہ۔ ہوبارڈ ۱۳۴۔ میقات ٹرینٹی از ریمنڈ (T. Raym.) ۴۲۲۔ ولس (willes) ۵۸۱۔ ایسٹ (East) جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔ ۱۶ ایسٹ اور ویلزبی ۴۲۲۔

[4] مقولات بیکن۔ قاعدہ ۷۔

[5] کک جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ ب۔ جے بنام برڈٹ ۱۸۴۶ء ۹ کوینس بنچ ۱۰۱۔ ۷۲ رسل و ریان ۱۸۹۔ جیکسن بنام اسمتھسن ۱۸۴۶ء۔ ۱۵ میسن اور ویلزبی ۵۶۳۔ ۱۷ رسل و ریان ۶۳۔ کارڈ بنام کیس ۵ کامن بنچ ۶۲۲۔ ڈیسن بنام رابرٹس ۱۶ کسچیکر ۶۹۔ وربتھ بنام گلنگ ۲ کامن پلیس (۱)۔

[6] اوکس بنام وڈ ۲ میسن اور ویلزبی ۷۹۱۔ سمنر بنام لٹل اسٹون ۸ ایکسچیکر ۴۴۳۔ رجوب بنام ہنگرفورڈ مارکٹ کمپنی

اندر کوئی فعل کرے اس کے متعلق ناجائز طور پر کرنے کا قیاس نہیں ہوتا[۱]۔ تمام معاہدے اسی طرح فریقین کے ارادے پر جس کو یا تو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یا جس کا حالات کے لحاظ سے قانون قیاس کر لیتا ہے۔ منحصر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۹۷: اور یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اور کس حد تک ۸۴

قواعد شہادت میں رضامندی سے تخفیف کی جا سکتی ہے۔ فوجداری مقدمات میں کم سے کم بغاوت و جرم سنگین میں جج کا یہ فرض ہے کہ یہ دیکھے کہ ملزم کو سزا قانون کے مطابق دی گئی ہے۔ اور اس قانون کے متعلق جو قواعد شہادت ہیں ان کی رو سے ملزم کا یا اس کے وکیل کا کوئی اقبال قابل ادخال شہادت نہیں ہوگا۔ برخلاف اس کے ان قیدیوں کو جن کی جانب سے کوئی وکیل نہیں ہوتا ہے۔ سوالات کرنے اور بیانات دینے میں بہت سی آسانیاں اگر از روئے قانون نہیں تو فی الواقع دی جاتی ہیں۔ اسی طرح کسی رضامندی سے بھی وہ شہادت قابل ادخال نہیں ہوتی ہے جو مصلحت عامہ کی بنا پر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ مثلاً رموز مملکت وغیرہ۔ نیز دوران مقدمہ کے کسی اقبال سے بھی بعض گواہی کردہ دستاویزات کی تکمیل کو ثابت کرنے کی ضرورت رفع نہیں ہو جاتی گو مقدمے سے پہلے خود دستاویز کا اقبال کر لیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اس کے ثبوت کی تکلیف اور اخراجات سے بچا جائے[۲]۔ بمتابعت ان اور چند دوسری مستثنیات کے یہ عام اصول کہ "کوئی شخص بھی ایسے حق سے جس کا خود اس کو دعویٰ ہو دست بردار ہو سکتا ہے[۳]۔" تراضی طرفین سے غلطی کالعدم ہو جاتی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۳ ڈالفس دالیس ۱۷۱ - ۴۲ رسل دریان ۳۵۲ آلن بنام فلڈ ۱۸۹۵ء مقدمات مرافعہ صفحہ ۱۔ کوان بنام لیتھم (Quinn v. Leatham) ۱۹۰۱ء مقدمات مرافعہ صفحہ ۵۰۹۔ دیکھئے شہادت فلپس طبع ششم ۔۔

[۱] ڈائجسٹ کتاب ۵۰۔ عنوان ۱۷۔ سطر ۵۵۔

[۲] نیچے دفعات ۵۲۵ تا ۵۲۷۔

[۳] لک بر تلٹن ۹۲ الف ۔ ۶۶ ۔ الف ۲۲۳ ۔ ب ۔ اکک ۱۰۱ الف انسٹی ٹیوٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲۔ شرحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۱۶۔

ہے[1]" دیوانی مقدمات سے متعلق شہادت پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ اور عملاً بہت سی ناقابل ادخال شہادت منظور ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ وکیل فریق مخالف یا تو اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ یا یہ سمجھتا ہے کہ اس کی منظوری میں اس کے فریق کا فایدہ ہے۔ لیکن یہ قرار دے دیا گیا ہے کہ جب شہادت کے قابل ادخال ہونے پر کوئی درست اعتراض کیا جائے تو اس کے واپس لینے کی اجازت دینا یا نہ دینا جج کی صوابدید پر منحصر ہے[2]۔

دفعہ ۹۸ : اس سوال کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے کہ کیا گواہوں کی ناقابلیت کے متعلق قواعد سے رضامندی کی بنا پر اعتراض کیا جاسکتا ہے مقدمۂ پڈلی بنام ولسلی[3] (Pedley V. Wellesley) میں بسٹ چیف جسٹس (Best, c. j.) نے کہا تھا کہ لارڈ مانسفیلڈ (Lord Mansfield) نے ایک مرتبہ اس کی اجازت دی کہ مدعی کا اظہار اس کی رضامندی سے لیا جائے[4]۔ اور گو بعض ججوں نے اس اجازت کے صحیح ہونے پر شک ظاہر کیا ہے لیکن ان کی رائے میں وہ صحیح ہے ڈیوڈنے بنام پامر[5] (Dewdney v. Palmer) میں ایک گواہ کے مدعی کی جانب سے حلف اٹھانے کے بعد تحریک کی گئی کہ شہادت سے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ وہ خود اصل مدعی ہے۔ لیکن جج نے

---

[1] گگ۔ برٹلٹن ۱۲۶۔ الف۔

[2] باریٹ بنام آلن، اکسچیکر ۶۰۹۔

[3] کیارنگٹن و پین ۵۵۸۔ جلد ۳۔

[4] جس مقدمہ کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ نارڈن بنام ولیمسن (Norden v. Williamson) ہے ٹانٹن (Taunton) جلد ۱ صفحہ ۳۷۸ اور یہی۔ جی مانسفیلڈ کے بجائے غلطی سے لارڈ مانسفیلڈ لکھ دیا گیا ہے دیکھئے تول پارک بنچ بمقدمہ باریٹ بنام آلن، اکسچیکر ۶۱۲۔

[5] میسن و ولزبی ۶۶۴۔

اس کی اجازت نہیں دی۔ اور اس کی قرارداد کو عدالت اکسچیکر نے اس بنا پر برقرار رکھا کہ اعتراض پہلے کرنا چاہیئے تھا یعنی اس وقت جب کہ گواہ کا ابتدائی اظہار اس امر پر لیا جاتا ہے کہ آیا اس کو مقدمے میں ذاتی غرض ہے۔ لیکن ایک بعد کے مقدمے جیکبس بنام لے بارن[1] (Jacobs V. Layborn) میں اسی عدالت نے اس قرارداد کو منسوخ کر دیا اور قرار دیا کہ گواہ کی قابلیت پر اعتراض مقدمے کی کسی بھی نوبت پر کیا جاسکتا ہے[2]۔

دفعہ ۹۹ : یہ تمام مقدمات قانون شہادت سنہ ۱۸۵۱ء (۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۹) کی رو سے فریقین مقدمہ کو گواہی دینے کی قابلیت عطا کرنے کے پہلے کے ہیں۔ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اور قانون ترمیم شہادت سنہ ۱۸۵۲ء (۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳) کے پہلے یہ سوال[3] پیدا ہوا کہ کیا فریقین مقدمہ کی بیویوں میں بھی گواہی دینے کی قابلیت مانی گئی ہے اور کچھ اختلاف رائے کے بعد اس کا جواب نفی میں دیا گیا[4]۔

دفعہ ۱۰۰ : اب ہم انگریزی نظام عدالتی شہادت کے باقی ان دو قابل لحاظ خصوصیات پر غور کریں گے جن کا ذکر اس حصے کی ابتدا میں کیا گیا ہے[5]۔ یعنی گواہوں کا زبانی اظہار اور عدالتی کارروائیوں کا علانیہ

---

[1] امین وولزبی ۸۵ لیکن پارک بیچ کے تبصرے کو مقدمہ یارڈلے بنام آرنالڈ۔ امین وولزبی صفحہ ۱۴۵ میں دیکھئے۔

[2] دیکھئے مقدمہ ملک بنام وایٹ ہڈ ۳۵ لاجرنل مجسٹریٹ کیس (L. J. M. C.) ۱۸۶۔

[3] جس کی رو سے شوہر و زوجہ دیوانی مقدمات میں ایک دوسرے کی جانب سے اور ایک دوسرے کے مقابلے میں گواہی دینے کے قابل ہو گئے دیکھئے نیچے دفعات ۱۶۹ تا ۱۸۲۔

[4] دیکھئے اسٹاپلیٹن بنام کرافٹس ۱۸ کوینس بنچ ۳۶۷۔ باریٹ بنام آلن ۱۰ اکسچیکر ۱۶۰۹ اور میاکنیل بنام ایکٹن ۱۷ جورسٹ صفحہ ۶۶۱۔

[5] دیکھئے پیچھے دفعہ (۸۰)۔

ہونا اور مشتہر کیا جانا۔ ہمارا قانون شہادت دوسرے نظام ہائے شہادت سے صداقت شہادت کے تحفظات اور ضمانتوں میں عام مشابہت رکھتا ہے۔ مثل ان کے اس کی بھی صداقت کی سیاسی تہدیدیں حلف یا اقرار صالح ہیں۔ اس کے بھی پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے ضابطے ہیں۔ ناقابلیت گواہان کے متعلق اس کے قواعد ہیں۔ اور بعض صورتوں میں اس کے قواعد کی رو سے بھی تعدد گواہان ضروری ہے۔ لیکن گواہوں کی دروغ اور غلط بیانیوں پر تمام بندشوں میں سب سے زیادہ موثر وہ ہے۔ جس کی رو سے ان کی شہادت زبانی دوسرے فریق کی موجودگی میں جس کے خلاف وہ پیش ہوتے ہیں۔ دی جاتی ہے۔ اور اس فریق کو ان پر "جرح" کی یعنی اپنے حسب صوابدید اپنے مقدمے کے لیے مفید سوالات کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کسی بیان کے صداقت کے بڑے معیار یہ ہیں کہ اس کے مختلف اجزا میں توافق ہو اور امور بیان کردہ ممکن و اغلب ہوں[1]۔ سرے سے غلط قصے بہت کم کہے جاتے ہیں[2]۔ کسی امر پر جھوٹا رنگ غلط بیانی سے بعض امور کو ترک کرنے اور بعض کو اضافہ کرنے سے چڑھایا جاتا ہے۔ اور صرف اطراف کے حالات کی مکمل اور دور رس تحقیق ہی سے پوری صداقت ظاہر کرائی جاسکتی ہے۔ اور گو جو سوال عدالت کرتی ہے۔ ان سے اکثر بہت ہی قیمتی شہادت حاصل ہوتی ہے۔ اور گو گواہ کے بیان کردہ قصے میں خود کوئی ایسی مغائر یا غیر اغلب بات ہوتی ہے جو کل قصے کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ہم جھوٹ کے پکڑنے کے بہترین مواد کے حصول کی زیادہ تر توقع اسی فریق سے کر سکتے ہیں جس کے خلاف گواہی دی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ اسی کو جھوٹ کے ظاہر کرنے میں دلچسپی ہوتی ہے۔ اور واقعات سے جیسا کہ وہ دراصل واقع ہوئے

[1] مقدمہ دفعہ ۲۴۔

[2] ایضاً دفعہ ۲۶۔

صلہ۸ تھے۔ وہی سب سے زیادہ واقف بلکہ اکثر صرف وہی واقف ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے چونکہ ایک سوال کے جواب پر اکثر دوسرا سوال سوجھتا ہے۔ کسی جھوٹے گواہ کے لیے یہ امر نہایت ہی دشوار ہوتا ہے کہ وہ اپنے قصے کو ایسا بنا کر لائے کہ وہ ہر سوال کے لیے جو اچانک کیا جائے۔ برابر موزوں ہو[1]۔

دوسری بڑی روک ہماری عدالتی کارروائیوں کا علانیہ ہوتا ہے۔ ہماری عدالت ہائے انصاف سب کے لیے کھلی ہیں۔ اور فوجداری مقدمات میں تو اعلان کے ذریعے سے تماشا بینوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ اگر ملزم سے متعلق ان کے پاس کوئی شہادت ہے تو اس کو پیش کریں۔ اس طریقے کے فواید بہت ہیں۔ ایک ایسے مصنف[2] جن کا اس کتاب میں بار بار حوالہ دیا گیا ہے کہتے ہیں کہ "بہت سی صورتوں میں یا کہیے کہ اکثر صورتوں میں (تمام صورتوں میں سوائے ان صورتوں کے جن میں گواہ جھوٹ پر کمر باندھ کر کامل یقین کے ساتھ ہر اس شخص سے یقیناً واقف ہو جائے۔ جو اس کے مجوزہ بیانات کی ممکنہ طور پر تردید کر سکتا ہو) گواہوں کے اظہار یا بیانات کا علانیہ ہونا جھوٹ اور غلطیوں پر بندش کا کام دیتا ہے۔ وہ چونکہ اپنے کو ہزاروں آنکھوں سے گھرا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جہاں وہ جھوٹا قصہ کہنے کی جرأت کرے۔ ہزاروں زبانوں سے اس کی مخالفت کی جائے گی۔ بہت سے پہچانت کے چہروں اور ہر اجنبی چہرے میں اس کو پکڑے جانے کا ایک ممکن ماخذ نظر آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے جس سچ کو وہ دبانے کی کوشش کرتا ہے کسی غیر معلوم جگہ سے ظاہر ہو جاتی

---

[1] گواہوں پر سوالات کرنے کے قانون عمومی کے طریقے کے فواید بہ نسبت اس طریقے کے جو قانون روما اور کلیسائی قانون میں اور سابق میں ہمارے بھی کلیسائی و نصفتی عدالتوں وغیرہ میں رائج تھا بنتھم نے اپنی کتاب عدالتی شہادت کی تیسری جلد میں قابلیت سے بتلائے ہیں۔

[2] بنتھم کی کتاب عدالتی شہادت جلد ۱ صفحہ ۵۵۲ - اسی کی کتاب جلد ۲ باب ۱۰ دفعہ ۲ دیکھیے جس میں عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کے فواید کو نہایت وضاحت سے بتایا گیا ہے۔

اور اس کو حیران و پریشان کر دیتی ہے۔[۱]

جیسا کہ اچھی طرح معلوم ہے اس خصوص میں رومی قانون[۲] اور کلیسائی قانون کا عمل ہمارے عمل سے کلیتہً جدا ہے۔ جج یا کوئی عہدہ دار عدالت گواہوں کا اظہار تنہائی میں لیتا ہے۔ اور ان کے اظہارات کو ترتیب دے کر اس عدالت کو جہاں مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ بھیج دیتا ہے اور یہی نظام چند ترمیمات کے ساتھ ہمارے عدالت ہائے انصاف میں قوانین محکمہ جات عدالتی سے پہلے رائج تھا۔[۳] ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں رہی ہے۔ جو ہمارے قانون عمومی کے نظام کو بہت برا کہتے ہیں۔ اور استدلال کرتے ہیں کہ ۸۷
تحریری اظہارات راز میں لینا ہی عین انصاف ہے۔ لیکن جب ان کے تمام دلایل کی جانچ کی جاتی ہے تو خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ یہ دانشمندی ہے کہ اتفاقی و استثنائی شر سے بچنے کے لیے یقینی و مستقل خیر کی قربانی کر دی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب گواہوں کو اپنے جوابات کی توضیح کرنے کہا جاتا ہے۔ اور ایک سوال کے بعد دوسرا سوال کیا جاتا ہے۔ تو ایک جھوٹا گواہ اپنے جوابات کو حالات کے موافق کر سکتا ہے۔ اسی لیے گواہ کو جسے غلط سمجھا گیا ہو

۱۔ ۱۸۴۸ء کے دو تعزیراتی قانون۔ قانون جرایم قابل چالان (۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۴۲) اور قانون تحقیقات سرسری (۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۴۳) عدالتی کارروائیوں کے مشتہر کیے جانے کے متعلق قابل لحاظ طور پر مختلف ہیں۔ پہلے میں دفعہ ۱۹ کی رو سے حکم ہے کہ وہ مقام جہاں نظما مقدمہ سپرد کرنے سے پہلے ملزم کے خلاف بادی النظری شہادت ہونے کی ابتدائی تحقیقات کرتے ہیں وہ "کھلی عدالت" نہیں ہوگا۔ اور دوسرے کے دفعہ ۱۲ کی رو سے حکم دیا گیا ہے کہ وہ مقام جہاں نظما خود سزا سناتے ہیں کھلی عدالت ہوگا۔

۲۔ سول لا (رومی قانون) سے مراد قانون روما کی وہ شکل ہے جو بر یورپ میں صدیوں رائج رہا۔ قدیم رومنوں کا عمل بڑی حد تک ہمارے عمل سے مشابہ تھا۔ دیکھیے قوانین ۲۵-۱۶۔ ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ سطر ۱۔ دفعات ۳ و ۴ (Inst orat.) مصنفۂ کوئنٹیلیس کتاب ۵ باب ۷۔ اور ڈیوس کی کتاب اصول قانون کلیسائی جلد ۲۔ کتاب ۳ عنوان ۹ دفعات ۱۷ و ۱۸ الطبع پنجم۔

۳۔ نیچے دفعات ۱۰۲ تا ۱۰۵۔ جہاں ان ترمیمات کو نقل کیا گیا ہے۔

موقع نہ دو کہ عدالت وسوال کنندہ کے روبرو اپنے کو صحیح کر سکے ۔ گویہ صحیح ہو کہ تمام اشخاص زبان پر قادر نہیں ہوتے ۔ اور ہمارے قابل ترین اشخاص بھی اکثر اپنے خیالات کی ترجمانی صحیح طور پر نہیں کرتے ہیں ۔ نیز ایک ایماندار مگر خائف ۔ یا کمزور دل کا گواہ اپنے موقع کی ندرت سے اتنا متاثر ہو سکتا ہے۔ یا اپنے جرح کنندہ سے اتنا دب سکتا ہے کہ گواہی دینے کے قابل نہ رہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود اس سے اس کی تردید کرائی جائے۔ اسی لیے رومی و کلیسائی قانون کے عمل کے حامی کہتے ہیں۔ کہ شرم کے اس احساس کو جو لوگوں میں اس جھوٹ کے کہنے سے اکثر روکتا ہے۔ جس کو وہ بغیر شرمائے خلوت میں کہہ دیتے ہیں۔ تمام گواہوں کے قلوب سے جو عدالت ہائے انصاف میں آتے ہیں مٹا دینا چاہیئے ۔ اور ہم کو اس نامعلوم روشنی کو بھی بند کردینا چاہیئے جو گواہوں کے طرز عمل سے ہر قسم کی زبانی گواہی پر پڑتی ہے۔ بہت ہی کم تجربے سے بھی یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ گواہ کہتا ہے وہ بہ نسبت اس کے طرز و ڈھنگ کے بہت ہی کم اہم ہوتا ہے۔ نیز جب جرح کے صبر آزما ہونے کی وجہ سے انصاف کو شکست ہوتی ہے تو یہ قصور جج کا ہوتا ہے۔ جس کا فرض تھا کہ گواہ کا دل بڑھاتا ۔ اور اس کو اطمینان دلاتا ۔ اس کے علاوہ گواہ کو دبانا اور ستانا ۔ اس کے اعتبار کو ساقط کرنے سے بالکل جدا ہی امر ہیں۔ ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جرح ۔ جج و جوری کی موجودگی میں کی جاتی ہے۔ جو یہ معلوم کرنے کے لیے ہوشیار بیٹھے رہتے ہیں کہ آیا گواہ کی گھبراہٹ اور اس کا تذبذب جھوٹی شرم یا غلطی کی وجہ سے ہے یا جھوٹ کی وجہ سے ۔ خلوت میں اظہار لینے کے اکثر فائدے (اس کے خطرات کے بغیر) گواہوں کا اظہار ایک دوسرے کی سماعت سے باہر لینے سے حاصل ہو جاتے ہیں ـــــ اور یہ ایسا عمل ہے جس کو قانون عمومی کی عدالتیں جب گواہوں میں سازش کا شبہہ ہوتا ہے۔ یا ایک کی گواہی سے دوسروں پر خطرناک اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ اختیار کرتی ہیں۔

دفعہ ۱۰۱۳ : لیکن وہ اصول جس کی رو سے مقدمے کے وقت گواہوں کی

موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ گو کتنا ہی قیمتی ہو۔ تمام حالات میں اس پر سختی سے
عمل کرنے سے انصاف میں خلل ہوگا خصوصاً یہ خلل ان مقدمات میں
واقع ہوگا جن میں گواہ کی سمندر پار یا غیر حاضری سے اس کی موجودگی عملاً یا
بعض وقت قطعاً غیر ممکن ہوتی ہے۔ یا تو اس اصول کی مسلسل متابعت صـ ۸۸
کی برائیوں کی وجہ سے جو گو اول زمانے میں کم محسوس ہوتے تھے یا اس وجہ
سے کہ ہمارے قدیم قانون دانوں نے شہادت پر نسبتاً کم توجہ کی۔ یہ یقینی امر
ہے کہ قانون عمومی نے اس موضوع پر بہت ہی کم۔ بلکہ کچھ بھی احکام وضع
نہیں کئے۔ لیکن جدید قانون سازی کی رو سے بہت اصلاحات ہوئی ہیں۔
اسکاٹ لینڈ سے اتحاد۔ اور ہماری ہندوستانی سلطنت کے کامل قیام
کے بعد۔ قدیم نظام کے خامیوں کی برائیاں اتنی زیادہ ہوگئیں کہ ان سے اعراض
نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور قانون ایسٹ انڈیا کمپنی (۱۳ جارج سوم باب ۶۳)
میں بہت سے احکام اس مقصد سے وضع کئے گئے پہلے تو یہ قرار[۱] دیا گیا۔
کہ جرائم خفیف کے لیے تمام ایسے قابل چالان مقدمات میں جن کا ارتکاب
ہندوستان میں کیا گیا ہو۔ اور جو عدالت کنگز بنچ میں رجوع کیے جائیں
عدالت مستغیث یا مدعی علیہ کی جانب سے درخواست پر حکمنامہ تحکمی کے
ذریعے سے ہندوستان کے چند ججوں کو جن کا ذکر اس حکمنامے میں ہوگا۔ حکم
دے گی کہ گواہوں کے اظہار۔ اور ان مقدمات کے چالانات میں لگائے
ہوئے الزامات کے متعلق شہادت حاصل کرنے کے لیے عدالت کا ایک
اجلاس کرے۔ جس میں گواہوں کا اظہار زبانی ہوگا۔ اور عوام کے سامنے
لیا جائے گا۔ اور بعد میں ان اظہارات کو عدالت کا حلف اٹھایا ہوا
عہدہ دار لکھے گا اور عدالت کنگز بنچ کو روانہ کرے گا۔ جہاں وہ قابل ادخال
شہادت ہوں گے۔ پڑھے جائیں گے۔ اور ان کے متعلق سمجھا جائے گا
کہ وہ اتنی ہی اچھی اور قابل ادخال شہادت ہے کہ گویا گواہوں کا اظہار

[۱] دفعہ ۴۰۔

عدالت کنگز بنچ ہی میں لیا گیا۔ اور ایک بعد کے دفعہ[1] کی رو سے حکم دیا گیا کہ جب کوئی شخص ملک معظم کی کسی عدالت موقوعۂ ویسٹ منسٹر میں کوئی نالش کرے۔ جس کی بنا ہندوستان میں پیدا ہوئی ہو۔ تو یہ عدالتیں درخواست دیے جانے پہ ایسے ہی حکمنامے انھیں ججوں کے نام گواہوں کے "حسب مذکورۂ بالا" اظہار وغیرہ کے لیے جاری کریں گی۔ اور یہ اظہار اسی طرح مقدمے کی اس ملک میں سماعت کے وقت پڑھے وغیرہ جائیں گے۔ ایک دوسرے دفعہ کی رو سے[2] یہ حکم ہے کہ "کوئی ایسے اظہارات جو اس قانون کی متابعت میں لیے اور روانہ کیے جائیں گے۔ کسی ایسے مقدمے میں جس کی سزا موت ہو قابل ادخال شہادت نہیں ہوں گے۔ سوائے ایسے ان مقدمات کے جو پارلیمنٹ میں رجوع کیے گئے ہوں۔"

دفعہ ۱۰۲: یہ ظاہر ہے کہ یہ قانون خامیوں کی اصلاح میں بہت دور رس نہیں تھا۔ اور بہت سے دوسرے قوانین ایسے ہی احکام کے ساتھ ــــ مثلاً ۴۲ جارج سوم باب ۸۵ اور یکم جارج چہارم باب ۱۰۱ ــــ وقتاً فوقتاً چند خاص قسم کے مقدمات کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے وضع ہوتے گئے۔ لیکن کوئی عام طور پر موثر احکام۔ قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۳۱ء (یکم ولیم چہارم باب ۲۲) کے وضع ہونے تک نہیں بنائے گئے۔ اس قانون کا عنوان یہ تھا کہ "قانون جس کی رو سے قانون کی عدالتوں کو سوال بندوں یا اور طریقے سے گواہوں کے اظہار لینے کا اختیار ہوگا۔" پہلے دفعہ کی رو سے حکم دیا گیا کہ گواہوں کے اظہار سے متعلق تمام وہ اختیارات جو قانون ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۷۷۲ء (۱۳ جارج سوم باب ۶۳) کی رو سے حاصل تھے تمام نوآبادیات کو جو خارجہ ممالک میں ملک معظم کی قلمرو میں داخل ہوں۔ ص ۸۹

[1] دفعہ ۴۴۔

[2] دفعہ ۴۵۔

اور وہاں کی مختلف عدالتوں کے ججوں کو بھی حاصل رہیں گے اور ان تمام نالشات سے متعلق ہوں گے۔ جو ویسٹ منسٹر کی کسی قانونی عدالت میں دائر کئے جائیں گو بنائے دعویٰ کسی ملک میں پیدا ہوئی ہو۔ اور گو وہ اس ملک کی عدالت کے حد اختیار سماعت کے اندر پیدا ہوئی ہو۔ جس کے ججوں کو کمیشن بھیجا جائے گا یا کہیں اور ـــــ مگر یہ ظاہر ہونا ضروری ہے کہ ان امور کے لیے جن کی بابت حکمنامے کی درخواست دی گئی ہو۔ گواہوں کا اظہار بذریعۂ کمیشن اغراض عدل گستری کے لیے ضروری یا مناسب ہے۔

دفعہ ۱۰۳ : قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۳۱ء میں اور بھی احکام ہیں۔ جو اس سے زیادہ اہم اور وسیع ہیں۔ دفعہ (۴) کی رو سے عدالتوں اور ججوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ فریقین مقدمہ میں سے کسی کی درخواست پر ناظر عدالت یا کسی اور شخص کے روبرو جس کا ذکر حکمنامے میں ہوگا۔ سوال بندوں یا اور طریقے پر ایسے گواہوں کا جو عدالت کے حد اختیار سماعت کے اندر رہوں۔ اظہار حلفی لینے کا حکم دیں یا یہ حکم دیں کہ گواہوں کا اظہار سوال بندوں یا اور طریقے پر لینے کے لیے کوئی کمیشن حد اختیار سماعت سے باہر کسی مقام کو بھیجا جائے۔ اور اسی حکم یا بعد کے کسی حکم کے ذریعے سے ایسے اظہار کے وقت مقام۔ اور طریقے کے متعلق ہدایات دیں[1]۔ گواہوں کے اظہار کے متعلق حکم ہے کہ وہ حلفی ہوگا۔ یا ان صورتوں میں جن میں قانون اجازت دیتا ہے۔ اقرار صالح پر مبنی ہوگا۔ اور جو اشخاص جھوٹی شہادت

لہ۔ اس دفعہ کو اطلاق دیتے وقت عدالت بعض سوال بندوں کو نامنظور کرے گی۔ اگر ان کی وجہ سے اس کی رائے میں کوئی گواہ کمیشن کے روبرو گواہی دینے سے باز رہے گا یا کمیشن کی منظوری کے بعد۔ اور اس کی تعمیل سے پہلے وہ ایسے جوابی سوال بندوں کو بھی نامنظور کرے گی جو اس کی دانست میں نامناسب ہوں اسٹاکس بنام ایلس ۸۔ کوئینس بینچ ۵۴۴۔

دیں وہ دروغ حلفی کے مرتکب سمجھے جائیں گے[1]۔ لیکن اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گواہوں کے اظہار لینے کے اس اختیار کا بیجا استعمال ہو۔ قانون عمومی کے باضابطہ عمل کو منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا گیا[2] ہے کہ کوئی اظہار حلفی جو اس قانون کی متابعت میں لیا جائے کسی مقدمے کی شہادت میں پڑھا نہیں جائے گا۔ بغیر اس فریق کی منظوری کے جس کے خلاف وہ پیش کیا جاتا ہے۔ بجز اس کے کہ یہ ظاہر ہو کہ (۱) اظہار دینے والا عدالت کے اختیار سماعت سے باہر ہے یا فوت ہو گیا ہے یا دایم المریض ہونے یا کسی مستقل عارضے کی وجہ سے مقدمے کی پیشی پر حاضر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور (۲) یہ کہ ملزم اظہار کے وقت موجود تھا۔ اور اس کو اظہار دینے والے پر جرح کا موقع حاصل تھا۔ اور یہ دوسرا حکم ایک طویل اور پیچیدہ ترمیمی قانون[3] کی رو سے اس ترمیم سے محدود کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر ملزم کو اظہار کی اطلاع تھی۔ اور جرح کا موقع مل سکتا تھا تو یہ کافی ہوگا۔"

دفعہ ۱۰۳ : اس خصوص میں اور مزید اصلاحات قانون شہادت ص۱

بذریعہ کمیشن ۱۸۵۹ء (۲۲ وکٹوریا باب ۲۰) کی رو سے کی گئیں اور اب عالیہ عدالت کے قواعد کی رو[4] سے یہ حکم دینے کے بعد کہ کسی مقدمے کی سماعت یا کسی ہرجانہ کے تعین کے وقت فریقین میں کسی معاہدے کی عدم موجودگی کی صورت میں گواہوں کا اظہار کھلی عدالت میں زبانی لیا جائے گا۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ :-

"عدالت یا جج کسی وقت کافی وجہ کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کہ کوئی خاص

---

[1] ۔ دفعہ ۷ ۔

[2] ۔ دفعہ ۱۰ ۔

[3] ۳۰ و ۳۱ وکٹوریا باب ۳۵ دفعہ ۶ ۔

[4] قواعد عالیہ عدالت حکم ۳۷ قاعدہ ۱ ۔

واقعہ یا واقعات حلف نامے کے ذریعے سے ثابت کیے جائیں یا یہ کہ کسی گواہ کا حلف نامہ کسی مقدمے یا سماعت کی نوبت پر ایسے شرائط کی پابندی کے ساتھ جو عدالت مناسب سمجھے پڑھا جائے۔ یا یہ کہ کسی گواہ کا بیان جس کی عدالت میں حاضری کو عدالت کافی وجوہات کی بنا پر غیر ضروری سمجھے سوال بندوں یا اور طریقے پر کسی کمشنر یا اظہار لینے والے کے روبرو کیا جائے۔ بشرطیکہ جب عدالت یا جج کو یہ معلوم ہو کہ فریق ثانی نیک نیتی سے کسی گواہ کی عدالت میں حاضری جرح کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ تو کوئی حکم ایسے گواہ کا بیان بذریعۂ حلف لینے نہیں دیا جائے گا۔"

دفعہ ۱۰۵: قدیم قوانین اور ۲ فلپ ومیری باب ۱۳ دفعہ ۴ - اور ۲ و ۳ فلپ ومیری باب ۱۰ دفعہ ۲ کی رو سے حکم دیا گیا تھا کہ نظمائے امن کو جن کے روبرو کسی شخص کو جرم سنگین کے الزام پر چالان کیا جائے چاہیے کہ حراست میں بھیجنے یا ضمانت پر چھوڑنے سے پہلے واقعات اور حالات کے متعلق ملزم کا بیان اور ان لوگوں کی اطلاعیں جو اس کو پیش کریں سنیں۔ اور ان کو یا ان کے اتنے حصے کو جو جرم سنگین کے ثبوت کے لیے اہم ہو۔ ضبط تحریر میں لائیں وغیرہ۔ ۷ جارج چہارم باب ۶۴۔ دفعات ۲ و ۳ کی رو سے یہ قوانین منسوخ کیے گئے۔ انھیں دوبارہ وضع کیا گیا۔ اور ان کے احکام کو جرائم خفیف تک وسعت دی گئی۔ اور یہ موخر الذکر قانون بھی قانون جرائم قابل چالان ۱۸۴۸ء (۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۴۲) کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ اور اس میں ترمیم کی گئی اور اس کی رو سے حکم دیا گیا[1] کہ جب کسی شخص پر کسی جرم قابل چالان کا الزام کسی ناظم امن کے روبرو لگایا جائے اور اس کے خلاف گواہوں کا حلف یا اقرار صالح پر مبنی بیان لیا جائے۔ ان کی شہادت کو ضبط تحریر میں لایا جائے۔ ان کے اظہارات کو پڑھ کر سنا دیا جائے۔ اور

[1] دفعہ ۱۷۔

ان پر ان کے اور اظہار لینے والے جج کے دستخط ہو جائیں" تو کسی ایسے ملزم کے چالان
پر اگر قابل اعتبار گواہوں کے حلف یا اقرار صالح پر مبنی بیان سے ثابت ہو کہ
کوئی گواہ جس کا حسب مذکورۂ بالا اظہار لیا گیا ہو فوت ہو گیا ہے یا اتنا
بیمار ہے کہ سفر نہیں کر سکتا ہے[1]۔ اور اگر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ایسا اظہار ملزم کی
موجودگی میں لیا گیا تھا۔ اور وہ یا اس کے وکیل کو گواہ پر جرح کرنے کا پورا موقع ص ۹۱
تھا تو ایسے اظہار پر اس جج کے دستخط ہونے کی صورت میں جس نے یا جس کے
حکم سے وہ اظہار لیا گیا تھا۔ یہ جائز ہوگا کہ ایسے اظہارات کو ایسے چالانات
میں بطور شہادت بغیر مزید ثبوت پڑھا جائے۔ بجز اس کے کہ یہ ثابت
ہو کہ فی الحقیقت ایسے اظہار پر اس جج کے دستخط نہیں ہیں جس کے دستخط
وہ معلوم ہوتے ہیں۔" قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۶۷ء کے دفعہ (۶)
کی رو سے اس قانون کو وسعت دی گئی۔ مگر صرف خطرناک بیماری
کی حد تک۔ اور اس شخص کو جو صرف معذور ہو گیا ہو اور چلنے پھرنے کے
قابل نہ ہو اس کے تحت نہیں لایا گیا[2]۔

دفعہ ۱۰۶ : عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کے ادارے کا مفید

اثر صرف گواہوں ہی تک محدود نہیں۔ جج پر بھی اس کا اثر کم نمایاں نہیں۔
بنتھم[3] کہتے ہیں کہ "وہ اس کی اخلاقی قوتوں پر ایک بندش کا کام دیتا ہے
کھلی طرف داری یا کسی بھی شکل میں بددیانتی سے اس کو روکتا ہے۔ اس کی

---

[1] یہ رائے کہ گواہ کی ضعیفی اور گھبراہٹ کی وجہ سے عدالت میں اس کا اظہار لینا مخدوش ہے۔ اس دفعہ کے تحت کافی وجہ اس کے اظہار کے پڑھے جانے کی نہیں ہے ملکہ بنام فاول ۱۸۸۴ء ۲۳ لا جرنل انگلش مجسٹریٹ کیس ۹۴۔

[2] دیکھئے سالیسٹر جرنل مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بہ صفحہ ۴۴۲۔ فرانس کے مجموعۂ احکام تعزیرات دفعہ ۸۳ کی رو سے حکم ہے کہ جب کبھی طبی عہدہ دار کے صداقت نامے سے ثابت ہو جائے کہ گواہ پر سمن حاضری کی تعمیل ناممکن ہے تو خود جج کو گواہ کے مکان پر اس کا اظہار لینا چاہیئے۔

[3] عدالتی شہادت جلد ۱ صفحات ۵۲۳۔ ۵۲۵۔

ذہنی قوتوں پر نہ ایک تازیانہ ہوتا ہے۔ انتھک محنت کی عادت پر اس کو
راغب کرتا ہے۔ جس کے بغیر اس کی توجہ کبھی اس کے معیار فرض کے ہم پلہ
نہیں ہو سکتی۔ تاخیر، تکلیف و صرف کے بار گراں میں اضافہ کئے بغیر وہ
خود آزمانے والے جج کی آزمائش کرتا ہے۔ شہرت کی سرپرستی کی وجہ سے
قانون کی عدالت میں ابتدائی مقدمہ اور رائے عامہ کی عدالت میں
اس کا مرافعہ ایک ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ ایک غیر منصف مزاج جج
(نہیں — ایک ایسا جج جو بصورت دیگر غیر منصف مزاج ہوتا) جتنے
تماشبینوں کو اپنی عدالت میں دیکھتا ہے۔ اتنوں ہی کو اپنی غیر منصفی کا گواہ
محسوس کرتا ہے۔ اتنے ہی اشخاص کو اپنی تجویز کی مستعدی سے تعمیل کرنے والے
اور سرگرمی سے اس کا اعلان کرنے والا پاتا ہے۔ برخلاف اس کے فرض
کیجئے کہ کارروائی پوری طرح مخفی ہوتی، اور عدالت اس موقع پر صرف
ایک جج سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لازماً وہ جج کاہل و خودسر ہو جاتا۔ اس کا
میلان گو کتنا ہی برا ہوتا۔ لیکن اس پر کوئی روک نہیں ہوتی یا کم سے کم کوئی
موثر روک نہیں ہوتی... شہرت کا ایک مزید فائدہ یہ ہے کہ وہ جج کی
نیک نامی کی (اگر وہ بے قصور ہو) شہادت کو غلط سمجھنے یا نہ سمجھنے کے
حیلے سے جھٹلا دینے کے الزام کے خلاف ضمانت ہوتی ہے۔ اگر یہ تحفظ
نہ ہو تو جج کی نیک نامی تہمتوں کا دائمی شکار رہے گی۔ اور جواب دہی
ممکن ہی نہیں ہو گی...... ایک اور فائدہ (جو مقصد موجودہ کے لیے تو
ضمنی ہے۔ لیکن اتنا زیادہ اہم ہے کہ بغیر ذکر اس کو چھوڑا نہیں جا سکتا)
ص ۹۲ یہ ہے کہ شہرت کی وجہ سے مندر انصاف اپنے وظائف میں ایک
نہایت ہی اعلیٰ درجے کے مدرسے کا اضافہ کرتا ہے۔ جہاں اخلاقیات کی
اہم ترین شاخیں نہایت ہی موثر طریقے پر سکھائی جاتی ہیں۔ یہ ایک
تھیٹر ہوتا ہے جہاں تخیل کے کھیلوں کے بجائے اصل زندگی کے تماشے
ہوتے ہیں۔ لوگ وہاں محض اپنے تجسس کی وجوہ تحریک کی بنا پر
آتے ہیں اور بغیر ارادے اور بغیر واقف ہونے کے معاشری و تعلیمی

وجہ تحریک یعنی حُبِّ انصاف سے کم و بیش متاثر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱۰۷۔ اکثر یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کے اس اصول کا ایک استثنا ہونا چاہئیے۔ یعنی ان صورتوں میں جن میں شہادت پیش شدہ لازمی طور پر فحش قسم کی ہوگی۔ مثلاً عدالتِ طلاق کے مقدمات میں یا زنا بالجبر اور اسی قسم کے دوسرے مقدمات میں۔ مگر یہ استثنا زیادہ تر ان لوگوں کے خیال سے تجویز کیا جاتا ہے۔ جو کارروائیوں کی رپورٹس اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ نہ کہ ان لوگوں کے خیال سے جو شہادت پیش شدہ کو خود سنتے ہیں۔ عدالت طلاق کلیسائی عدالتوں کی مثال پر عمل کرتے ہوئے نکاح کو کالعدم ٹھیرانے کے مقدمات[1]۔ اور افادۂ حقوق زنا شوئی کی نالشات[2] کو خلوت میں سنا کرتی تھی۔ لیکن فسخ نکاح کے مقدمات کو اس طرح پر سننے کا اس کو اختیار نہیں تھا[3]۔ زنا بالجبر یا ایسے ہی دوسرے جرائم کی سماعت پر عورتوں اور بچوں سے اکثر عدالت سے چلے جانے کہا جاتا ہے۔ لیکن سوائے قوانین موضوعہ کے (مثلاً قانون اطفال ۱۹۰۸ء دفعہ ۱۱۔ یا قانون زنا کاری با اقربائے قریبی ۱۹۰۸ء دفعہ ۵) عوام کو عدالت سے ہٹا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ بجز ان مقدمات کے جو مجنونوں اور عدالت کے زیر ولایت نابالغوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ یا ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے علانیہ ہونے سے کارروائیوں کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ (دیکھئے اسکاٹ بنام اسکاٹ (Scot v. Scot.) ۱۹۱۳ء۔ مقدمات مرافعہ ۴۱۷۔) فی الجملہ ہماری رائے میں مقدمات کی مخفی سماعتیں ناانصافی کے

---

[1] سی بنام سی۔ ۲۸ لا جرنل۔ پروبیٹ اینڈ مارئج (L. J. P. &M.) ۲۰۔

[2] ڈے بنام ڈے لارپورٹ ۳ پروبیٹ ۲۳۰۔

[3] سی بنام سی۔ اوپر کا حوالۂ مذکورہ۔

شبہے کی وجہ سے جو ان سے پیدا ہوتا ہے۔ اتنی بڑی برائیاں ہیں کہ بہتر ہے کہ عوام کو نہ ہٹایا جائے۔ اور یہ کہ مقصد مطلوبہ اخباروں کی رپورٹس پر نگرانی قائم کرنے سے کافی حد تک حاصل ہو جاتا ہے۔

ص ۹۳

حصہ دوم

انگریزی قانون شہادت کے نشو نما و ترقی کی تاریخ۔ اس کی موجودہ حالت اور آئندہ کے توقعات

	صفحہ اصل کتاب ترجمہ
اس حصے کا مقصد	۱۵۶-۹۴
قدیم و جدید نظامات میں فرق	۱۵۷-۹۳
قواعد شہادت یا تو اصلی ہیں یا منقولی	۱۵۹-۹۴
اصلی قواعد شہادت	۱۵۹-۹۴
صرف تین	۱۵۹-۹۵
ان کا عالمی طور پر تسلیم کیا جانا	۱۶۰-۹۵
منقولی قواعد شہادت	۱۶۰-۹۵
تعداد میں بہت زیادہ ہیں	۱۶۰-۹۵
بعض تو اتنے ہی عالمی ہیں جتنے اصلی	۱۶۰-۹۵
بعض بہت کم . . .	۱۶۱-۹۶
یہ اصول عرصۂ دراز سے اچھی طرح معلوم ہیں۔	۱۶۳-۹۷

	صفحات اصل کتاب ترجمہ
ماخذ "قانون شہادت".	۱۶۴-۹۷
اس کی خاص خصوصیت قواعد شہادت قواعد قانون ہوتے ہیں	۱۶۸-۱۰۰
اس اصول کی تدریجی ترقی	۱۶۸-۱۰۰
اس اصول کی تاریخ جو سنی سنائی شہادت کو نامنظور کرتا ہے	۱۷۰-۱۰۱
پچھلی دو صدیوں میں قانون شہادت کے دوسرے حصوں کی ترقی	۱۷۲-۱۰۲
عدالت نصفت میں شہادت بذریعۂ بیان حلفی . . .	۱۷۳-۱۰۲
انگلستان میں قانون شہادت کی آہستہ ترقی کا سبب	۱۷۳-۱۰۲
قانون کے اصلی قواعد اضافی قواعد سے	

پہلے بنتے ہیں . . . ۱۰۳-۱۷۳
ہمارے جدید نظام قانون شہادت کے قایم ہونے ثانوی اسباب ۱۰۳-۱۷۴
عدالتی شہادت کا انگریزی نظام فی الجملہ ایک شریفانہ نظام ہے ۱۰۴-۱۷۵
اس نظام کے نقایص ۱۰۴-۱۷۶
قوانین موضوعہ کی فہرست ۱۰۶-۱۷۹

دفعہ ۱۰۸ : اس حصے میں قصد ہے کہ اس ملک میں قانون شہادت کے نشو نما و ترقی کا پتا چلایا جائے اور آخر میں اس کی موجودہ حالت اور آیندہ کے توقعات کے متعلق چند خیالات کا اظہار کیا جائے[1]۔

دفعہ ۱۰۹ : ان میں سے پہلے موضوع کے متعلق ہمارے جدید تصانیف میں سوائے چند مقولات کے جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ متوافق بھی نہیں ہیں۔ کچھ اور نہیں پایا جاتا۔ مقدمۂ ملک بنام باشندگان ارسول[2] (R.v. The Inhabitants of Eriswell) میں جو ۱۷۹۰ء میں فیصل ہوا لارڈ کنین میر مجلس (Lord Kenyan, C.J.) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے کہا کہ "قواعد شہادت کی پختگی قرنوں کی دانشمندی کا نتیجہ ہے۔ اور اب ان کی عزت ان کی قدامت اور عقل سلیم کی وجہ سے جس پر وہ مبنی ہیں کی جاتی ہے۔ اور مقدمۂ بویرمان بنام رادی نیس[3] (Bauermen v. Radenius) میں جو تقریباً آٹھ سال بعد فیصل ہوا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں لارڈ ماکلس فیلڈ (Lord Macclesfield) نے کہا تھا کہ تاریخی نشانات کو مٹانے کا نہایت ہی موثر طریقہ قواعد شہادت میں اختراعات کرنا ہے"۔ اور یہی ان کا بھی قول ہے۔ لیکن یہ آج کل کی عام رائے نہیں ہے

[1] دوسرے ممالک میں شہادت کی تاریخ پر دیکھیے "شہادت پر تاریخی مضمون" مصنفہ لیگا شل مطبوعہ پارس ۱۸۶۳ء
[2] ٹائمز لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۰۷-۷۲۱۔
[3] ٹائمز لا رپورٹ جلد ۷ صفحات ۶۶۳ و ۶۶۷۔

جس کے مطابق ہمارے نظام عدالتی شہادت کو کلیتہً جدید ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اور مقدمۂ لو بنام جو لف[1] (Lowe V. Jolliffe) میں جو اول الذکر مقدمے کے کم و بیش تیس سال پہلے فیصل ہوا تھا۔ لارڈ مانسفیلڈ چیف جسٹس (Lord Mansfield C. J.) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے سماعت مقدمہ کے وقت اعلان کیا کہ عدالت کا اجلاس وہاں اس وقت اس لیے نہیں ہوا ہے کہ وہ قواعد شہادت کو سڈرفن اور کیبل (Siderfin and Keble) سے سیکھے۔ سڈرفن کے یہ رپورٹ ان کے اس اعلان سے تقریباً سو سال پہلے شروع ہو چکے تھے۔ سنہ ۱۸۲۰ء میں ملکۂ کارولن (Queen Caroline) کے خلاف کارروائی میں ایبٹ میر مجلس (Abbot C.J.) نے دارالامرا کے ایک سوال کا ججوں کی جانب سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کی دانست میں یہ شہادت کا ایک اصول ہے جو اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انگلستان کے قانون عمومی کا کوئی اور حصہ۔ کہ مضامین دستاویز کو اگر دستاویز موجود ہو تو خود اس کو پیش کر کے ثابت کیا جاتا ہے۔ زبانی شہادت سے ثابت نہیں کیا جا سکتا" برخلاف اس کے فلپس و ایماس (Messrs Phillipps and Amos) کی کتاب شہادت[3] میں سنہ ۱۸۳۸ء میں طبع ہوئی یہ کہا گیا ہے کہ وہ قانون شہادت جس کے مطابق آج کل عدالتوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ تقریباً تمام تر لارڈ ریمنڈ سا کلڈ اور اسٹرینج (Lord Raymond, salkeld and strange.) رپورٹ کنندگان کے زمانے کے بعد بنا ہے۔ یعنی اس زمانے میں جو انقلاب سنہ ۱۶۸۸ء کے کچھ ہی بعد شروع ہوا۔ اور جارج دوم کے عہد حکومت کے بڑے حصے کے

---

[1] ولیم بلاکسٹن جلد ا صفحہ ۳۶۶۔

[2] براڈرب و بنگھام رپورٹس (Broderip & Bingham Reports) جلد ۲ صفحہ ۲۸۹۔ دیکھئے نیچے دفعات ۲۷۴ تا ۲۹۱۔

[3] صفحہ ۳۳۵۔

گزر جانے کے بعد ختم ہوا۔ اور شہادت مصنفۂ فلپس (Phillipps on Evidence) کے طبع دہم میں جو ۱۸۵۲ء میں طبع ہوئی۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اہم اصول جو سنی سنائی شہادت کو مسترد کرتا ہے۔ بہت قدیم نہیں ہے[1]۔ اور اول ترین مقدمات میں سے ایک جس میں اس پر عمل کیا گیا وہ سامسن بنام یارڈلے (Samson v Yardley) میقات ایسٹر ۱۹ چارلس دوم ۲ کیبل ۲۲۳ ہے

دفعہ ۱۱۰: صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ گو "قانون شہادت" نسبتہً جدید زمانے کی پیداوار ہے۔ لیکن اکثر بڑے اصول جن پر وہ مبنی ہے قدیم زمانے سے معلوم تھے۔ اور تسلیم کیے جاتے تھے۔ اور نظام قدیم کی ماہیت اور جدید نظام کے فوائد دکھلانے کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ ان اصولوں کی جانچ کی جائے۔

دفعہ ۱۱۱: عدالتی شہادت سے متعلق تمام قواعد کو اصلی و منقولی دو قسموں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ اول الذکر اس امر سے متعلق ہوتی ہے۔ جس کو ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر طریقۂ ثبوت یا اس کو ثابت کرنے کے طریقے سے متعلق ہوتی ہے۔ اول الذکر کے قاعدے صرف تین ہیں۔ (۱) شہادت پیش کردہ کلیتہً امور نزاعی سے متعلق ہونی چاہئے۔
(۲) بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو اگر فریقین کی جانب سے شہادت ص ۹۵
نہ پیش ہو تو مقدمہ ہار جائے گا۔ اور (۳) جس فریق پر بار ثبوت ہو۔ اس کے لیے یہ کافی ہے کہ مغز سخن یا امر تنقیح طلب کو ثابت کرے۔ اغراض عدل گستری کے لیے یہ قواعد اتنے معقول اور ضروری ہیں۔ کہ کسی ایسے نظام کا دریافت کرنا مشکل ہوگا۔ جس میں ان کا کم سے کم

---

[1] جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ اینی سنائی شہادت کے اصولی کی مفصل تاریخ کے لیے دیکھئے شہادت مصنفۂ وگمور (Wigmore, Ev.) دفعہ ۱۳۶۴ شہادت کی ابتدائی کتاب مصنفۂ تھیر صفحات ۱۰ تا ۱۳۶ شہادت مصنفۂ ٹیلر طبع ششم صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴ ۔

نظری وجود نہ ہو۔ چاہے مصنوعی اور فنی حجتوں سے کبھی کبھی ان کا اثر کتنا ہی کم یا زیادہ کیا گیا ہو۔ اور اسی لیے ان کو ہمارے نظام میں بھی تسلیم کیا گیا ہے[۱]۔

منقولی قواعد لازمی طور پر تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض اتنے ہی عالمی اور ضروری ہیں جتنے کہ اصلی قواعد۔ غالباً کوئی ایسا مجموعۂ قانون کبھی نہیں گزرا ہے۔ جس میں امور مانع تقریر مخالف۔ قیاسات حلف اور صداقت کی دوسری تہدیدیں نہیں تھیں۔ یا جس نے اس اصول اعظم کے قیام کو جو معاشرے کے امن کے لیے حد ضروری ہے۔ فراموش کر دیا تھا کہ امور دعادی کو جن کا ایک وقت باضابطہ اور عدالتی طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہو منفصل شدہ سمجھا جائے اور دوبارہ ان کے متعلق نزاع نہ ہونے دی جائے۔ اسی طرح ہم ان تمام اصولوں کا اپنی قدیم کتابوں[۲] میں کافی تذکرہ پاتے ہیں۔

[۱] اس امر پر کہ شہادت تنقیحات تک محدود ہونی چاہیئے۔ اور اسی لیے شہادت کا قابل ادخال ہونا پلیڈنگس پر موقوف ہوتا ہے۔ دیکھئے قانون عمومی مصنفہ فنچ صفحہ ۶۱۔ اور ایربکس (Year Books) سے مقدمات جو مختصر مصنفہ رول میں جمع کئے گئے ہیں۔ ۶،۷۔ ۶۷۷۔ صفحہ ۸۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۲۴۔ ۲۸ وغیرہ نیز یہ امر کہ بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو کسی امر کا وجود بیان کرتا ہے۔ قدیم ترین زمانوں سے قانون کا ایک مسلمہ اصول رہا ہے۔ دیکھئے براکٹن (Bracton) کتاب ۴ باب ۷ صفحہ ۳۰۱ ب۔ فٹز ہر برٹ (Fitsherbert) کی (Natura Brevium) صفحہ ۱۰۶ میقات پلیری لک برلٹلٹن صفحہ ۶ ب انسٹیوٹ جلد ۲ صفحہ ۶۶۲۔ انسٹی ٹیوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ لیونارڈ رپورٹس (Leonard Rep) جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ قاعدہ ۲۱۰ کولڈ برو رپورٹس کنگس بنچ ۲۳۔ قاعدہ ۲۔ غیر مبہم لٹلٹن رپورٹس ۳۶۔ اور یہ مقولہ کہ "بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے" زمانہ سابق سے اچھی طرح معلوم تھا۔ لک جلد ۳ صفحہ ۱۷ ب۔ اور ہوبارڈ رپورٹس ۱۰۳۔ گلنول (Glanville) میں بار ثبوت کے بدلنے کا ایک مقدمہ دیا گیا ہے۔ کتاب ۱۰ باب ۱۲۔ نیز اس امر کے لیے کہ معتبر تنقیح ثابت کرنا کافی ہے۔ دیکھئے لٹلٹن دفعات ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۶ ایڈورڈ سوم ۴۱ بی۔ قاعدہ ۲۲۔ ۱۰ ایڈورڈ سوم ۷۰۔ الف قاعدہ ۳۷۔ ہوبارڈ رپورٹس ۷۳۔ ۸۱ (Tryals Per Pais) صفحہ ۱۴۰ طبع ۱۶۶۵ء۔ لک برلٹلٹن ۲۲۷ الف۔ ۲۸۱ الف۔ ۲۸۲۔ الف وغیرہ

[۲] دیکھئے گلانول کتاب ۱۲ باب ۲۴۔ جنھوں نے ہنری سوم کے زمانے میں کتابیں لکھیں۔ غزل مقدمہ کا یشن (Odo de Compton) یادداشت عدالت اسکچیکر۔ ۱۲۹۔ ایڈورڈ اول ۷۔ ایڈورڈ سوم

خصوصاً امور مانع تقریر مخالف کا۔

دفعہ ۱۱۲: شہادت کے بہت سے دوسرے ثانوی مرتبے کے قواعد ایسے اصولوں پر مبنی ہیں جو گو اتنے ہی مطابق عقل اور کامل عدل گستری کے لیے اتنے ہی درکار ہیں۔ لیکن بادی النظر میں اتنے ضروری نہیں معلوم ہوتے ہیں۔ اور جو خاص صورتوں میں ان کے نفاذ کی دشواریوں کے باعث۔ یا ان کے اطلاق میں بڑی دانشمندی کی ضرورت ہونے کی وجہ سے بعض وقت آسانی سے نظر انداز کر دئے جاسکتے ہیں۔ انھیں میں اس منصفانہ اصول کا بھی شمار کیا جا سکتا ہے جو قانون روما میں بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ "دو اشخاص کے باہمی معاملے سے کسی تیسرے شخص کو متاثر نہیں ہونا چاہیئے"[۱]۔ یعنی کسی شخص کو دوسروں کے افعال یا الفاظ سے جن کا وہ نہ فریق اور نہ شریک تھا۔ اور اسی وجہ سے نہ ان کو روک سکتا تھا۔ اور نہ ان پر قابو رکھ سکتا تھا متاثر صـ ۹۶

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ ۵۴ الف۔ قاعدہ ۳۱۔ اور ہماری قدیم کتابوں کے اشاریوں میں عنوان امر مانع تقریر مخالف دیکھئے اور ابتدا ایڈورڈ دوم کے زمانے کی ایر بک سے کیجئے۔ ہمارے قدیم مصنفوں کے قیاسات یا اوارات قانونی کا ذکر کرنے کی مثالوں کے لیے دیکھئے فلیٹا (Fleta) کتاب ۳ باب ۳۴۔ دفعات ۴۔۵۔ براکٹن کتاب ۱ باب ۹ دفعہ ۴۔ لٹلٹن دفعات ۹۹۔ اور ۱۰۳۔ کک برلٹلٹن ۴۲ الف اور ب۔ ۴۷ ب۔ ۷۰ ب۔ ۹۹ الف ۲۳۲ ب ۳۷۳ الف و ب۔ ۵ کک صفحہ ۹۰ ب ۶ کک ۷۶ الف۔ ۱۰ کک ۵۶ الف۔ ۱۲ کک ۴ و ۵ کروک زمانہ ایلی زبیتھ (Cro. Eliz.) ۹۲ قاعدہ ۲۔ کروک زمانہ جیمس ۲۵۲ قاعدہ ۶۔ اور ۵۱۴۔ قاعدہ ۲۹۔ کروک زمانہ چارلس ۳۱۷۔ قاعدہ ۱۴۔ ۱۱۵۰ قاعدہ ۲
یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ از منۂ وسطیٰ میں تمام عیسائی ممالک میں بشمول اس ملک کے حلف کا مسلسل استعمال بلکہ بیجا استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اس ملک میں حلف پر بطور معیار صداقت ہمیشہ اصرار رہا۔ اور حلف و جنگ کے نام سے اس کے بھی عدالتی حلف کے طریقے تھے۔ اور قدیم قانون موضوعہ ۴ ہنری چہارم باب ۲۳۔ کی رو سے امر فیصل شدہ کے جواز کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ "ہمارے آقائے ولی نعمت بادشاہ کی عدالتوں میں فیصلہ ہو جانے کے بعد فریقین اور ان کے ورثا کو پر امن رہنا چاہئے۔ جب تک کہ اس فیصلے کی تنسیخ دارالعوام کے ذریعے سے۔ یا اگر غلطی ہو تو غلطی کی وجہ سے نہ کی جائے۔ اسی طرح جیسے ہمارے بادشاہ کے آبا و اجداد کے وقت سے ہوتا آیا ہے"۔ نیز دیکھئے قانون موضوعہ ویسٹ منسٹر ۲۔ (۱۳۔ ایڈورڈ اول۔ قانون موضوعہ نمبر ۱۔) باب ۵ دفعہ ۲۔

[۱] دیکھئے مجموعۂ قانون روما کتاب ۱۶ عنوان ۶۰۔ سطر ۱ و ۲۔ متاخر الذکر سطر میں اس کو قانون کی مشہور بات کہا گیا ہے

نہیں ہونا چاہئے۔ لوگوں کو اس سے بطور ایک مسلمہ اصول قانون استناد کرتے ہوئے ہم ایڈورڈ دوم کے عہد حکومت جیسے قدیم زمانے میں بھی پاتے ہیں۔ اسی عنوان کے تحت یہ بڑا اصول بھی آتا ہے۔ جس کا سختی سے نفاذ (جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے[۱]) انگریزی قانون شہادت کا ایک خاص امتیاز ہے۔ یعنی تمام مکسوبی یا بالواسطہ شہادت کی نامنظوری۔ ہم اس اصول کے اس حصے پر جو تحریری دستاویزات سے متعلق ہے ایبٹ لارڈ چیف جسٹس (Lord Abbot C. J.) کے مقولات دیکھ چکے ہیں[۲]۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قدیم قانون دانوں کو تمام سنی سنائی یا بالواسطہ شہادت کی کمزوری کا پورا وقوف تھا۔ مثلاً سر ایڈورڈ کک نے سترھویں صدی کی ابتدا میں بطور ایک اصول قانون قرار دیا کہ "ایک رویت کا گواہ سنی سنائی شہادت دینے والے دس گواہوں کے برابر ہے[۳]۔ گواہ رویت تمام گواہوں سے بڑھ کر ہے"[۴] اسی طرح مقدمہ ٹامس (Thoma's Case) میں ججوں نے قرار دیا تھا کہ قوانین موضوعہ پنجم ایڈورڈ ششم باب ۱۲ دفعہ ۲۲۔ اور ۵ و ۶ ایڈورڈ ششم باب ۱۱ دفعہ ۱۲ کے اس حکم کی کہ غداری یا بغاوت کے لیے کسی شخص کے خلاف بغیر دو جائز الزام لگانے والوں کے حلف کے کارروائی نہ کی جائے تعمیل ہو جائے گی اگر ان میں سے ایک شخص اپنے ذاتی علم کی بنا پر گواہی دے۔ اور دوسرا کسی تیسرے سے خبر پاکر اور وہ کسی ایسے چوتھے شخص سے سن کر جس سے پہلے شخص نے کہا تھا۔ گواہی دے[۵]

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: نیچے دفعات ۵۰۶ تا ۵۱۰۔ اس اصول کی تاریخ اور وسعت موجودہ کے لیے دیکھیے فپسن (Phipson) طبع ششم صفحات ۱۶۹۔ ۱۶۰۔

[۱] مقدمہ دفعہ ۲۹۔ اور پیچھے دفعہ ۸۹۔ دیکھیے نیچے دفعات ۴۷۴ تا ۵۰۵ الف۔

[۲] اوپر دفعہ ۱۰۹۔ دیکھیے فلیٹا کتاب ۶ باب ۳۴ عنوان ۱۔ ۳ و ۴ جلد ۱ شیلڈ یو رٹس ۲۴۸۔ یہ اصول رومنوں کو بھی معلوم تھا۔ ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۴ سطر ۱۵ کتاب ۲۶ عنوان ۱۰ سطر ۵۔ مجموعہ قانون روما۔ کتاب ۴ عنوان ۲۱ سطر ۵۔ ۷۔ ۱۱۔ قانون روما مصنفہ ڈوما حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ دفعہ ۲۔ ذیلی دفعات ۱۰۔ ۱۱۔

[۳] انسٹیٹیوٹ کتاب ۴۔ ۲۷۹۔

[۴] مقدمہ ٹامس ڈایر ۹۹۔ ب۔ قاعدہ ۲۱۔ مقالہ لیڈر پکم ماریچ۔

اس کے متعلق سر ایڈورڈ کاک کہتے ہیں کہ "یہ عجیب رائے ہے کہ کوئی شخص سنی سنائی شہادت کی بنا پر الزام لگا سکے[1] اور کہتے ہیں کہ لارڈ لملے (Lord Lumby's Case) (میقات ہنیری۔ ۴ ایلی زبیتھ) کے مقدمے میں اس نظریے سے ججوں نے کلیتہً انکار کر دیا اور چیف جسٹس ڈایر (C. J. Dyer) کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اس کے متعلق رپورٹ[2] انھوں نے خود دیکھی ہے۔ اور سر ماتھیو ہیل (Sir Matthew Hale) نے بھی ذکر کیا ہے کہ ٹامس کا مقدمہ منسوخ کر دیا گیا[3]۔ اور جوں جوں قانونی تاریخ کا زمانہ بڑھتا گیا اساتذہ اس پر متفق ہوتے گئے۔ اور کم سے کم سترھویں صدی کے نصف آخر میں سنی سنائی یا بالواسطہ شہادت کی غیر قطعیت عام طور پر تسلیم کی جانے لگی[4]۔ اس زمانے کے سرکاری چالانات میں اس کی مثالیں ملتی ہیں[5]۔ اور بعض وقت اس پر ایسے اشخاص نے بھی اعتراض کیا تھا جو قانونی پیشے سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ اسقف اعظم لاڈ (Archbishop Laud) نے اپنی جوابدہی میں کہا تھا کہ ان کے خلاف کچھ ایسی بھی شہادت پیش ہوئی ہے جو سنی سنائی شہادت ہے[6]۔" اور لارڈ ولیم رسل (Lord William Russel) نے

ص ۹۰

---

[1] انسٹیٹیوٹ کتاب ۳ صفحہ ۲۵۔

[2] ایضاً صفحہ ۴۲۔

[3] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۱ صفحہ ۳۰۶۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۸۷۔ ان اساتذہ کا غالباً یہ مطلب نہیں تھا کہ دوسرے گواہ کی گواہی کو بالواسطہ ہونے کی وجہ سے نامنظور کرنا چاہئے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ چونکہ وہ پہلے گواہ سے منقول تھی اس لیے وہ صرف اس گواہی کا اعادہ تھی۔ اور اس لیے اس قانون کے تحت ایک دوسرے الزام لگانے والے کی گواہی نہیں سمجھی جا سکتی تھی۔ دیکھئے ہیل مقام مذکور پر۔ اور پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس جلد ۲ (Hawk. P. C) ۲۵۔ دفعہ ۱۴۱۔

[4] سامسن بنام یارڈلے ۲ کیبل ۲۲۳ (۵) میقات ایسٹر ۱۹ چارلس دوم۔ لٹل بنام رینل ا۔ جدید ایڈیشن ۲۸۲۔ اور اگلی تین نوٹوں کے حوالے۔

[5] ہووڈل اسٹیٹ ٹرائیس جلد ۹ صفحہ ۶۰۔ ۸۰۔ ۴۸۔ ۹۴۲۔ ۱۰۱۔ ۱۲۱۔ ایضاً ۴۵۴۔ ۱۴۔

[6] ۴ ایضاً ۱۴۴۔

جب وہ جالان کئے گئے تو اجلاس پر کہا کہ ان کے خلاف بہت سختی کی گئی ہے۔ کیونکہ ان کے خلاف بہت سی سنی سنائی شہادت پیش کی گئی ہے[۱]۔ اور عدالت نے اس اعتراض کو فوراً قبول کرلیا۔ لیکن جس طرح پر اس کی اہمیت کو نظرانداز کردیا۔ اس کا ذکر ہم ابھی کریں گے۔ اور مقدمۂ میقات میکلمس (Mich. T.) ۱۹ جیمس اول میں یہ اصول کہ گواہوں کی رائیں قانونی فیصلے کی صحیح بنیاد نہیں ہیں۔ عدالت اسٹار چیمبر (Star Chamber) میں بھی تسلیم کیا گیا[۲]۔

دفعہ ۱۱۳: ہم شہادت کے جن اصولوں کو بالکل نئے سمجھنے کے عادی ہیں۔ ہمارے آبا و اجداد کے ان سے واقف ہونے کی اور بھی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ ثبوت سے متعلق عدالتی عمل کے قواعد بھی ان کو معلوم تھے۔ مثلاً یہ قاعدہ کہ مقدمات میں ان فریقوں کو ابتدا کرنی چاہئے جن پر بار ثبوت ہوتا ہے[۳]۔ اور یہ کہ ہدایتی سوالات نہیں کرنا چاہئے[۴]۔ وغیرہ۔

دفعہ ۱۱۴: لیکن گو اس طرح پر قانون شہادت کے اساسی اصولوں کا ہمارے آبا و اجداد کی کارروائیوں میں پتا چلتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ انھوں نے ان اصولوں کو کسی نظام کی شکل میں مدون کیا تھا۔ یا یہ کہ ان کو واجب التعمیل مانا تھا۔ اور اسی کی مستقلانہ وغیر جانب دارانہ عدل گستری کے لیے ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ سوائے قیاسات قانونی کے جو قانون کا جزو تھے۔ اور اسی لیے ان پر عمل کرنا صاف طور پر مناسب تھا۔ اور بعض

---

[۱] ایضاً ۶۰۸۔

[۲] اڈمس بنام کیانن۔ ڈایر رپورٹس کے حاشیے پر دیا گیا ہے ۱۶۰۳ء ۵۳ ب۔ قاعدہ ۱۱۔

[۳] غیر موسوم۔ بلٹن رپورٹس ۳۶۔ ہیڈن بنام ابگریف ۲۔ لیونارڈ ۱۲۲۔ قاعدہ ۲۱۱۔ گولڈسبرو رپورٹس (Gouldsb) ۲۳۔ قاعدہ ۲۔

[۴] انسٹیٹیوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۹۔

دوسری صورتوں میں شہادت کے اصولوں کو صرف ہدایتی تصور کیا جاتا تھا جن پر ججوں اور اہل جوری کا عمل کرنا یا نہ کرنا ان کی صوابدید پر موقوف تھا۔ اس کی بہترین مثال سنی سنائی یا بالواسطہ شہادت کے متعلق عمل میں ملے گی یہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے قدیم قانون داں اس کی کمزوری سے پوری طرح واقف
ص ۹۸ تھے لیکن وہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا نا منظور کرنا ان کے لیے قطعاً ضروری ہے مثلاً رولف بنام ہامپڈن (Rolfe v. Hampden. T. 34. Hen. VIII.) (میقات ٹرینٹی ۳۴ ہنری ہشتم[۱]) کے مقدمے میں اراضی کے ایک وصیت نامے کو جو (قانون انسداد فریب سے پہلے) ایک قدیم کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ ثابت کرنے کے لیے تین گواہوں کی گواہی منظور کی گئی۔ جن میں سے ایک نے ذاتی علم کی بنا پر گواہی دی تھی۔ اور باقی دو نے دوسروں سے سن کر۔ اور لارڈ چیف جسٹس ڈایر (Lord C. J. Dyer) جنھوں نے اس مقدمے کی روایت کی ہے۔ اس میں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔ بلکہ کہتے ہیں کہ "جوری نے مذکورۂ بالا گواہی کا کچھ لحاظ نہیں کیا" اور کچھ زمانے بعد عدالتوں کا خیال تھا کہ گو سنی سنائی شہادت صحیح معنی میں شہادت نہیں ہے۔ تاہم وہ باضابطہ شہادت کی ابتدا۔ وضاحت و تائید کرنے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے[۲]۔

دفعہ ۱۱۵ : لیکن انقلاب ۱۶۸۸ء سے پہلے بہت سے ایسے فیصلوں کی مثالیں ملتی ہیں۔ جو مذکورۂ بالا فیصلوں سے بہت زیادہ بڑے تھے اور جن کا راز ایک ایسے امر میں پوشیدہ تھا۔ جس کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جب تک جج یہ سمجھتے تھے کہ شہادت کے اصولوں پر عمل کرنا یا نہ کرنا ان کی

---

[۱] ڈایر رپورٹس صفحہ ۵۳ ب قاعدہ ۱۱۔
[۲] پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس جلد ۲۔ صفحہ ۴۶۔ دفعہ ۱۴۔ "خلاصۂ شہادت" از بیکن۔ اڈیٹر ووکے"، ۱۴۳۶ء۔ "ٹرائلس پر پے" صفحہ ۳۰۹۔ ۳۶۰۔ اجدید رپورٹس ۲۸۳۔

صوابدید پر موقوف ہے۔ تو لازماً اس زمانے کے اعلیٰ امتیاز شاہی کے تصورات کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ وہ کلیتہً بادشاہ کے دست نگر تھے۔ وہ اپنی صوابدید کو بادشاہ کی طرف داری میں استعمال کرتے تھے۔ اور کوئی ایسے عام قواعد وضع نہیں کرتے تھے۔ جن سے عاملہ کو سرکاری مجرموں کے خلاف چارہ جوئی میں دشواری پیش آتی۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سولھویں صدی اور ابتدائے سترھویں صدی میں یہ ایک مسلّمہ اصول تھا۔ کہ شہادت کے اصول وعملدرآمد۔ بغاوت سنگین اور شاید جرم سنگین کے مقدمات میں بھی معمولی مقدمات میں شہادت کے اصول اور عملدرآمد سے جدا ہیں[1]۔ پس گو قانون عمومی کے قدیم ترین زمانے کے مسلّمہ رواج کی رو سے گواہوں کو حلف دیا جاتا تھا۔ اور کھلی عدالت میں ان پر سوالات ابتدائی اور جرح بھی کی جاتی تھی۔ لیکن ججوں نے بغاوت[2] (غداری) کے مقدمات میں ان کی شخصی موجودگی کو لازمی قرار دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ قرار دی کہ ایسا کرنے سے بادشاہ کی ہلاکت کا دروازہ کھول دیا جائے گا[3] وغیرہ۔ اس فرق کے قائم کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قسم کے مقدمات میں نہ صرف نہایت ہی کمزور وخطرناک شہادت منظور کی جاتی تھی۔ بلکہ پوری کارروائی اس طرح پر چلائی جاتی تھی کہ جس سے راستی وانصاف کے ہر اصول کی خلاف ورزی ہوتی تھی۔ مسٹر فلپس (Mr. Phillipps) کہتے ہیں[4] کہ "جمہوریت سے پہلے سرکاری 99

[1] دیکھیے پلیس آف دی کراؤن از ہاکنز جلد ۲ باب ۴۶ دفعہ ۹۔ اور نوٹس مابعد کے حوالے۔

[2] اسٹانڈ ارف پلیس آف دی کراؤن (Staundf. P. C.) صفحہ ۱۶۴۔

[3] مقدمہ سروالٹر رالیے ۲۔ ہووڈل اسٹیٹ ٹرائلس ۱۹ ہالم اپنی تاریخ انگلستان میں ارل آف اسٹرافورڈ کے مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اصول شہادت جن کا آج اتنی احتیاط سے تعین کیا گیا ہے۔ اس زمانے میں یا تو بہت ہی نامکمل طور پر مانے جاتے تھے۔ یا ان کی مسلسل خلاف ورزی کی جاتی تھی۔

[4] شہادت مصنفۂ فلپس جلد ا صفحہ ۱۶۶ طبع دہم۔

مقدمات میں سرے سے لے کر آخر تک بدترین قسم کی سنی سنائی شہادت منظور کی جاتی تھی۔ مثلاً ایسے گواہوں کے اظہارات قبول کیے جاتے تھے جن کو عدالت میں بطور گواہ طلب کیا جا سکتا تھا۔ یا جن کو کہ سزائے موت سنائی جا چکی تھی۔ یا جنھوں نے اقبال جرم بر دستخط عہدہ داران حکومت کی موجودگی یا شکنجے کی اذیت کی وجہ سے کیے تھے۔ اسی طرح مقدمہ سر نکولس تھراک مارٹن (Sir Nicholas Throckmorton) میں اصل شہادت ایک ایسے شخص کا اظہار تھا۔ جسے بغاوت کے جرم میں سزا سنائی جا چکی تھی۔ اور جس کا قتل وقتاً فوقتاً اس لیے ملتوی کیا گیا تھا۔ کہ اس کو ملزم کے خلاف شہادت دینے کی ترغیب[1] ہو۔ پادشاہ کی طرف داری اور ملزم کی مخالفت میں قانون کی بہت سی غلط تعبیروں میں سے جن سے یہ مقدمہ بھرا ہوا ہے۔ ایک یہ بھی تھی کہ عدالت نے بغیر شرمائے قرار دیا کہ قانونِ بغاوت ۲۵ ایڈورڈ سوم باب ۲ دفعہ ۵ کے ان الفاظ کے کہ جن اشخاص پر بغاوت کا الزام لگایا جائے "ان کو ان کے جیسے اشخاص کی شہادت پر سزا دینی چاہیے" معنی یہ ہیں کہ ان کو سزا جوری کے فیصلے پر نہیں بلکہ ایسے اشخاص کی شہادت کی بنا پر دینی چاہیے جن کو کہ بغاوت کی سزا سنادی جا چکی ہو۔ اور جو ملزموں کو اپنی بغاوت میں شریک بتلائیں اور اسی وجہ سے وہ اِن کے جیسے لوگ ہوں گے[2]۔ عود شاہی کے بعد حالات اصلاح پذیر ہوئے۔ گواہ شخصی طور پر حاضر ہوتے تھے۔ لیکن بالواسطہ شہادت سننے کا عمل جاری رہا۔ جج تسلیم کرتے رہے کہ وہ شہادت نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ جوری پر اس امر کو واضح کر دیں گے[3]

[1] ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۵۶۹ - جلد ۱۔

[2] شہادت مصنفہ فیلپس جلد ۱ صفحہ ۱۲۲ طبع دہم۔

[3] ۱- ہوول اسٹیٹ ٹرائلس صفحہ ۸۸۹ -

[4] دیکھیے مقدمۂ لانگ ہارن، ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۴۴ - لارڈ ولیم رسل کا مقدمہ ۹۰ ایضاً ۲۰۸- الگرمان سڈنی کا مقدمہ ایضاً ۸۴ مقدمۂ چارناک ۱۲- ایضاً ۱۴۱۴- اور ۱۴۵۴ -

مثلاً لانگ ہارن[۱] (Langhorn) ۳۱ چارلس دوم کے مقدمے میں اٹکنز جسٹس (Atkins, J.) نے ایک گواہ کے گواہی دیتے وقت بیچ میں دخل دے کر کہا کہ "وہ قیدی کے خلاف شہادت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سنی سنائی شہادت ہے۔" اور اسکراگس میر مجلس (Seroggs, C. J) نے اضافہ فرمایا کہ "وہ سچ کہتے ہیں۔ اور جوری کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جو کچھ دوسرا شخص کہے وہ ملزم کے خلاف شہادت نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف کوئی بیان شہادت نہیں ہوتا ہے جب تک کہ وہ گواہ کے ذاتی علم پر مبنی نہ ہو۔" باوجود ان اقوال کے مسٹر فلپس کہتے ہیں[۲] کہ پوپی سازش کے مقدمے میں اصل شہادت مبینہ سازشیوں کے مختلف ممالک میں معاملات کا بیان تھا۔ جو ایک طویل مدت کے بہت سے خطوط سے جمع کیا گیا تھا۔ اور جن کے مضامین کو حافظے سے دہرا دیا گیا تھا ــــ کیونکہ گواہوں نے پڑھتے وقت ان خطوط سے کوئی نوٹ نہیں لیے تھے۔ نہ سالہائے سال سے ان کو پڑھا تھا۔ اور نہ پڑھتے وقت ان کے مضامین کو نوٹ کرنے کی ضرورت تھی۔ اور نہ انھوں نے کوئی ایک خط یا اس کی نقل یا کم سے کم خلاصہ بھی پیش کیا تھا۔ صنا

دفعہ ۱۱۶: جس نظام کو "قانون شہادت" کہتے ہیں وہ سترھویں صدی کے وسط سے قائم ہونا شروع ہوا۔ کم سے کم ایک عام تبصرے کے لیے یہ تاریخ کافی حد تک صحیح ہے۔ وہ خاص امتیاز جو اس کو ہمارے قدیم نظام ــــ اور اکثر قوموں کے نظام سے جدا کرتا ہے۔ یہ ہے کہ اس کے اصول شہادت۔

---

[۱] ۷۔ ہودل اسٹیٹ ٹرائلس ۴۴۲۔

[۲] شہادت مصنفہ فیلپس صفحہ ۱۶۲۔ طبع دہم۔ مذکورۂ بالا اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قیمتی تصنیف پر جسے "سرکاری مقدمات" کہتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بہت بھروسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ انقلاب سے پہلے کی انگریزی عدالتوں کے معمولی عمل کی صحیح تصویر کھینچتی ہے۔ اور یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ اس کتاب کے بیان کردہ اکثر مقدمے بغاوت سنگین کے تھے اور سخت جوش کے زمانے میں چلائے گئے تھے۔

اصلی بھی اور منقولی بھی۔ عام طور پر قانون کے اصول ہوتے ہیں۔ جن کو نافذ کرنا یا ترک کرنا۔ ججوں کی صوابدید پر منحصر نہیں ہوتا۔ بلکہ جج عدالت۔ جوری۔ اہل مقدمہ اور گواہوں پر اسی طرح قابل تعمیل ہوتا ہے جس طرح کہ ملک کا باقی قانون عمومی یا قانونِ موضوعہ۔ اور یہ کہ صرف عدالتی ضابطے کی حد تک جس کی رو سے شہادت کو پیش کرنے کا طریقہ۔ اس کی ترتیب منظوری و نامنظوری منضبط کی جاتی ہے۔ ججوں کو کچھ اختیار تمیزی اور وہ بھی ایک محدود قسم کا دیا گیا ہے۔ اسی لیے کوئی جج اسی طرح ممنوعہ شہادت کو اس بنا پر منظور نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی دانست میں کسی خاص مقدمے میں ایسا کرنے سے اغراض معدلت پورے ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ وہ قانونِ دست مردہ کے اطلاق کو ملتوی کر سکتا۔ یا کسی قانونی وارث کو بیدخلی کی نالش میں کامیاب ہونے سے اس بنا پر روک سکتا ہے کہ علاوہ نزاعی اراضی کے بھی اس کے پاس بہت کچھ ہونا ظاہر ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ بڑا اصول دفعتہً قایم ہو گیا۔ اور فی الحقیقت مذکورۂ بالا عہد سے آج تک ہمارے نظام عدالتی شہادت کی تدریجی ترقی کا مطالعہ فایدے و مسرت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ ان اصلاحات اور تبدیلیوں کا ذکر کرنا جو اس میں وقتاً فوقتاً عدالتوں اور مقننہ کی جانب سے ہوتے رہے اس کی ترقی کے ایک مختصر خاکے کے حدود سے بہت آگے بڑھ جائے گا۔ اسی لیے صرف چند خاص امور پر نظر ڈالنا کافی ہوگا۔ اور ہم پہلے اُس اصول کی اس عہد میں تاریخ کو بیان کریں گے۔ جس کی رو سے سُنی سنائی شہادت نامنظور کی جاتی تھی۔

دفعہ ۱۱۷ : گو جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ سنی سنائی شہادت کی کمزوری چارلس دوم کے عہد میں عام طور پر تسلیم کی جاتی تھی[1]۔ لیکن سر ماتھیو ھیل نے اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ جب کمسن بچی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو عدالت

[1] دیکھیے دفعات ۱۱۲ و ۱۱۵۔

بچی کے اس واقعے کے بیان کو جو اس نے اپنی ماں یا دوسرے قرابت داروں سے کیا ہو بطور شہادت کے قبول کر سکتی ہے[۱]۔ اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں سارجنٹ ہاکنز (Serjeant Hawkins) نے اس اصول کو صرف اس طرح بیان کرنے کی جرات کر سکتے تھے کہ[۲] "یہ امر متفقہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ایک شخص ثالث کو کہتے ہوئے سنا گیا ہو۔ سختی سے پوچھو تو وہ قیدی کے موافق یا خلاف میں شہادت نہیں ہوتا ہے۔" اور اسی قسم کے الفاظ بیکن کی مختصر شہادت میں بھی استعمال کئے گیے ہیں[۳]۔ لارڈ چیف بیرن گلبرٹ نے بھی اپنی کتاب "قانون شہادت" میں جو تقریباً اسی زمانے میں لکھی گئی تھی۔ اور جس کے متعلق خیال ہے کہ وہ اس مضمون پر پہلی کتاب ہے۔ قرار دیتے ہیں۔ کہ "محض سنی سنائی شہادت کوئی شہادت نہیں ہے[۴]۔" لیکن گو سنی سنائی شہادت بطور شہادت بلا واسطے کے قابل ادخال نہیں ہوگی۔ تاہم وہ گواہ کی گواہی کی تائید میں یہ دکھلانے پیش ہو سکتی ہے کہ اس نے دوسرے موقعوں پر بھی یہی کہا تھا۔ اور یہ کہ اس کے بیانات میں یکسانیت ہے[۵]۔" اس کے باوجود جب ۱۷۵۴ء میں ایلی زبیتھ کیاننگ (Elizabeth Canning) پر دروغ حلفی کا مقدمہ چلایا گیا۔ پر تکلف مصنوعی شہادت پیش کی گئی۔ لیکن ججوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔ اور اس کی نوعیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنی سنائی شہادت کے خلاف اصول کو عام طور پر قانون پیشہ حضرات اس وقت نہیں سمجھے تھے[۶]۔ لیکن اٹھارھویں صدی کے آخر میں اساتذہ

ص ۱۰۱

---

[۱] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۱ صفحات ۶۳۴ و ۶۳۵۔

[۲] " " " " از ہاکنز جلد ۲ باب ۴۶ دفعہ ۱۴ مطبوعہ ۱۷۱۶ء۔

[۳] مختصر شہادت" از بیکن "اڈیٹر ڈاکے" طبع ۱۷۳۶ء۔

[۴] شہادت مصنفہ گلبرٹ ۱۴۹۔ طبع چہارم۔

[۵] ایضاً صفحہ ۱۵۰۔

[۶] ہوول۔ اسٹیٹ ٹرائلس جلد ۱۹ صفحات ۲۸۳۔ ۲۸۳۔

اس اصول کو طے شدہ کہتے ہیں[1]۔ تاہم گو اس کو واجب العمل تصور کیا جاتا تھا۔ مگر ان تمام صورتوں تک اس کو وسعت نہیں دی گئی تھی۔ جو اس کے تحت آتے ہیں۔ مثلاً ۱۷۷۹ء میں ایک بہت ہی کمسن بچی پر زنا بالجبر کی نیت سے حملے کے مقدمے میں ہم دیکھتے ہیں کہ بلر جسٹس (Buller, J.) (جو خود ایسے عدالہائے دیوانی پر جن میں جوری کی مدد سے مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب کے مصنف ہیں) نے وہی طریقہ اختیار کیا جس کا تقریباً سو سال پہلے ھیل نے مشورہ دیا تھا۔ یعنی اس واقعے کے متعلق ان معلومات کو جو بچی نے جس کا اظہار نہیں لیا گیا تھا۔ دو دوسرے اشخاص سے بیان کیا تھا۔ بطور شہادت منظور کیا۔ اس پر عدالت بالا کے لیے سوال محفوظ کیا گیا۔ جہاں تمام ججوں نے اس طریقے کو ناپسند کیا۔ اور آیندہ کے لیے ایک مستقل اصول بچوں کی گواہی کے متعلق قرار دیا[2]۔ اس کے باوجود یہ کہا گیا ہے کہ جب ۱۸۰۸ء میں ایک پانچ سالہ بچی پر زنا بالجبر کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تو اسی قسم کی قابل اعتراض شہادت پھر منظور کی گئی۔ لیکن پھر سوال کے محفوظ کیے جانے پر ججوں نے حسب توقع قرار دیا کہ وہ شہادت صاف طور پر ناقابل ادخال تھی[3]۔ اور حال کی ایک مستند کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۷۹۰ء تک بھی مجسٹریٹ کے روبرو اظہار کے متعلق (چاہے وہ فوجداری الزامات پر لیے گئے ہوں یا دوسرے امور پر) سنائی شہادت کے خلاف کوئی طے شدہ اصول نہیں تھا اور یہ کہ اس اصول کے بہت سے مستثنیات جو پہلے تسلیم کیے جاتے تھے۔ انھیں کچھ ہی عرصہ پہلے بہت محدود کر دیا گیا ہے[4]۔ اس صدی ہی میں جن اساتذہ

---

[1] دیوانی مقدمات جوری از بل Bull N. P. ۲۹۴۔ "نصفت" مصنفہ فانبلاکوے (Fonb. Eq.) جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ء۔

[2] ملک بنام بریزیر۔ ایسچ۔ کامن لا ۱۹۹۔

[3] ملک بنام ٹکر قلمی نسخہ جس کا ذکر "شہادت" مصنفہ فلپس و ایامس صفحہ ۶ میں کیا گیا ہے۔ اور "شہادت" مصنفہ فیپسن صفحہ ۱۰ طبع دہم۔

[4] شہادت مصنفہ فیپسن صفحات بالترتیب ۱۶۵ و ۱۶۶۔ طبع دہم۔ دیکھیے بگہام بنام رجیور ۱۸۰۸ء۔ ۲۔ ایسٹ ۱۰۹۔

نے شہادت پر لکھا ہے۔ سنی سنائی شہادت کو نامنظور کرنے والے اصول کو معروف وشہورتصور کرتے ہیں[۱]۔

دفعہ ۱۱۸ : قانون شہادت کے دوسرے حصے بھی اٹھارھویں اور صہ ۱۰۲

انیسویں صدی میں ایسی ہی اصلاحات سے ممتاز ہیں۔ یہ اصلاحات بڑی حد تک قانون نظایر کے ذریعے کی گئیں۔ گو اٹھارھویں صدی میں قانون موضوعہ کے ذریعے سے بھی ہوئیں۔ لیکن زیادہ تر اور نہایت وسیع پیمانے پر انیسویں صدی میں قانون موضوعہ ہی کے ذریعے سے عمل میں لائی گئیں جیسا کہ قوانین موضوعہ کی اس فہرست سے ظاہر ہوگا جس کو ہم ابھی پیش کریں گے[۲]۔ اور جو شہادت سے عام طور پر یا صرف شہادت ہی سے متعلق ہیں۔

نصفت کے مقدمات میں حلف ناموں کے ذریعے سے شہادت کی تاریخ کچھ کم عجیب نہیں ہے۔ عدالت چانسری قانون روما کے عملدرآمد کی تتبع کرتے ہوئے مقدمات کو حلف ناموں کی شہادت پر فیصل کرتی رہی جس کے ساتھ کبھی کبھی زبانی جرح بھی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ۱۸۵۲ء میں پارلیمنٹ نے مداخلت کی۔ اور ۱۵ و ۱۶ وکٹوریا باب ۸۶ دفعات ۲۸ و ۳۰ کی رو سے حکم دیا کہ فریقین میں سے کسی کی خواہش پر شہادت زبانی طور پر لی جائے گی۔ ۱۸۵۵ء میں ایک گشتی[۳] نافذ کی گئی۔ جس کی وجہ سے یہ قوانین بڑی حد تک بے اثر ہو گئے۔ ۱۸۵۹ء میں چانسری کمشنران شہادت نے رپورٹ کی کہ مناسب ہوگا کہ فریقین کے مابین اہم امور نزاعی کی زبانی شہادت کے ذریعے سے سماعت کے لیے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۰ رسل وریان ۲۳۵۔ اسمتھ لیونگ کیس جلد ۲ اور وہ مقدمے جن کا اس میں حوالہ دیا گیا ہے۔

[۱] شہادت مصنفہ پوتھے جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳۔ اور بہت سی جدید کتابیں۔

[۲] دیکھئے دفعہ ۱۲۲ آگے۔

[۳] حکم چہارم مقدرہ ۱۳ جنوری ۱۸۵۵ء۔ حکم نوازدہم مجموعۂ احکام چانسری ۱۸۶۱ء۔ قاعدہ سوم۔ اس حکم کی ابتدا ان الفاظ سے کی گئی ہے کہ "کوئی مدعی یا مدعی علیہ بذریعۂ نوٹس یا اور طور پر خواہش نہیں کر سکے گا کہ

سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ سنہ ۱۸۶۰ء میں عدالت نصفت کے ججوں کو ۲۳ و ۲۴ وکٹوریا باب ۱۲۸ کی رو سے مجاز گردانا گیا کہ وہ اس رپورٹ کی سفارشوں کو جامۂ عملی پہنانے کے لیے قواعد وضع کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دوسری گشتی جاری کی گئی[1] جن کی رو سے شہادت لینے کے طریقے کو جج کی صوابدید پر چھوڑا گیا۔ اور یہی عمل اس وقت تک رہا۔ جب تک کہ قوانین عدلیہ کی رو سے چانسری عدالت عالیہ انصاف میں ضم نہیں کردی گئی۔ اور عالیہ عدالت کے موجودہ قواعد[2] کی رو سے حکم ہے کہ عام طور پر تمام فریقوں کے سالیسٹروں کے درمیان کوئی تحریری معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی مقدمے کی سماعت پر گواہوں کا اظہار کھلی عدالت میں زبانی طور پر لیا جائے گا۔ اس لیے نظری طور پر تو زبانی شہادت عدالت چانسری میں بھی مثل عدالت عالیہ کے دوسرے شعبہ جات کے، عام قاعدہ ہے۔ لیکن حلف نامے کے ذریعے سے شہادت دینے کا معاہدہ عملاً اتنی بہت سی صورتوں میں کیا جاتا ہے کہ یہاں زبانی شہادت اب بھی عام قاعدہ نہیں بلکہ اس کی استثنائی شکل ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۱۹: ہمارے علم اصول قانون کی دوسری شاخوں کی بہ نسبت قانون شہادت کی آہستہ ترقی اس عام اصول کا ایک قدرتی نتیجہ معلوم ہوتی
صلا ۱۰۳ ہے کہ ہر قوم میں قانون کے اصلی قواعد میں اضافی قواعد سے پہلے پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ قواعد جن سے اشخاص یا جائداد کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ شہادت پیش شدنی زبانی ہو۔

[1] حکم مقدرہ ۵ ر فروری سنہ ۱۸۶۱ء قاعدۂ سوم۔

[2] حکم سی ۲ ہشتم قاعدۂ یکم۔ جب بیان حلفی دینے کی اجازت فریق نے نامناسب طور پر نہیں دی تو لیکن وائس چانسلر نے اس فریق کو حکم دیا کہ دوسرے فریق کو جس نے اجازت کی ناکام درخواست کی تھی اس کے اخراجات ادا کرے۔ پیٹرسن بنام ڈلرہو چانسری ڈویژن ۵۸۶۔

حقوق کی صراحت کی جاتی ہے۔ یا جرائم پیدا۔ اور ان کی سزائیں مقرر کی جاتی ہیں۔ وہ تقریباً معاشرے کے ساتھ ہی عالم وجود میں آتے ہیں۔ برخلاف اس کے ضابطے کو یعنی حقوق کو نافذ کرنے اور تعزیرات کی تہدید کو جامۂ عمل پہنانے کے طریقے کو عام طور پر عرصۂ دراز تک اور ایک حد تک ہمیشہ کے لیے بھی ان اشخاص کی صوابدید پر چھوڑا جاتا ہے۔ جن کے ذمے عدل گستری کی جاتی ہے لیکن شہادت کے ہمارے نظام جدید کا قیام ذیل کے ثانوی اسباب کی بنا پر ہوا ہے۔ (۱) تاج کی ماتحتی سے ججوں کی آزادی۔ قانون بندوبست ۱۲ و ۱۳ ولیم سوم باب ۲ دفعہ ۳ سے شروع ہوئی۔ اور یکم جارج سوم باب ۲۳ سے تکمیل کو پہنچی۔ جس کا قدرتی طور پر بڑا اثر سرکاری نالشات اور دوسری نالشات میں مصنوعی فرق کرنے کے انسداد کی شکل میں ہوا۔ (۲) ان اشخاص کو جن پر بغاوت وجرم سنگین کا الزام ہو بذریعۂ وکیل جواب دہی کی اجازت دینا۔[۱] جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ شہادت کے قابل ادخال ہونے کے متعلق اعتراضات زیادہ ہونے لگے۔ مضمون شہادت پر ججوں کی توجہ زیادہ منعطف کرائی جانے لگی۔ ان کے فیصلے زیادہ غور و فکر کے بعد صادر ہونے لگے۔ اور ان کے فیصلوں کی زیادہ مکمل رپورٹ ہونے اور وہ زیادہ یاد رکھے جانے لگے۔ اور (۳) خصوصاً امور واقعاتی کی سماعت کے لیے عدالت ہائے قانون عمومی کی ساخت میں تدریجی تبدیلی ہونا جیسا کہ سارجنٹ اسٹیفن (Serjeant Stephen) کہتے ہیں۔ "اس امر کے متعلق نزاع نہیں ہو سکتی کہ قدیم زمانے میں جوری میں ایسے اشخاص ہوتے تھے۔ جو واقعات کے گواہ ہوتے تھے۔ یا جو کم سے کم واقعات

[۱] بغاوت میں از روئے قانون ۷ و ۸ ولیم سوم باب ۳ دفعہ ۱۔ اور ۲۰ جارج سوم باب ۳۰۔ اور گو اشخاص جن پر جرم سنگین کا الزام ہوتا تھا وکیل کے ذریعے سے اپنی کامل جوابدہی قانون مقدمات جرم سنگین ۱۸۳۹ء ۶ و ۷ ولیم چہارم باب ۱۴ تک نہیں کر سکتے تھے لیکن اس قانون سے بہت پہلے وکلا کو اجازت تھی کہ ان کی جانب سے قانونی اعتراضات اور ان پر بحث کریں اور عدالت کے اغراض کی وجہ سے گواہوں پر سوالات ابتدائی اور جرح بھی کر سکتے تھے۔ دیکھئے کتاب ۴۔ حصۂ اول۔

سے ایک حد تک ذاتی طور پر واقف ہوتے تھے۔ اور جو اسی لیے فیصلے میں (مثل آج کل کے) مقدمے میں ثابت شدہ واقعات کی بنا پر اپنی رائے کا نتیجہ نہیں بیان کرتے تھے۔ بلکہ ان واقعات کے متعلق جن کو وہ پہلے سے جانتے تھے۔ اپنی گواہی دیتے تھے۔"[1] یہ واقعہ جو قانون عمومی کے بہت سے قواعد پلیڈنگ کی کلید ہے ہمارے نظام عدالتی شہادت پر خاص روشنی ڈالتا ہے۔ اس امر میں کوئی نزاع نہیں ہوسکتی کہ ارکان جوری کم سے کم ایڈورڈ اول کے زمانے سے ایک قسم کے گواہ ہوتے تھے اور یہ کہ وہ چارلس دوم کے زمانے یا شاید اس کے بہت پہلے ہی سے ایسے گواہ نہیں رہے۔ اور اس اثنا میں یہ نظام ایک عارضی حالت تغیر میں رہا[2]۔ اور جب تک
صفحہ ۱۰۴ یہ حالت قطعی طور پر ختم نہیں ہوگئی اصول شہادت جو بہت کچھ عدالت کے اجزائے ترکیبی کے وظائف کی صاف صراحت کیے جانے پر موقوف ہوتے ہیں۔ مستقل و متوافق شکل اختیار نہیں کرسکے۔ نظام عدالتی شہادت کے قیام میں اور بھی اسباب کی تائید ہوگی۔ مذکورۂ بالا اسباب دراصل تخمینی و قیاسی ہیں۔

دفعہ ۱۲۰: ہمارے نظام عدالتی شہادت کی گو عمر و ماخذ کچھ ہو وہ ایک شریفانہ نظام ہے۔ اور بلا کسی خوف کے تمام دوسرے نظامات سے

۱۔ "پلیڈنگس" مصنفہ اسٹیفن (Steph. Plead) طبع پنجم ۱۲۵–۸۰۴ اور ضمیمہ نوٹ ۳۲۔ اس مضمون کی تاریخ کے لیے نیز دیکھیے "شہادت" مصنفہ فیپسن طبع ششم صفحات ۲۲۲–۲۲۴۔

۲۔ بشل کے مقدمے (وان ۱۳۵) میں وان میر مجلس (Vaughan) کے مشہور فیصلے کی وجہ سے آخر سترھویں صدی سے تقریباً وہی عمل ہوگیا۔ جو آج کل ہے۔ (اس بیان کا آخری حصہ قابل ترمیم ہے۔ کیونکہ بشل کے مقدمے نے جوریوں کے اس عمل کو کہ وہ ایسی شہادت پر فیصلہ کریں۔ جو عدالت سے باہر حاصل کی ہوئی ہوتی تھی اور جس کا جج و فریقین کو کچھ بھی علم نہیں ہوتا تھا۔ صراحتہً جائز رکھا ہے۔ اڈیٹر طبع دوازدہم۔)

اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے[1]۔ اس کی اصل خصوصیات قوی و خوبصورت خد و خال میں نمایاں ہیں! ور اسکے بڑے بڑے اصول۔ صداقت و عقل سلیم کے مسلمہ اصولوں پر مبنی ہیں۔ لیکن جدید قانون سازی کی تمام اصلاحات کے بعد بھی اس کو کامل نہیں سمجھنا چاہئے۔ برخلاف اس کے اس میں اب بھی خامیاں ہیں۔ جن کو اس کے بہی خواہ افسوس سے دیکھتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اصولوں کا اطلاق بعض وقت غیر ماہرانہ و غیر محتاط ہاتھوں سے ہوا ہے عام خاکہ بعض جگہ بری طرح بھرا گیا ہے۔ خطوط جن کو بنفسہٖ منصفانہ اصولوں کی سرحد پر رہنا چاہئے اس سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ ان صورتوں تک ان کی توسیع سے جن پر وہ قابل اطلاق نہیں ہیں اکثر ناانصافی ہوئی ہے۔ اور کل نظام ہی کو قابل ملامت ٹھیرایا گیا ہے۔ اس میں اس امر کا بھی اضافہ کیجئے کہ اس نظام کی نسبتاً جدید نشو و نما کی وجہ سے تمام غلط اصولوں۔ یا صحیح اور اچھے اصولوں کے غلط اطلاقات سے جن کو ہمارے آبا و اجداد نے قایم کیا یا ازمنۂ وسطیٰ کے رومن قانون دانوں سے اخذ کیا تھا۔ فوراً پیچھا چھڑانا ناممکن ہو گیا ہے۔

دفعہ ۱۲۱: لیکن علاوہ ان خامیوں کے جن کو شاید اتفاقی سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے نظام میں زیادہ صریحی قسم کی خامیاں ہیں۔ مثلاً اس کے واضعان نے پہلے سے مقررہ سرکاری شہادت پر کافی توجہ نہیں کی۔ اور گو اس جانب چند قدم اٹھائے گئے ہیں۔ مثلاً ذیل کے قوانین وضع کرنے سے: قانون اندراج پیدائش و اموات۔ اس کے دفعہ ۳۸ کے تحت رجسٹر پیدائش کے اندراج کی نقل مصدقہ اس کے تمام مضامین

[1] "قرائنی شہادت" مصنفہ ولس (Wills on circumstantiel Evidence) ۱۸۵۰ء میں بھی ایسی ہی تعریف دیکھئے۔ لیکن مسٹر گلسن (Gulson) کی رائے ہے کہ گو انگریزی قانون شہادت کامل کمال کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس کے متعلق نظریے افسوس ناک حد تک ناکافی تھے۔" ("فلسفۂ شہادت"۔ دفعات ۳ و ۶)

بشمول تاریخ پیدائش کی شہادت ہوتی ہے[۱]۔ اور بعد کے قوانین موضوعہ متعلق ص ۱۰۵
اندراج پیدائش۔ نکاح و اموات۔ نیز قانون فیصلہ جات ۱۸۳۶ء ۱ و ۲ وکٹوریا
باب ۱۱۰ دفعہ ۹۔ و ۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۲ دفعہ ۲۴۔ جن کے تحت دعویٰ
مدعی سے بعد نالش یا قبل نالش اقبال کر کے اقبالی فیصلہ صادر کرانے کے لیے
عدالتی تصدیق ضروری ہوتی ہے۔ اور قانون عدالت پروبیٹ بابت ۱۸۵۷ء
۲۰ و ۲۱۔ وکٹوریا باب ۷۷۔ دفعہ ۹۱۔ جس کے تحت زندہ اشخاص کے
وصیت نامہ جات کو محفوظ رکھنے کے مقامات کا انتظام کیا گیا ہے ——
لیکن اصلاح کی اب بھی گنجائش ہے۔ اور ان مضامین پر جو اصول دوسرے
اقوام کے قوانین میں اختیار کیے گئے ہیں۔ انھیں مناسب تحفظات و
احتیاط کے ساتھ یہاں بھی اختیار کرنا مفید ہوگا۔ ہمارے نظام کی ایک
دوسری خامی یہ ہے کہ اس میں کوئی سستا اور فوری طریقہ گواہیوں کو مداومت
دینے یا محفوظ کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن مرض کی تشخیص اس کے موزوں
علاج سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ اور اس مضمون کی دشواریوں کو دوسرے
ممالک کے قانون سازوں نے بھی محسوس کیا ہے اور ہمارے ملک کے
قانون سازوں نے بھی[۲]۔ لیکن ترقی کی جانب قدم۔ قانون استمرار شہادت
۱۸۴۲ء۔ ۵ و ۶۔ وکٹوریا باب ۶۹[۳]۔ قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۶۷ء

۱؎ بمقدمۂ گڈرج۔ بین بنام بنٹ ۱۹۰۶ء پروبیٹ صفحہ ۱۴۸۔ ۷۳۔ لاجرنل پروبیٹ ۳۳۔ از جی یونگ جسٹس
(jeune) جنھوں نے مقدمۂ وٹل کو ناپسند کیا ۱۸۵۷ء لارپورٹ ۹ اکویٹی صفحہ ۲۷۳۔ از لارڈ رومیلی
(Lord Romilly) جس میں ملک بنام دیور ۱۸۵۳ء۔ لارپورٹ ۲ کراؤن کیس ۵۵ کا تتبع کیا اور اس مقدمے کو بلند کیا گیا۔

ع۔ پروبیٹ نقل مصدقہ وصیت نامے کو کہتے ہیں (مترجم)۔

۲؎ قوانین دیوانی مصنفۂ ڈوما حصۂ اول۔ کتاب ۳ عنوان ۶ دفعہ (۳)۔

۳؎ جس کا مقصد محفوظی و استمرار شہادت کے ذرائع کو ان مقدمات میں توسیع دینا تھا جو عزت خطاب۔ وغیرہ یا ارضی و شخصی جائداد میں حقیت یا مفاد سے متعلق ہوتے تھے۔ اور جن کے متعلق کسی حق یا دعوے کی وجہ سے کوئی مقدمہ مستقبل کے کسی واقعے کے وقوع سے پہلے نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دیکھیے ویسٹ بنام

۳۰ و ۳۱ وکٹوریا باب ۲۵[1] - دفعہ ۶ - اور قانون اعلان صحیح النبی سنہ ۱۸۵۸ء - ۲۱ و ۲۲ وکٹوریا باب ۹۳ کی رو سے اٹھایا گیا مؤخر الذکر قانون کی رو سے اشخاص اس کے مجاز کیے گئے کہ اپنی صحیح النبی اور اپنے ماں باپ اور دیگر اسلاف کے نکاح کو ثابت کریں۔ اور اپنے پیدائشی شہری سمجھے جانے کے حق کو بھی۔ اور اب قواعد عالیہ عدالت[2] کی رو سے "کوئی شخص جو اس کے بیان کردہ حالات کے تحت آئندہ کے کسی واقعے کے واقع ہونے پر کسی عزت۔ خطاب۔ رتبے یا عہدے کا یا کسی ارضی یا شخصی جائداد میں کسی حقیت یا مفاد کا مستحق ہوتا ہو۔ اور جس حق یا دعوے کے متعلق کوئی مقدمہ اس واقعے کے وقوع سے پہلے نہیں کیا جا سکتا ہو۔ کسی ایسی شہادت کے استمرار کے لیے جو ایسے حق یا دعوے کے قیام کے لیے اہم ہو نالش کر سکتا ہے۔"

قانون محکمہ جات عدالتی سنہ ۱۸۷۵ء کے دفعہ ۲۰ کی رو سے نہ قوانین محکمہ جات عدالتی اور نہ عالیہ عدالت کے قواعد "بہ استثناء عدالت کے ان اختیارات کے جو خاص وجوہات کی بنا پر اظہارات یا حلف ناموں کے پڑھے جانے کی اجازت دینے سے متعلق ہیں۔ مقدمات جوری میں گواہوں کے زبانی سوالات کے ذریعے سے شہادت دینے کے طریقے پر یا قواعد شہادت پر متاثر ہوں گے"۔ لیکن جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں حکم سی وہفتم میں حلف ناموں کے ذریعے سے مقدمات عدالت نصفت ص ۱۰۶
میں شہادت دینے کے عمل کی بعض اہم ترمیمات ہیں۔ کیونکہ اس میں ہدایت ہے کہ کسی مقدمے کی سماعت پر شہادت زبانی طور پر لی جائے گی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ ساکون سنہ ۱۹۰۳ء ۲ چانسری ۳۰۸ - ۲ - ۷۲ لا جرنل چانسری ۶۴۹ ۔ عدالت مرافعہ جس میں کیکویچ جسٹس (Kekewich) کے ایک حکم کو جو اس شہادت کی محفوظی سے متعلق تھا کہ مدعی مدعی علیہ کا بیٹا ہے۔ عدالت مرافعہ نے اس بنا پر منسوخ کر دیا کہ امر نزاعی کا فیصلہ اسی وقت قانون اعلان صحیح النبی کے تحت ہو سکتا تھا۔

[1] جو فوجداری مقدمات میں محفوظی شہادت کے طریقوں میں وسعت پیدا کرنے کے لیے وضع ہوا تھا۔

[2] حکم سی وہفتم قاعدہ ۳۵۔

سوائے اس کے کہ فریقین متفق ہوں کہ وہ بذریعۂ حلف نامجات لی جائے۔ اور حلف نامے اگر داخل کئے جائیں تو "ایسے واقعات تک محدود ہوں گے۔ جن کو گواہ اپنے ذاتی علم سے ثابت کرسکتا ہو۔ لیکن درمیانی درخواستیں مستثنیٰ ہوں گی۔ ان کے متعلق اس کی رائے پر مبنی بیانات اور ان کے وجوہات حلف ناموں کے ذریعے سے قابل ادخال ہوں گے۔ اور حکم سی و ہشتم قاعدہ ۳۸ کی رو سے حکم ہے کہ "جج تمام صورتوں میں کسی فریق یا گواہ کی جرح کے دوران میں ایسے سوالات کئے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا جو اس کو تکلیف دہ معلوم ہوں یا مقدمے یا تنقیح کے کسی ایسے امر سے متعلق معلوم نہ ہوں جن کی تحقیق مناسب ہو"

دفعہ ۱۲۲: قوانین موضوعہ جو شہادت کے ضمنی احکام سے متعلق ہیں

تعداد میں بہت ہیں بمسٹر ٹیلر (Mr. Taylor) نے شہادت پر اپنی قیمتی و جامع کتاب کے طبع ششم میں (جو ۱۸۷۲ء میں شایع ہوئی) ساڑھے سات سو سے زیادہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن جو قوانین موضوعہ شہادت سے عام طور پر یا صرف شہادت سے متعلق ہیں وہ تعداد میں نسبتہً بہت کم ہیں جیسا کہ ذیل کی فہرست سے ظاہر ہوگا۔[1]

۱۶۰۹ء، جیمس اول باب ۱۲ (قانون قرضہ جات مندرجۂ کتب دکان ۱۶۰۹ء) تاجروں کے بہی کھاتے نالش سے ایک سال سے زیادہ کے لئے بنفسہٖ شہادت نہیں ہوں گے۔

۱۶۶۷ء۔ ۱۹ چارلس دوم باب ۳۔ اشخاص جن کو حین حیات اجارے دئے گئے ہوں جو سات سال تک مفقود الخبر ہوں اور جنھیں زندہ ثابت نہ کیا جا سکے۔ مرگئے قیاس کئے جاتے ہیں۔

[1] یہ تختہ جزءً اس تختے سے لیا گیا ہے۔ جو "قوانین موضوعہ" مصنفۂ چیٹی میں عنوان "شہادت" کے تحت دیا گیا ہے۔ بہت سی صورتوں میں مختصر عنوانات وہی ہیں جو قانون عنوانات مختصر ۱۸۹۶ء ۵۹ و ۶۰

سنہ ۱۶۷۷ء: ۲۹ چارلس دوم باب ۳: (قانون انسداد فریب) اجارے تین سال یا زائد کے لیے۔ حوالہ جات۔ باز منتقلی اجارہ جات[1]۔ ذاتی ذمہ داری کے متعلق وصی کے اقرارات جن کا بدل نکاح ہو۔ بیع اراضی کے معاہدات اور ایسے اقرارات جن کی تعمیل ایک سال کے اندر نہیں ہوگی۔ تحریری ہوں گے جن پر اس فریق کے دستخط ہوں گے جو ذمہ دار ٹھیرایا جائے گا۔

سنہ ۱۷۰۷ء: ۶ آین باب ۱۸ (قانون معمر لہ ۱۷۰۷ء) جب کسی نابالغ یا شادی شدہ قابض حین حیاتی کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کی موت کو فریباً چھپایا جا رہا ہے تو مستحق لہٗ مابعد ایک حکم حاصل کر سکتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے روبرو حاضر کئے جائیں جس کا اس حکمنامے میں ذکر ہو۔ ایسے قابضان حین حیاتی اگر حاضر نہ کئے جائیں تو مستحق لہٗ مابعد قبضہ حاصل کر سکتا ہے۔ ص ۱۰۷

سنہ ۱۷۷۲ء: ۱۳ جارج سوم باب ۶۳ (ایسٹ انڈیا کمپنی ایکٹ سنہ ۱۷۷۲ء) جو ہندوستان میں گواہوں کے بذریعۂ کمیشن اظہار سے متعلق نافذ ہوا تھا۔

سنہ ۱۸۰۶ء: ۴۶ جارج سوم باب ۳۷: (قانون گواہان سنہ ۱۸۰۶ء) گواہ جواب دینے سے اس بنا پر انکار نہیں کر سکتا کہ جواب دینے سے وہ نالش قرضہ یا ہرجانے کا مستوجب ہوگا۔

سنہ ۱۸۱۳ء: ۵۴ جارج سوم باب ۱۵: (قانون قرضہ جات نیو ساؤتھ ویلز سنہ ۱۸۱۳ء) نیو ساؤتھ ویلز میں قرضہ جات کا ثبوت ایسے حلف نامے کے ذریعے سے جو برطانیۂ عظمیٰ میں کسی مجسٹریٹ کے روبرو داخل کیا جائے۔

سنہ ۱۸۳۱ء: ۱۔ ولیم چہارم باب ۲۲: (قانون شہادت بذریعۂ کمیشن سنہ ۱۸۳۱ء) ملک سے باہر گواہوں کے اظہار بذریعۂ کمیشن سے متعلق۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: وکٹوریا باب ۱۴ کی رو سے مقرر کیے گئے ہیں۔

[1] اس قانون کی اور قانون جائداد اراضی سنہ ۱۸۴۵ء (۸ و ۹ وکٹوریا باب ۱۰۶ دفعہ ۳) کی رو سے یہ اجارے اور تین سال سے زائد کے لیے اجاروں کے حوالجات اور سپردگی اجارہ جات "قانوناً کالعدم ہیں" جب تک کہ بذریعۂ دستاویز نہ کئے جائیں۔

۱۸۳۸ء: یکم و دوم وکٹوریا باب ۱۰۵ (قانون حلف ۱۸۳۸ء) - اشخاص پابند ہو جاتے ہیں اگر حلف ان کو ایسی شکل میں دیا جائے جس کو وہ قابل پابندی سمجھتے ہیں -

۱۸۴۲ء: ۵ و ۶ وکٹوریا باب ۶۹ (قانون استمرار شہادت ۱۸۴۲ء) ان اشخاص کو جو کسی ایسی جائداد کے مدعی ہوں جو کسی واقعۂ آیندہ سے مشروط ہو۔ کسی ایسی شہادت کی محفوظی کے لیے درخواست پیش کرنے کی اجازت ہے - جو ایسے دعووں کے لیے اہم ہو - انگلستان کی حد تک یہ قانون قانون تصیح قوانین موضوعہ - اور قانون ضابطہ دیوانی ۱۸۸۳ء — ۴۶ و ۴۷ وکٹوریا باب ۴۹ - اور اب حکم سی و ہفتم قواعد ۳۵ تا ۳۸ کی رو سے منضبط ہوتا ہے دیکھئے پیچھے دفعہ ۱۲۱ -

۱۸۴۳ء: ۶ و ۷ وکٹوریا باب ۸۲ - (قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۴۳ء) انگلستان - اسکاٹ لینڈ اور آئرستان کے کمیشنوں کے روبرو گواہوں کی حاضری کو لازم کرنا - ۶ و ۷ وکٹوریا باب ۸۵ (قانون شہادت ۱۸۴۳ء) قانون لارڈ ڈنمن) اس قاعدے کی موقوفی جس کی رو سے گواہ ارتکاب جرم یا ذاتی غرض کی بنا پر شہادت دینے کے قابل ہوتے تھے لیکن ریکارڈ (سجلات) کے فریقین کی یہ ناقابلیت باقی رکھی گئی -

۱۸۴۵ء: ۸ و ۹ وکٹوریا باب ۱۱۳: (قانون شہادت ۱۸۴۵ء "قانون لارڈ بروہام نمبر ۱) سرکاری دستاویزات شہادت میں بغیر مہر یا دستخط کے قابل ادخال ہیں عدالتوں کو ججوں کے دستخط کی عدالتی اطلاع رہنی چاہیئے —— مقامی و شخصی قوانین کو شاہی مطبع کے نقول سے ثابت کرنا چاہیئے —

۱۸۵۱ء: ۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۹ - (قانون شہادت ۱۸۵۱ء - "قانون لارڈ بروہام نمبر ۲ -" دیوانی کارروائیوں میں فریقین شہادت دینے کے قابل اور شہادت دینے پر مجبور کئے جا سکتے ہیں —— خارجہ ممالک اور نوآبادیات کے سرکاری افعال و فیصلہ جات کو نقول مصدقہ کے ذریعے سے ثابت کرنا چاہیئے —— سزایابی یا براءۃ صداقت نامے کے ذریعے سے

ثابت کئے جائیں گے ــــ سرکاری دستاویزات کے نقول مصدقہ یا تنقیح شدہ کا عام طور پر قابل ادخال ہونا ــــ ہر عدالت جو شہادت سماعت کر سکتی ہے۔ حلف بھی دے سکتی ہے۔

سنہ ۱۸۵۳ء: ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳۔ (قانون ترمیم شہادت سنہ ۱۸۵۳ء ۔ "دوسرا قانون لارڈ بروہام" نمبر ۲) دیوانی کارروائیوں میں فریقین کے زوجہ و شوہر شہادت دینے کے قابل اور شہادت دینے پر مجبور کئے جا سکتے ہیں ــــ نہ زوجہ اور نہ شوہر ایام ازدواج کے اطلاعات کو ظاہر کرنے پر مجبور کئے جا سکتے ہیں۔ ص ۱۰۵

سنہ ۱۸۵۴ء: ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۳۴: (قانون حاضری گواہان سنہ ۱۸۵۴ء) انگلستان۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرستان کی عدالتیں اپنی حد سماعت سے باہر والے گواہوں کو حاضر ہونے پر مجبور کرنے کے لیے حکمنامے جاری کر سکتی ہیں۔

۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵۔ (قانون ضابطہ قانون عمومی سنہ ۱۸۵۴ء) دفعہ ۲۰۔ دیوانی کارروائیوں میں ایسے گواہ جنھیں از روئے ضمیر حلف اٹھانے سے انکار ہو۔ اقرار صالح کر سکتے ہیں ــــ قانون منسوخ کیا گیا۔ اور اس کے بجائے قانون حلف سنہ ۱۸۸۸ء وضع ہوا۔ نیچے دیکھئے۔

دفعات ۲۱ تا ۲۷ عمداً غلط اقرار صالح مثل دروغ حلفی کے قابل سزا ہے ــــ فریق خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کر سکتا ہے وغیرہ۔ یہ دفعات قانون ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۶۵ء ۔ ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸ (نیچے دیکھئے) میں دہرائے گئے۔ اور انگلستان و آئرستان کی تمام عدالت ہائے انصاف تعزیری پر بھی اور دوسروں پر بھی قابل اطلاق قرار دیئے گئے۔ لیکن قانون تصحیح قوانین موضوعہ سنہ ۱۸۹۲ء ۔ ۵۵ و ۵۶ وکٹوریا باب ۱۹ کی رو سے منسوخ کیے گئے۔

سنہ ۱۸۵۶ء: ۱۹ و ۲۰ وکٹوریا باب ۱۱۳۔ (قانون شہادت عدالت ہائے ممالک خارجہ) برطانوی عدالت کا یہ اختیار کہ وزیر خارجہ کے صداقت نامے پر دیوانی امور کے متعلق جو خارجہ ممالک کے روبرو پیش ہوں اس ملک میں گواہوں کا اظہار لے۔

۱۸۵۹ء: ۲۲ وکٹوریا باب ۲۰ - (قانون شہادت بذریعۂ کمیشن ۱۸۵۹ء) برطانیہ اور
نوآبادیات کی عدالتوں کا یہ اختیار کہ ایسے مقدمات کے لیے جو ان کی
حد اختیار سماعت سے باہر رجوع ہوں - اپنے اختیار سماعت کے
تحت گواہوں کے اظہار کا حکم دیں - ۲۲ و ۲۳ وکٹوریا باب ۶۳-
(قانون تعین قانون برطانیہ ۱۸۵۹ء) - ایسے قانون کا تعین جو
ملک معظم کی قلمرو کے ایک حصے میں رائج ہو - جب کہ اس کو
کسی دوسرے حصے کی عدالت میں پیش کیا جائے -

۱۸۶۱ء: ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۱ - (قانون تعین قانون خارجہ ۱۸۶۱ء) یہ
قانون جو برطانوی عدالتوں کو اختیار دیتا ہے کہ ممالک خارجہ کے
قانونی نکات پر مقدمے کو وہاں منتقل کر کے وہاں کی عدالتوں کی
رائے حاصل کریں - اور اسی طرح جو عدالت ہائے ممالک خارجہ
کو اختیار دیتا ہے کہ برطانوی قانون کے نکات کے متعلق برطانوی
عدالتوں کی رائیں حاصل کریں - اس وقت تک قابل نفاذ
نہیں ہوتا ہے - جب تک کہ برطانوی اور خارجی حکومتوں کے
درمیان اس امر کے متعلق ایک معاہدہ نہ ہو - اور چونکہ اب تک
کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا ہے - یہ قانون اب تک کلیۃً قبل از وقت
ثابت ہوا ہے[1] -

۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۶۶ : فوجداری کارروائیوں میں ایسا گواہ جسے از روئے
ضمیر حلف اٹھانے سے انکار ہو - اقرار صالح کر سکتا ہے - قانون ص ۱۰۹
حلف ۱۸۸۸ء کی رو سے یہ قانون منسوخ کیا گیا - اور اس کے
بجائے بھی قانون حلف ۱۸۸۸ء وضع ہوا -

۱۸۶۵ء: ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸ - (قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۵ء قانون
مسٹر ڈنمن) دیوانی مقدمات کے قانون شہادت کو فوجداری مقدمات

[1] حکم سی و ہفتم قاعدہ پنجم پر آنیول پراکٹس (Annual Practice) کے نوٹس -

کے قانون شہادت کے مطابق حسب احکام قانون ضابطہ قانون عموی ۱۸۵۴ء
۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ (اوپر) حسب ذیل امور کی اجازت دے کر کرنا:۔
فریق خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کر سکتا ہے اگر وہ مخالف ثابت ہو۔
مخالف گواہ کے متضاد بیانات کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔
گواہ پر سابقہ تحریری بیانات کے متعلق جرح کرنا۔
گواہ کی سابقہ سزایابی کو ثابت کرنا۔
گواہ حاشیہ کی شہادت کا غیر ضروری ہونا۔ جب کہ قانوناً دستاویز پر کسی گواہ کی گواہی ضروری نہیں تھی۔
نزاعی خط کا مقابلہ کرنا۔

۱۸۶۸ء: ۳۱ و ۳۲ وکٹوریا باب ۳۷: (قانون شہادت دستاویزی ۱۸۶۸ء) — احکام کونسل یا احکام عہدہ داران سرکاری کا لندن گزٹ۔ مطبع شاہی کے نقول۔ یا نقل مصدقہ کے ذریعے سے ثابت کیا جانا۔

۱۸۶۹ء: ۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۸: (قانون ترمیم مزید قانون شہادت ۱۸۶۹ء) — فریقین خلاف ورزیٔ اقرار نکاح گواہی دے سکتے ہیں — لیکن ان کی گواہی کی تائید دوسری شہادت سے ہونی چاہیئے — زنا کی بنا پر کسی کارروائی کے فریقین شہادت دے سکتے ہیں۔ اشخاص جنھیں کسی ''عدالت'' میں حلف اٹھانے سے انکار ہو۔ یا جن پر حلف اٹھانے کے ناقابل ہونے کا اعتراض ہو۔ بیان دے سکتے ہیں — آخری حصہ منسوخ کیا گیا۔ اور اس کے بجائے قانون حلف ۱۸۸۸ء وضع ہوا۔ (نیچے دیکھئے)

۱۸۷۰ء: ۳۳ و ۳۴ وکٹوریا باب ۴۹: (قانون ترمیم قانون شہادت ۱۸۷۰ء) قانون ۱۸۶۹ء کے لفظ ''عدالت'' کو ہر شخص پر جسے حلف دینے کا اختیار ہو۔ اطلاق دیا گیا۔ یہ بھی قانون حلف ۱۸۸۸ء کی رو سے منسوخ اور اسی قانون سے بدل دیا گیا (نیچے دیکھئے)۔

۱۸۷۷ء: ۴۰ و ۴۱ وکٹوریا باب ۱۴ (قانون شہادت ۱۸۷۷ء) مدعی علیہ اور